

# تمہید مکتوبات آئندہ

خدا کا شکر ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مسمیٰ بہ ”امداد المشتاق“ ختم ہو گئی اب آگے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وہ مکتوبات جو جناب مولانا محمد وحید الدین صاحب رامپوری نے جمع فرمائے تھے اور وہ اب تک ہمیں شائع بھی نہیں ہوئے درج کئے جاتے ہیں چونکہ ان مکتوبات کے مخاطب اکثر وہ حضرات ہیں جو اپنے وقت کے شیخ بلکہ غوث و قطب تھے۔ اس لئے ان مکتوبات کے مضامین بھی نہایت عالی اور مسائل سلوک سے ملو ہیں گویا ہر خط سلوک کا ایک مستقل درس ہے۔ اور چونکہ بعض مضامین ان میں ایسے عالی بھی تھے جو فہم عوام بلکہ فہم بعض خواص سے بھی عالی تھے۔ اس لئے حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی نے ان مکتوبات پر توضیح کے لئے ضروری حواشی بھی تحریر فرمادے ہیں اور اس لئے کہ ہر شخص ان مکتوبات کے مضامین عالیہ سے مستفید ہو سکے احقر نے اپنے مخدوم مکرم مولانا مولوی عبدالحی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن سے ان کے ترجمہ کے لئے عرض کیا۔ مدد و ح نے اس کو نہایت خوشی سے قبول فرمایا اور پورے مکتوبات کا سلیس ترجمہ کر دیا اور حضرت مولانا صاحب نے ہی ان مکتوبات کا نام مرقوات امدادیہ اور اپنے حواشی کا نام

المعلومات الارشادیہ علی المرقوات الامدادیہ تجیز فرمایا جسکے حواشی کی تمہید سے معلوم ہو گا۔ اب بنام خدا مکتوبات کو اس طرح شروع کیا جاتا ہے کہ ایک کالم میں اصل اور دوسرے کالم میں اُن کا ترجمہ۔ بے اللہ التوفیق و ہونیر رفیق حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان سے منتفع فرمائے اور اُن کے طفیل میں اس روسیاء کو بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیوں کے برکات سے الامال فراوے۔ ویرحم اللہ عبدالقال آمینا۔ والسلام

(احقر شبیر علی مدیر رسالہ النور)

نوٹ :- ان مکتوبات میں بہت سے حضرات کے اسمائے گرامی اس طرح آئے ہیں کہ فہم مضامین اُن کے حالات معلوم ہونے پر موقوف ہے بناؤ علیہ جناب مولانا سعید الدین صاحب ابن مولانا محمد و جید الدین صاحب جامع مکتوبات سے ان حضرات کے مختصر حالات تحریر فرمانے کی استدعا کی گئی۔ مدد و ح نے نہایت خوشی سے اس کو منظور فرمایا۔ لہذا جا بجا جہاں نام آئے ہیں حاشیہ پر اُن کی مختصر حالات درج کر دی ہے۔ اور جن بعض کے حالات معلوم نہ ہو سکے یا ان کے معلوم ہونے پر فہم مضامین موقوف نہ تھا ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اور مولانا سعید الدین صاحب کے حواشی کے ختم پر

# المرقومات الامدادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين رب السموات ورب الارض  
رب العالمين. وله الكبرياء في السموات والارض و  
هو العزيز الحكيم والصلوة والصلوات الطيبات الزاکیات  
على من اختص بالخلق العظيم نبی الرحمة وشفیع الامۃ  
بالمؤمنین رؤف رحیم سیدنا ومولانا محمد سید  
الاولین سید الآخرین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین  
وازکی سلاما للمسلمین وعلى الله الطیبین واصحابہ  
الغیر المیامین وازواجہ اہمہات المؤمنین وذریئہ  
الطاہرین اجمعین . اللہم اغفر لی ولوالدی ووالدی  
والدی وجميع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین  
والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک مجیب  
الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ط

اما بعد خاکسار و سیاہ شرمسار      بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار و سیاہ  
محمد و حید الدین و امپوری عرض      شرمسار محمد و حید الدین و امپوری

می نماید کہ خطوط حضرت مرشدی  
 و مولائی بلجائی و مادائی نیازمندان  
 و سیلتنا فی الدارین قبلہ دین و  
 ایمان راہ نمائے دارین حافظ  
 قرآن حضرت حاجی امداد اللہ صاحب  
 سلمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیوضہ کہ  
 بنام خدا مان ایراد یافتہ بود از  
 ہمہ با گرفتہ جمع نمود و امیدوار  
 بہبودی گردیدم اللہم بآرکی  
 و لمن نظرفیہ و اجعل خدامتی  
 ہذہ ذریعۃ للسعادۃ  
 العظمیٰ و وسیلۃ لمرصنۃ  
 الشیخ الجلیل الولی المہدی  
 مکتوب اول بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم بعد حمد و صلوة بخدمت  
 عرض رسا ہے کہ حضرت مرشدی  
 مولائی بلجائی و مادائی نیازمندان  
 و سیلتنا فی الدارین قبلہ دین و  
 ایمان راہ نمائے دارین حافظ  
 قرآن حضرت حاجی امداد اللہ صاحب  
 سلمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیوضہ کے  
 والا نامے جو خدام کے نام صادر  
 ہوئے تھے اُن سب سے لے کر  
 میں نے جمع کر دئے اور امیدوار فلاح  
 کا ہوں لے اللہ برکت دے مجھے اور  
 انکے مطالعہ کرنے والے کو اور میری اس  
 خدمت کو ذریعہ سعادت عظمیٰ کا اور وسیلہ  
 شیخ جلیل ولی مہدی کی مرضی کے حاصل  
 مکتوب اول بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم بعد حمد و صلوة بخدمت

ہوئے کا بنا دینا ہے۔

## المعلومات الارشادیۃ علی المرقومات الامدادیۃ

بعد الحمد و الصلوة وسطاً ۳۴۲ھ میں مولانا سعید الدین صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ

۳۴۲ھ تالیف کتاب کے وقت حضرت زندہ تھے ۱۲

بابرکت مقبول دارین مولوی  
 صاحب دام ذوق و شوقہ السلام  
 علیکم ورحمۃ اللہ وکراتہ اور اشتیاق  
 ملاقات و اضحائے شریف ہو کہ نامہ  
 عالی پہنچا سرور کیا مضمون سے  
 اطلاع ہوئی آپ جیسے مقبول الہی  
 کے جو کچھ حوالہ قلم کیا ہے۔ ایک  
 بندہ عاجز کو اپنی نسبت ایسا ہی  
 گمان کرنا چاہیے۔ اگر چہ اچھی نہ انت  
 واعتقاد و اعمال کو بہتر اور لائق خیال

بابرکت مقبول دارین مولوی  
 محمد قاسم صاحب دام ذوق و شوقہ  
 و عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
 وکراتہ و اشتیاق ملاقاتِ ضحائے  
 شریف باد کتابت سامی رسید  
 خوشنود ساخت از مضمونش آگاہی  
 بخشید البتہ بندہ عاجز نسبت  
 خود ہمیں فہمیدن باید کہ آں مقبول  
 الہی بقلم آورده اند و فی الواقع دین  
 و ایمان و اعتقاد و اعمال ابتر گن

۱۰ مراد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نافوقی خلیفہ ارشد حضرت حاجی صاحب  
 و بانی ادارہ العلوم دیوبند ۱۲ سعید الدین عہد خورشید حسین حضرت مولانا مرحوم کا نام  
 تاریخی ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تعالیٰ سے ایک معتبرہ ذخیرہ مجموعہ مکتوبات سعیدی و  
 مرشدی حضرت مولانا الحاج الشہ محمد امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بدون  
 کسی اسم کے دستیاب ہوا جو حضرت کے خاص متبعین کے نام صادر فرمائے گئے  
 ہیں۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بعض مقامات کی توضیح موجب از یاد فائدہ ہوگا۔ اس  
 یہ توضیحات بطور حاشی کے لکھ کر اصل کو المرقوات الامدادیہ سے اور توضیحات کو  
 المعلومات الامدادیہ علی المرقوات الامدادیہ سے ملحق کرتا ہوں جیسا اسکے

اگرچہ باعتبار عقاد و فہم خود خوب می  
دایم و شائستہ می انکار می لیکن  
ہرگز نعوذ باللہ منہا لائق و سزاوار  
دربار عالی و قار حضرت کردگار نیست  
مگر چہ کردہ آید کہ بندہ گندہ شرمندہ  
را بجز بندگی شائستہ و شائستہ  
بہر صورت بحال خستہ و شکستہ و  
دبتہ صغہ گندہ شستہ (قبل رسالہ صدقہ فوائد اسی رنگ میں لکھا ہے بلکہ اس سے  
بھی انفع ہے کیونکہ ان مکتوبات کے مخاطبین خواص میں تو ان میں علوم بھی خاص ہیں۔

و بالہ التوفیق و ہو خیر معین و خیر رفیق۔ کتبہ اشرف علی عفی عنہ

مسلمہ مسیاق کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے  
ازرا تو اجمع خدمت تعلیم و تلقین سے کچھ غدر فرمایا ہو گا۔ اس پر یہ ارشاد فرمایا حاصل  
ارشاد کا یہ ہے کہ اعتقاد تو یہی رکھنا چاہیے کہ میں کوئی چیز نہیں لیکن تو کلاً علی اللہ بابتاع  
طریق مشائخ کے اس سنت کو جاری رکھنا چاہیے اور اس مکتوب میں دو معنوں نہایت  
اعلیٰ اور گراں قدر ہیں۔ ایک یہ جملہ ”نہ فہد کہ لائق دربار نیستم“ اس قول تک ”ایسدا  
مانند“ کا اصل یہ ہے کہ فی نفسہ ناقابل ہونے سے دربار میں غیر مقبول ہونا لازم  
نہیں کیونکہ قبولیت کا دار قابلیت پر نہیں بلکہ محض کرم پر ہے اور کرم قابلیت نامہ کے  
ساز و ساز نہیں دو اور یہ جملہ ”المطلب“ افرستادہ است جس کا حاصل یہ ہے  
یہ خدا ناقابلیت اس وقت معقول ہے جب ہادی اپنے کو سمجھے (باقی برسر آئندہ)

بقصور خود معرفت گشتہ بردرگاہ کریم  
 کار ساز پیوستہ افتادہ ماند و نہ فہد  
 کہ لایق دربار حضرت سبحانہ تعالیٰ  
 نیستم بیت تو گویا رابداں شہ  
 یار نیست + باکریاں کار ہا دشوار  
 نیست + بلکہ بدست ہمت و امن  
 رحمت گرفتہ نگذار و امید دار ماند  
 اگر ایہ چنین کنند امید قوی مست کر  
 ارحم الراحمین بندہ شکستہ خود را  
 اپنی کوتاہی کے اقرار کے ساتھ  
 درگاہ کریم کار ساز پر ہمیشہ پش  
 ہے اور یہ نہ خیالی کرے کہ میں  
 سبحانہ تعالیٰ کے دربار کے لائق نہیں  
 ہوں بیت تو گویا رابداں شہ  
 یار نیست + باکریاں کار ہا دشوار  
 نیست + بلکہ ہمت کے ہاتھ سے  
 رحمت کے دامن کو چھوڑے اور امید  
 رہے اگر اسی طرح کرتا رہے تو امید

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور ہادی ہونے کی قابلیت نہ دیکھ کر عذر کرے اور اگر  
 ہادی ہونے کی نسبت اپنے سے قطع کر کے حق تعالیٰ کو ہادی سمجھے اور یہ خیال کرے  
 کہ جب اُسی نے اس کو بھیجا ہے تو وہ خود ہدایت کی کفایت فرما دیں گے تو عذر کے کوئی  
 معنی نہیں اور گو حق تعالیٰ بلا سبب بھی ہدایت پر قادر ہیں مگر عادت اُن کی ہدایت کے  
 باب میں یہی ہے کہ فی الجملہ اُس کا کوئی سبب پیدا کر دیتے ہیں خواہ قوی ہو یا ضعیف  
 ہو پس اگر یہ شخص قابلیت تامہ نہیں رکھتا تو اس کا انتہائی اتوریہ ہو گا کہ سبب قوی کہیں  
 سے اور سبب کا قوی ہونا خوف و خطر نہیں البتہ تعین سبب میں ہر شخص کی واسطے معتبر نہیں  
 بلکہ کسی ناقد مبصر کی واسطے شرط ہے کہ یہ بھی ایک عادت اللہ ہے اور ہذا را سہا کا یہ ہے  
 کہ جس کو ناقد مبصر نے تجویز کیا ہو وہ فی الواقع سبب معتد یہی نہیں ہے تو یہ قوی نہ ضعیف  
 سبب مرتب نہیں ہوتا الا نادرا الخرقی و الخدع

قوی ہے کہ ارحم الراحمین اپنے بندہ  
 شکستہ کو نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ  
 خداوند تعالیٰ اپنے بندہ سے بجز  
 شکستگی و خستگی کے کچھ نہیں چاہتے  
 چنانچہ (عارف رومی) کا قول ہے۔  
 اہیات من نگر دم پاک از تسبیح  
 شان + پاک ہم ایشان شوند و  
 در قشاں + چند ازین الفاظ واضحہ  
 و مجازہ + سوز خواہم سوز یا آں سوز  
 ساز + عرض اُن کی در گاہ بے نیاز  
 میں بجز تصرف و زاری کے کوئی کامیابی  
 کا طریقہ نہیں اس سے زیادہ عرض کرنا  
 تکلف ہے کیونکہ آنحضرت بفسند عالم  
 و عاقل ہیں۔ الغرض کریم کا رسا ز پر  
 نظر کر کے اور اپنے پیروں اور پیشواؤں  
 کا طریقہ سمجھ کر کچھ آپکو بزرگوں سے  
 پہنچا ہے اور نیز کتاب ارشاد الطالبین  
 و جو اہر خمسہ در سالہ مکہ کہ ان میں ہمارے  
 خاندان کے اشغال ہیں لیکر جو طالب

نخواستہ گذشت زیرا کہ تعالیٰ از عجز  
 خود بجز شکستگی و خستگی نمی خواہد۔  
 چنانچہ قول اہیات من نگر دم پاک  
 از تسبیح شان + پاک ہم ایشان  
 شوند و در قشاں + چند ازین الفاظ  
 واضحہ و مجازہ + سوز خواہم سوز یا آں  
 سوز ساز + عرض کہ در در گاہ بے  
 نیاز چہ نیاز و تصرف راہ نیست  
 زیادہ ازین تکلف نمودن اسستہ کہ  
 بفضلہ آں عزیز عالم و عاقل اند الغرض  
 بفضل کریم کا رسا ز نمودہ و سنت  
 پیران و پیشوایان خود دانستہ ہر کلام  
 کہ طالب صادق آید ہر چہ از بزرگان  
 رسیدہ است و نیز از کتاب ارشاد  
 الطالبین و جو اہر خمسہ در سالہ مکہ  
 کہ در آں اشغال خاندان بایاست  
 گرفتہ مناسب حال و استعداد ادو  
 تعلیم نمایند و درینغ ندارند آئینہ  
 بہت کہ در اشغال و تصرف کہ طالب



فرستادہ است خود فائدہ و ہدایت  
و توفیق خواہد بخشید و از حال  
مولوی صاحب زود و دینیوں  
باشند کہ ہر وقت طبع احقر متعلق  
بأنصوب امت و اتالی جلد فضل  
خود کند و از ابتلا رہا سازد آمین  
بخدمت بابرکت برگزیدہ کونین مقبول  
دارین عزیزم مولوی محمد یعقوب  
صاحب بعد سلام و دعا سے  
خیر و اشتیاق ملاقات مضمون  
واحد تصور فرمایند کہ بہ سبب  
پریشانی طبع خط علیحدہ نہ نوشتہ  
ام معاف دارند۔

صادق آئے اس کے مناسب حال  
و استعداد تعلیم سے مضائقہ نہ کریں  
اور آئندہ جس ہادی اور نافع رسال  
نے طالب کو بھیجا ہے۔ خود وہی فائدہ  
و ہدایت و توفیق بخشیں گے اور مولوی  
صاحب کا حال جلد جلد لکھنے میں  
کہ ہر وقت احقر کی طبیعت اس سے  
متعلق رہتی ہے۔ خداوند تعالیٰ جلد  
اپنا فضل کرے اور آزمائش سے  
نجات دے آمین۔ بخدمت بابرکت  
برگزیدہ کونین مقبول دارین عزیزم  
مولوی محمد یعقوب صاحب بعد سلام  
و دعا سے خیر و اشتیاق ملاقات مضمون  
واحد تصور فرمایں کیونکہ پریشانی طبع  
سے علیحدہ خط نہ لکھ سکا معاف کریں۔

۱۵۔ ایں کلمی دراصل داخل ست بر باشند ایں قسم تصرفات و زبان شائع است ۱۲  
۱۶۔ مراد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا امجد وح علیل  
تھے ۱۷۔ سید الدین ۱۸۔ مراد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی خلیفہ ارشد حضرت حاجی  
صاحب رحم و مددیں اول دارالعلوم دیوبند اسعد الدین۔

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 بعد حمد و صلوة از دور افتادہ بخندمت  
 بابرکت برگزیدہ کونین عزیزم مولوی  
 خورشید حسین و مقبول عالمین  
 محمد ضیاء الدین دام شوقہا و ذوقہا و عرفانہا  
 و پس از تبلیغ مراسم سلام و دعاے خیر  
 و اخراجے عزیزیں بابرکت بطلالت  
 بعین انتظار می رسیدید طبع اخفرا  
 کمر کرد این سہد عزیزان من اینہم  
 بکرمات و ابتلا کہ بردستان خود می  
 آید از خوبی شامت، اعمال بد این مدبر  
 است باعث آنکہ رابطہ انحسار

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 دور افتادہ سے بعد حمد و صلوة بخندمت  
 بابرکت برگزیدہ کونین عزیزم مولوی  
 خورشید حسین مقبول عالمین محمد ضیاء الدین  
 دام شوقہا و ذوقہا و عرفانہا اور بعد تبلیغ  
 مراسم سلام و دعاے خیر کے و اخراجے  
 ہر دو عزیزان کے ہو۔ نامہ غنا کا عین  
 انتظار میں پہنچا جس نے احقر کی طبیعت  
 کو کندہ کیا۔ عزیزان من یہ تمام مکرمات  
 اور زائش جو اپنے دوستوں پہ آتی ہے  
 اس کم نصیب کے اعمال بد کی شامت  
 و خوبی ہے کہ اس فقیر کے ساتھ رابطہ

یعنی طبعا و استحضار الاعمال کا سیاسی نہ کہ عقلا کیونکہ عارفین ہر تصرف کو رحمت و حکمت  
 سمجھتے ہیں۔ اللہ اکبر کیا انتہا ہے اس تواضع و انکسار اور اپنے نقائص کے استحضار  
 کی کہ اگر اپنے دوسرے متعاقبین کو کوئی کلمت، پوچھنے تو اس کو اپنے اعمال کا انکسار  
 حضرت کا یہ واقعہ باہل حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نقاتی کے واقعہ کے مماثل ہے کہ  
 شیخ غفرانہ کی رائے نقل کیا ہے۔ چنی یادوارم کہ سقائے نیل + نہ کرد آب بر مصر اسے  
 سبیل + گرد پے سوسے کو مساراں شہند + بزاری طلبکار باراں شہند + گرسند  
 از گریہ جوئے روان + بیاید مگر گریہ آسماں + بذی النون خبر برد از ایشاں کہے + کہ بر خلق  
 (باقی صفحہ آئندہ)

بایں دارند بیت ہرچہ آید بر تو ایں

رنج و محن + ایں زبیا کی وگستاخی من

آہ ہزار آہ مصرع کجا روم چہ کنم حال

دل کرا گویم بیت کا شکے ہرگز

نبودے نام من + تازہ بودے جنبش و

آرام من کہ کشتی من کہ بگرداب خطر

افتاد است + وہ چہ بودے کہ رسید

بکنارے یارے + العزیز ایں حسن ظن

شمارت والا ایں بندہ گندہ از

اتحاد کار کھتے ہیں بیت ہرچہ آید بر تو

ایں رنج و محن + ایں زبیا کی وگستاخی

من + افسوس ہزار افسوس مصرع

کجا روم چہ کنم حال دل کرا گویم بیت

کا شکے ہرگز نہ بودے نام من کہ جنبش و

جنبش و آرام من کہ کشتی من کہ بگرداب

خطر افتاد است + وہ چہ بودے کہ رسید

بکنارے یارے + العزیز ایں حسن ظن

تہا را حسن ظن ہے ورنہ یہ بندہ گندہ از

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) رنج و سختی بسے خروماندگان را دعا ہے کہ قبول

رازد نباشد سخن + شنیدم کہ ذوالنون بزمین گریخت + بسے بنیاد کار با راں برفت

(الی قول) پیر سید از دعار نے در نہفت + چہ طکت دیریں رفتنت بود گفتی + شنیدم

کہ بر مرغ و مور و دواں + شود تنگ روزی لعل بدیاں + دیریں کشور اونیشتہ کردم بشہ

پریشاں تراز خود نہ دیدم کہے + برفستم مہاد اک از شر من + بہ بندہ و درجہ بزرگان

اسی مماثلت بالسلف کی بنا پر حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ

تعالیٰ کا مذہبوی نے فرمایا تھا کہ حضرت حاجی صاحب آج کل کے بزرگوں

میں سے نہیں ہیں بلکہ بزرگان سلف سے ہیں۔ مجھ سے یہ ردا ایست

محمد علی خاں صاحب جلال آبادی مرحوم نے کی ہے۔ اور انھوں نے

مولانا سے سنا ہے۔ یہ اشارہ بجانب خود فرمودہ اند۔

کردہ خود شرمندہ چہ کہ مصرع  
 از خوشن گمست کرار ہیری کند +  
 بحال خود مبتلاست شعر نے اہل  
 صلاحیم مستان خرابات + اینجا  
 آجنا وچہ تو سیم و کجائیم + العزیز  
 مالک الملک ارحم الراحمین کرم الاکرین  
 بندگان خود را مفت را نگاہ نمی  
 کند ہلاک نمی سازد۔ اگر چہ بنظر  
 ظاہر بیناں کم جو صلہ در رخ و  
 ابتلا مبتلا می باشند و بمعنی خیمہ  
 انبساط با علی علیکین می زدند شعر  
 گر چہ دردانہ بہادون کو فتنہ + درد  
 چشم و دل شد و بند بلند کندے  
 را زیر خاک انداختن + پس  
 از خاکش خوشہ ہا بر ساختن -  
 شہبازان و شیران را بستہ و زنجیر  
 می کنند نہ بوم و شغال را شعر  
 عار بند و شیر را از سلسلہ + فیت  
 مار از قصار حق نگہ + شیر را

اپنے کرداروں سے شرمندہ ہے  
 کیونکہ مصرع افخوشتن گمست  
 کہ ارہیری کند + اور اپنی ہی حالت  
 میں مبتلا ہے شعر نے اہل صلاحیم  
 مستان خرابات + اینجا وچہ  
 قوسیم و کجائیم + العزیز مالک  
 ارحم الراحمین کرم الاکرین اپنے  
 بندوں کو مفت راہ نگاہ اور ہلاک  
 نہیں کرتا ہے۔ اگر چہ ظاہر میں کم جو  
 کی نظر میں رخ و آزارش میں مبتلا  
 ہوتے ہیں مگر ان کے سرور و انبساط  
 کا خیمہ اعلیٰ علیین پر لگا ہوا ہے۔  
 شعر گر چہ دردانہ بہادون کو فتنہ +  
 نور چشم و دل شد و بند بلند  
 کندے را زیر خاک انداختن + پس  
 از خاکش خوشہ ہا بر ساختن - شیروں  
 اور شہبازوں کو ہی زنجیر اور پتھر سے  
 میں بند کرتے ہیں نہ کہ آٹا اور گندہ کو  
 شعر عار بند و شیر را از سلسلہ +

برگردن از بخیر بود + برہمہ ز بخیر  
 سازاں میر بود - الحمد للہ آفریں  
 بر عزیز دلم و راح روحم آ رہے  
 مردان خدا ہم جنیں می باشند  
 کہ در رخ و تلف چنان شاد اند  
 کہ باقبال و شرف زیرا کہ ہر دم  
 دہر آن جو یائے رضا مولامی  
 باشند و از خودی خود دور می مانند  
 شہر حکم حق را بر سرور می نہند  
 حفظ فکر خویش یکسوی نہند -  
 جزاہ اللہ خیر البحر - ادا تعالیٰ  
 ثابت قدم و مردانہ دار دآمین  
 عزیزان من خاطر جمع دارید -  
 و ہر اسان و نا امید نہ شوید نظر  
 بخدا دارید - دعا کردہ باشید  
 امید از بارگاہ ارحم الراحمین  
 و اکرم الاکرمین و غیاث المستغیثین  
 کہ بر بندگان خود شفیق تر و بہر آن  
 ترا از صد پدر و مادرست چنانست

نیست ما را از قضا حق گلہ - شیر را  
 برگردن از بخیر بود + برہمہ ز بخیر  
 سازاں میر بود - الحمد للہ آفریں  
 ہے میرے عزیز ولی اور راحت  
 روح پر - مردان خدا ایسے ہی ہوتے  
 ہیں کہ رخ و مصیبت میں ایسے  
 ہی مسرور رہتے ہیں جیسے کہ اقبال  
 و شرف کے زمانہ میں اس لئے کہ  
 ہر آن و ہر دم رضائے مولیٰ کے  
 متلاشی رہتے ہیں اور اپنی خودی  
 سے دور رہتے ہیں - شہر حکم حق را  
 بر سرور می نہند + حفظ فکر خویش  
 یکسوی نہند - خدا تعالیٰ انکو جزائے  
 خیر دے اور ثابت قدم و مردانہ رکھے  
 آمین - عزیزان من خاطر جمع رکھو اور  
 ہر اسان و نا امید نہو اور خدا پر  
 نظر رکھو - دعا کرتے رہو - بارگاہ  
 ارحم الراحمین و اکرم الاکرمین و  
 غیاث المستغیثین سے جو اپنے بنڈن

کہ عزیز دلم و راح و روحم  
بایمن عنایت بیغایت خود از  
ابتلاء رہائی دہد و معاندان  
و حاسدان و بدخواہاں اور  
نادم و پشیمان سازد و عاجزان  
و غمزدگان را از دفرور رحمت  
خود شادان و فرحاں کند۔  
آمین یا رب العالمین عاقبت  
و انجام بخیر باد بحرمت النبی  
و آلہ الامجاد۔

مکتوب تیسرا بسم اللہ الرحمن  
الرحیم۔ بخد مت مولوی خورشید حسین  
صاحب واضح باد اگرچہ اس رُو  
سیاہ گمراہ ہم سزاواراں امر عظیم  
نیست مگر اتشال امر بزرگاں  
نمودہ اخذ بیعت تبرکاً میسند۔  
لہذا آں برگزیدہ کونین را نیز  
بطوریکہ ایں مدبر را از بزرگان خود  
اجازت اخذ بیعت است اجازت

پر سوماں باپ سے زیادہ شفیق و  
مہربان ہے۔ اسی امید ہے کہ میرے  
دلی عزیز و راحت روح کو اپنی بے انتہا  
عنایت کی برکت سے آزمائش سے  
نجات دیگا اور دشمن و حاسدوں و  
بدخواہوں کو نادم و پشیمان کریگا اور  
ہم عاجزوں اور غمزدوں کو اپنی کثیر  
رحمت سے شادان و مسرور کریگا۔  
آمین یا رب العالمین بحرمت النبی و  
آلہ الامجاد عاقبت و انجام بخیر ہو۔  
مکتوب تیسرا بسم اللہ الرحمن  
الرحیم۔ بخد مت مولوی خورشید حسین  
صاحب واضح ہوا اگرچہ یہ روسیہ و گمراہ  
اس امر عظیم کالائق نہیں ہے مگر بزرگوں  
کے تعمیل ارشاد کے لحاظ سے تبرکاً  
بیعت کر لیتا ہے۔ لہذا آپ برگزیدہ کونین  
کو بھی اس طریق سے کہ اس کم نصیب  
کو اپنے بزرگوں سے اجازت  
بیعت لینے کی ہے، اجازت دی

دادہ می آید مناسب کہ ہر کدرا کس طالب کہ رجوع نماید اخذ بیعت نمودہ تعلیم نام خدا نماید ہرگز انکار نکنند ہدایت کنندہ ہادی مطلق است آزا کہ خواہد فرستاد ہدایت ہم خواہد کرد۔

**مکتوب چہارم** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ بخیرت بابرکت سعید دارین مقبول کونین مولوی محمد یعقوب صاحب زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ۔ پس از تبلیغ مراسم سلام مستنون و اشتیاق مشحون بمیت اے غائب از نظر کہ شدی ہمیشہ دل + میگویمیت دعا و ثنا می فرمیت۔

واضحراے عزیز باد۔ بندہ بہر حال کہ دارندہ دار و خوش و خرم است شعر ناخوش او خوش بود در جان من جاں فدائے یار دل رنجان من

جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ جو طالب رجوع کرے بیعت لے کر خدا کے نام کی تعلیم کریں اور ہرگز انکار نہ کریں ہدایت کرنے والا ہادی مطلق ہے جو بھیجیگا وہی ہدایت کرے گا۔

**مکتوب چہارم**۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ بخیرت بابرکت سعید دارین مقبول کونین مولوی محمد یعقوب صاحب زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ۔ بعد از ادائے مراسم سلام مستنون و اشتیاق کثیر بمیت اے غائب از نظر کہ شدی ہمیشہ دل + میگویمیت دعا و ثنا می فرمیت۔ واضحراے آن عزیز کے ہو کہ بندہ جس حال میں کہ حق تعالیٰ رکھیں خوش و خرم ہے۔ شعر ناخوش او خوش بود در جان من جاں فدائے یار دل رنجان من

یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسا مکتوب اول میں مذکور ہوا اس جلی میں (طالب را فرستادہ است)

عاشقم بر رخ خویش ددر خویش  
 بہر خوشنودی شاه فرد خویش  
 مکتوب محبت اسلوب رسیدنار  
 اشتیاق دوبالا گردید بشعر خرم  
 آں روز کہ از یار پیامے برسد  
 تادل غمزہ یک لحظہ بکامے برسد  
 بچہ نیست اگر زندہ شود جان عزیز  
 چو از اں یار جدا ماندہ سلا مے برسد  
 فی الواقع آں عزیز پر تمیز را از  
 راہ حسن ظن بہ نسبت ایں بدبخت  
 بہیں خوش عقیدت است کہ زیر  
 قلم آدرہ اند۔ اگرچہ ایں بدبر زویاہ  
 سزاوار نیست گرا رے بسیار  
 طالبان خدا بحسن ظن عقیدت خود  
 بر تہ رسیدند کہ مرشد اں را از

عاشقم بر رخ و درو خویش  
 بہر خوشنودی شاه فرد خویش  
 نامہ محبت شمامہ پہونچا جس سے  
 آتش اشتیاق اور تیز ہو گئی بشعر  
 خورم آں روز کہ از یار پیامے برسد  
 تادل غمزہ یک لحظہ بکامے برسد  
 بچہ نیست اگر زندہ شود جان عزیز  
 چو از اں یار جدا ماندہ سلا مے برسد  
 حقیقہ عزیز با تمیز کو اس کم نصیب  
 کی نسبت ایسی ہی خوش اعتقادی  
 ہے جیسے کہ حوالہ قلم کیا ہے۔ اگرچہ  
 یہ کم نصیب روسیہ اس قابل  
 نہیں ہے مگر کثیر طالبین خدا اسی  
 حسن ظن کی وجہ سے ایسے مرتبہ  
 پر فائز ہو گئے کہ مرشد بھی اس

میں ایک شعر طبع بھی ہے کہ مرشد صاحب طریق صبح ہو اور نیز صاحب قلم صبح  
 ہو گو بعض مقامات عالیہ تک نہ پہونچا ہو۔ اور اگر طریق یا قلم بھی صبح نہ ہو تو اس  
 صورت میں عادتہ تو طالب کی محرومی ہی غالب ہے لیکن اگر بطور خرق عادت و اصل  
 ہو جائے تو پشاد ہے۔



آں مقام بادے ہم نہ سیدہ  
 عجب نیست کہ اگر آں عزیز بایں  
 نیک عقیدتی بمقصود رسد سابق  
 ازیں میخواست کہ چنیز یاران  
 موافقت جمع شوند و تکرار حال  
 وقال سلوک نمایند کہ رفتہ  
 رفتہ ازیں قیل وقال بحال  
 گر آیند بمقصود خود برسند شعر  
 نہ تنہا عشق از دیدار خیزد  
 بسا ایں دولت از گفتار خیزد  
 مگر چہ کردہ آید کہ بندہ مجبور بجز

۵۵ یہ بھی ایک طریق ہے ترقی نسبت کا مثل دیگر طرق اذکار و اشتغال  
 و صحبت اہل احوال و اشتغال مطالعہ اقوال و احوال اہل کمال کے بشرطیکہ  
 نیست خالص ہو۔ شہرت و اظہار مقصود نہ ہو۔ آگے اس قول سے کہ مگر چہ کردہ  
 آید الخ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقوع نہیں ہوا یا بعض مفاسد کے احتمال  
 سے رائے بدل گئی اور آج کل یہ مفاسد توجہ متعارف اور ذکر مع الحلقہ میں  
 مشاہد ہیں اور اس کے بعد اس عبارت میں کہ تاہم طالب را باید الخ دلالت  
 ہے کہ وصول الی المقصود طریق مذکور میں منحصر نہیں بلکہ ایک طریق طلب و مجاہدہ و استقامت  
 و استقامت بھی ہے۔ بلکہ اصل طریق یہی ہے دوسرے طرق محض معین کے درجہ میں ہیں۔

تہمت اختیار چیزے نیست شعر  
 ماہمہ شیراں دے شیر علم  
 حملہ شاں از باد باشد دمدم  
 فی فعل اللہ ما یشاء ویجکم  
 ما یرید و پریشان است چہ کند  
 می نالدومی گوید شعر۔ اے رفیقاں  
 راہ ہار ابستہ یار + آہوئے لنگیم  
 او شیر شکار + جز کہ تسلیم و رضا  
 چہ چارہ + در کف شیر زخو انخوارہ  
 لے عزیز تا ہم طالب صادق  
 را باید کہ در طلب مطلوب خود  
 مردانہ وار سرگرم و پر جوش باشند  
 یکدم آرام نگیر و بقول عاشق شعر  
 یابم اور ایا یابم جستجوئے میکنم  
 حاصل آید یا نیاید آرزوئے میکنم  
 راز ہائے دل بیاں سازم بہ پیش  
 یا رخود + بشنود یا نشنود من  
 گفتگوئے میکنم۔ اگر ایں چنین  
 باشد از کرم عیمہ او امید

بجز تہمت اختیار کے کچھ نہیں ہے شعر  
 ماہمہ شیراں دے شیر علم  
 حملہ شاں از باد باشد دمدم  
 حق تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کرتے  
 ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں وہی  
 حکم کرتے ہیں۔ بندہ پریشان ہے  
 کہ کیا کرے روتا ہے اور کہتا ہے  
 شعر اے رفیقاں راہ ہار ابستہ یار +  
 آہوئے لنگیم او شیر شکار + جز کہ تسلیم  
 و رضا چہ چارہ + در کف شیر  
 زخو انخوارہ۔ ای عزیز تا ہم طالب  
 صادق کو چاہیے کہ اپنے مطلوب  
 کی طلب میں مردانہ وار سرگرم و  
 پر جوش رہے ایک دم آرام نہ لے  
 بقول عاشق شعر یابم اور ایا یابم  
 جستجوئے میکنم + حاصل آید یا نیاید  
 آرزوئے میکنم۔ راز ہائے دل بیاں سازم  
 بہ پیش یا رخود + بشنود یا نشنود  
 من گفتگوئے میکنم۔ اگر ایسا ہو آگ

تو ہی است کہ طالب خود را محروم  
 نخواہد گذاشت شمع ساینہ حق  
 بر سر بندہ بود + عاقبت جویندہ  
 پایندہ بود \* گفت پیغمبر کہ چوں  
 کوئی درے + عاقبت ز اں  
 در بردن آید سگر + چوں نشینی  
 بر سر کوئے سرے + عاقبت بینی تو  
 ہم روئے کسے - لا تقنطوا من  
 رحمة الله ان الله يغفر الذنوب  
 جميعا انه هو العفو الرحيم  
 عزیز مولوی خورشید حسین را کہ  
 خورشید حقیقی است از بندہ بطوریکہ  
 مرا از بزرگان خود اجازت بعیت  
 است ہم اجازت اخذ بعیت و تعلیم  
 است ہر کہ خواہد از او شاہ بعیت  
 نمودہ استفادہ نمایند نیز خط اسی  
 شان بموجب درخواست آن صاحب

تو اُس کے عام کرم سے امید قوی  
 ہے کہ اپنے طالب کو محروم نہ چھوڑے گا۔  
 شمع ساینہ حق بر سر بندہ بود +  
 عاقبت جویندہ پایندہ بود \* گفت  
 پیغمبر کہ چوں کوئی درے + عاقبت  
 ز اں در بردن آید سرے - چوں نشینی  
 بر سر کوئے سرے + عاقبت بینی تو  
 ہم روئے کسے - لا تقنطوا من  
 رحمة الله ان الله يغفر  
 الذنوب جميعا انه هو العفو  
 الرحيم - عزیز مولوی خورشید حسین  
 کہ کہ خورشید حقیقی ہیں بندہ کی طرف  
 سے اسی طرح اجازت بعیت و تعلیم  
 کی ہے جس طرح کہ بندہ کو اپنے بزرگوں  
 سے ہے جو چاہے اُن سے بعیت  
 کر کے استفادہ کرے - نیز ایک خط  
 اُن کے نام آپ کی درخواست کی موافق

عہ - محاورات خطیبہ میں اشارہ مکتوب الیہ کی طرف ہوتا ہے۔ مولانا خورشید حسین  
 صاحب دکنہ تاجی نام ہے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس کے

در مقدمہ اجازت اخذ بیعت نوشتہ  
 شد خواہر سید انشاء اللہ تعالیٰ  
 صاحب موصوف انکار خواہد نمود۔  
 امید از اکرم الاکرین قوی ست کہ  
 فیضان بسیار خواہد شد عاقبت  
 اخذ بیعت کے متعلق لکھا گیا ہے۔  
 انشاء اللہ پہنچے گا۔ صاحب  
 موصوف انکار نہ کریں گے۔ اکرم  
 الاکرین سے امید قوی ہے  
 کہ بہت فیضان ہوگا۔ عاقبت

بخیر باد۔  
 مکتوب پنجم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔  
 از فقیر عبد الکریم عزیز القدر عالی  
 مرتبت مولوی محمد قاسم زاد شوقہ و  
 ذوقہ باللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون  
 بکتابت پنجم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 طرف سے فقیر عبد الکریم کی عزیز القدر  
 عالی مرتبت مولوی محمد قاسم زاد شوقہ و  
 ذوقہ باللہ تعالیٰ کو بعد سلام مسنون

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ مشاء الیہ نہیں۔) پس مولانا کی خواہش کا ایہام نہ  
 کیا جاوے۔ مکتوب اول کے شروع ہی میں مولانا کی معذرت کا مضمون مذکور ہے  
 پس مراد آں صاحب سے مولانا محمد یعقوب صاحب ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت  
 حاجی صاحب کے بعد مکانی کے سبب مولانا محمد یعقوب صاحب نے عرض کیا  
 ہوگا کہ آپ تک تو ہم لوگوں کا پہنچنا مشکل ہے۔ اگر مولانا محمد قاسم صاحب کو حکم  
 ہو جاوے تو طابین کو تربیت میں سہولت ہو۔ یہ اس درخواست کی منظوری ہے  
 اور اس سے ان اکابر کی شان خیر خواہی و دعاء بدیہتم کی ظاہر ہوتی ہے نہ کہ رسمی  
 سلاسل کی طرح کرپہ بجائیوں میں زیادہ تجاسد و تباغض ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک  
 نام ہے حضرت رحمہ کا بعض مصالح و فقیہ سے اس کا اختیار فرمایا۔

اشتیاق مشحون مشہود فرماید  
 دو دمکاتہ ہیبت طسرا ز آل  
 عزیز القلوب کہ آخرین ہر دو  
 مورخہ پانزدہم رجب بود سوئی  
 بدست مولوی رشید احمد گنگوہی  
 ہنہ مملو بدرد و سوز رسید طبع  
 را فرحت افز و دتا ابد ہم چیں  
 باد و ہل من مزید باد عزیزم دین  
 راہ جز در دنیا یافت و حسرت  
 حراماں بیچ نمی سراید چہ نیافت  
 صورت نیستی دار دو انجہ یافت  
 دار و صورت هستی دار دوستی بلانے  
 سالک است و نیستی موجب  
 ثمرات بیغایات بس بریں درو  
 نیافت ماند تا زید و بکار خود بایو  
 کار خلق حسب اجازت مشائخ  
 باید کشود ما و شما وسیلہ پیش نیستم  
 مالک تعالی خود کار مالک خود میکند  
 و سیایط را بہانہ نہادہ و

اشتیاق مشحون کے ملاحظہ فرمائیں  
 دو خط مسرت نشان عزیز القلوب  
 کے پہونچے جو مورخہ ۱۵ رجب کے  
 تھے تیسرا خط مولوی رشید احمد  
 گنگوہی کے ہاتھ جو در دو سوز سے بھرا  
 ہوا تھا پہونچا طبع کو مسرور کیا ہمیشہ  
 ایسا ہی ہل من مزید رہے۔ عزیز  
 من اس راہ میں سولے درو دکامیابی  
 و حسرت حراماں کے کچھ لائق نہیں ہے  
 کیونکہ یہ نیافت صورت نیستی ہے اور  
 یافت و کامیابی کا ادعا ہستی کی ہمت  
 ہے اور ہستی سالک کے لئے بلا ہے  
 اور نیستی بے انتہا ثمرات کا باعث  
 پس جب تک زندگی ہے۔ اکیادرو  
 نیافت میں بسر کرے اور کام میں  
 مشغول رہے اور حسب اجازت  
 مشائخ مخلوق کی خدمت کرے ہم اور  
 تم وسیلے سے زیادہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 انہیں دسائط کے بہانہ سے اپنے فیضان

روپوش فیضان خود کردہ و اللہ  
تعالیٰ معناد مسکوم و انجہ در باب وقتن  
کاندھلہ بے طلب مولوی نور الحسن  
صاحب بنشتمہ اند بریں امر بیج  
تردد و خیال را بدل خود راہ نمید  
فقیر را ازاں عزیز خصوصاً بیج  
وجہ طال نیست و برائے ضعف  
دماغ خود خوشی فقیر آنکہ چیزے  
چیزے تدبیر کردہ مانند و نظر و  
اعتماد بر شانی حقیقی دارند و  
نزد مشائخ کرام رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم اجمعین برابر استقامت  
کمز دیگر سننے بود پس انجہ بشما حوالہ  
شدہ است التزام برد اسلم امر  
است پس انجہ شاغل از آں است  
بالکلیہ بدو بار نیافت اہذا نو کر می

کو چھپا کر اپنے مالک کا خود انتظام  
کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے  
ساتھ ہے اور جو کچھ آپنے بلا طلب  
مولوی نور الحسن صاحب کے کاندھلہ  
جاننے کے متعلق لکھا ہے اس میں کسی  
طرح کا تردد اور خیال اپنے دلیس  
نہلائیں۔ فقیر کو آنفریز سے خصوصاً  
کسی قسم کا طلال نہیں ہے۔ اور اپنے  
ضعف دماغ کے لئے خوشی فقیر کی یہ  
ہے کچھ تدبیر کریں اور نظر بھروسہ  
بشانی حقیقی پر رکھیں بشائخ کرام  
کے نزدیک استقامت کی برابر  
کوئی چیز کم ہے۔ پس جو چیز تمہارے  
حوالہ ہے اس پر التزام مناسب ہے  
اور جو چیز اس سے مانع ہو اس کو  
بالکلیہ ترک کرنا چاہیئے اسلئے مطیع

۵۰ یہ مضمون کسی تفتہ کے متعلق ہے جو معلوم نہیں۔

لے اس سے حضرت روحی شان عیمانہ ظاہر ہے کہ روح کے ساتھ جسد کی حفاظت بھی  
ضروری فرماتے ہیں اس قلن کی بناء پر جو روح کو جسد کے ساتھ ہے۔

مطلع خوب نمی پندارم کہ از صبح  
تا شام ہمہ تن مصروفیت بسے  
باشد۔ اگر نوکری معلی بود چه خوش  
است۔ اول سنت سیدی و شیخی  
قدس سرہ است۔ مع ہذا شغل او  
نہ چنان شغل است کہ ازدو باید  
ہر اسید پس اگر چنین کار بدست  
آید۔ چنانچہ در خط سابق خود  
نوشتہ بود نہ بلا توقف قبول فرماید  
کہ ہم کار خود ازدست نمی رود و  
ہم رضا والدین و انجاء ضرورت

کی نوکری کو اچھا نہیں سمجھتا ہوں۔  
کہ صبح و شام ہمہ تن اس میں  
مصروفیت رہتی ہے اور اگر معلی  
کی نوکری ہو تو کیا اچھا ہو کہ سنت  
سیدی و شیخی قدس سرہ کی ہے  
اور باوجود اس کے شغل اس کا  
(مطلع کا) بھی ایسا شغل نہیں ہے کہ  
اُس سے خوف کیا جائے پس اگر اسی  
کام نکلتا ہو جیسا کہ اپنے سابق خط میں  
تحریر کیا ہے بلا تاویل قبول فرمائیں کہ اپنا  
کام بھی ہاتھ سے بچائے اور نیز رضا کے

عہ اس میں تنبیہ ہے کہ اسباب معاش کا اختیار کرنا منافی طریق نہیں مگر اس میں  
بھی اس کی رعایت مناسب ہے کہ حتی الامکان ایسے اسباب ہوں جو مانع مشغولی  
طریق سے نہ ہوں نیز اس میں ترجیح ہے معلی کی دوسرے اسباب معاش پر جس میں عام  
اور مشترک وجہ ترجیح کی اس قول میں مذکور ہے کہ شغل او نہ چنان شغل است  
اور دوسرے اپنے سلسلہ والوں کے لئے وجہ ترجیح کی وہ ہے جو اس قول مذکور  
ہے سنت سیدی و شیخی الخ اور مطلق وجہ اختیار اسباب کی اس قول  
میں ہے انجاء ضرورت خود دست اور بعض کے اعتبار سے یہ ہے۔ ہم  
رضا والدین الخ

خود است پس از فقیر اجازت

والدین اور حاجت روائی بھی  
ہے پس فقیر کی طرف سے اجازت ہے۔

مکتوب ششم بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب چھٹا بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلیٰ شجر تو گومار ابدال

نشد باد نیست + باکریاں کار ہا

بار نیست + باکریاں کار ہا دشوار  
نیست - اما بعد طرف سے فقیر حقیر

دشوار نیست - اما بعد از فقیر حقیر  
مدبر گمراہ مشہور بامداد اللہ بخدمت

کم نصیب گمراہ مشہور بامداد اللہ کے  
بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب

بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب  
صاحب دام ذوق و شوق و عرفانہ

صاحب دام ذوق و شوق و عرفانہ  
سلام شوق و اشتیاق ملاقات

سلام شوق و اشتیاق ملاقات  
مطالعہ نمایندہ مکتوب مملو باصطرار

کے بعد مطالعہ کریں - مولوی رشید احمد  
صاحب نے تمہارا ایک طول طویل خط

مطالعہ نمایندہ مکتوب مملو باصطرار  
و بقراری طول طویل مولوی رشید احمد

صاحب نے تمہارا ایک طول طویل خط  
جو اضطراب و بقراری سے مملو تھا پہنچایا

صاحب رسائید و بدو در ذائق  
مطالعہ تمام گردید خوشنود ساخت

اور دو دن میں اسکے مطالعہ سے فارغ  
ہوا مسرور کیا - عزیز من یہ کجخت و نصیب

عزیز من میں کجخت و نصیب ماتم و  
مصیبت خود میدارد کہ عمر طبعی

اپنی مصیبت و ماتم رکھتا ہے کہ عمر طبعی  
کو پہنچ گیا اور روئے مقصود نظر نہ آیا -

بآخر رسید در و مقصود نہ دید -

عہ یہ الفاظ پڑھ کر میرے بدن میں سناٹا اٹھ گیا کہ اللہ اللہ واصلین و کاملین کا یہ حال  
ہے - تا باسائل مایاں چہ رسد -



شعر کا ہم بدور چرخ بسا ماں نمی رسد  
خوں شد دلم ز درد بدیر ماں نمی رسد  
ہیہات ہیہات مصرع او خوش تن  
گم است کراہیری کند۔ اگر کسے از  
یاراں ایں گمراہ چیزے یافت  
بحسن اعتقاد خود دریافت نہ از  
من مدبر چہ آنکہ من آنم کہ من دلم  
عزیز من طالب حق مردانہ باید  
و ہمت را پست نہ نماید و نا امید  
نہ شود قدح نا امید را خدا  
گردن زدہ است + چوں گتہ  
مانند طاعت آمدہ است۔ از کوشش  
جد دست نباید و خصوصاً در  
ایام قیض کہ جہاد اکبر میں است۔  
اگر طالب منقبض بجزے شود کہ از  
بجز جبرانی و سرگردانی بچ نشود باید  
کہ در آخر شب از آب سر غسل  
کند اگر تواند و صو کند و رکائے خالی  
و تا دیک اول دو رکعت نماز نفل در

شعر کا ہم بدور چرخ بسا ماں نمی رسد  
خوں شد دلم ز درد بدیر ماں نمی رسد  
ہیہات ہیہات مصرع او خوش تن  
گم است کراہیری کند۔ جو کچھ بھی  
اس گمراہ کے یا دلانے پالانے  
حسن اعتقاد سے پایا نہ مجھ بد نصیب  
کیونکہ میں کچھ ہوں جانتا ہوں عزیز  
من طالب حق کو مردانہ رہنا چاہیے۔  
اور پست ہمت و نا امید نہ ہونا چاہیے  
قدح نا امید را خدا  
گردن زدہ است + چوں گتہ مانند  
طاعت آمدہ است۔ کوشش و جہد سے  
فارغ نہ ہونا چاہیے خصوصاً ایام قیض  
میں کہ جہاد اکبر میں ہے۔ اگر طالب  
اس حد تک منقبض ہو جائے کہ بجز  
حیرانی و سرگردانی کچھ نہ ہو تو مناسب  
ہے کہ آخر شب میں غسل کرے اور  
ممکن نہ ہو تو وضو کرے اور کسی ناریک  
اور خالی مکان میں اول دو رکعت نماز

اول رکعت بعد فاتحہ آنا فتنہ و در دوم  
 رکعت سورہ اذا جابر خواندہ بعدہ  
 باخضوع و خشوع و عجز و انکسار  
 توبہ و استغفار نماید ای دعا را  
 بخصو قلب بار بار تکرار کند یا  
 غیاث المستغیثین اغثنی  
 و یا ارحم الراحمین ارحمنی  
 و درود بخواند۔ بعد ازاں بذکر جبر  
 با شرائط مشغول شود یعنی ذکر  
 نفی و اثبات باد و شد و رابطہ  
 و واسطہ بحدے کہند کہ ذوق دست  
 دہد۔ بعد ازاں اثبات مجرد و اسم  
 ذات ہیں طور کند غرض تا سر روز  
 یا ہفت روز یا یازدہ روز یا بہت  
 دیگر وزغایت تا چہل و یک روز  
 ایں عمل کند انشاء اللہ تعالیٰ  
 ایں عمل بسیار فائدہ خواہد بخشید۔  
 و صحبت یا رانہ طریقت را غنیمت  
 شمارند بر استغفار آہنا خیال نہ کنند

نفل اس طرح کہ اول رکعت میں  
 بعد فاتحہ سورہ آنا فتنہ اور دوم  
 رکعت میں سورہ اذا جابر پڑھے پھر  
 خضوع و خشوع و عجز و انکسار سے  
 توبہ و استغفار کرے اور یہ دعا بخصو  
 قلب بار بار تکرار کرے یا غیاث  
 المستغیثین اغثنی و یا ارحم  
 الراحمین ارحمنی درود پڑھے  
 اور اس کے بعد ذکر جبر میں اپنے شرائط  
 کے ساتھ مشغول ہو یعنی ذکر نفی و اثبات  
 مد و شد اور رابطہ واسطہ کے ساتھ اُس  
 وقت تک کہ ذوق پیدا ہو۔ اس کے بعد  
 اثبات مجرد و اسم ذات کا ذکر اسی طرح  
 کرے الغرض ۳ روز یا ۷ روز یا گیارہ  
 روز یا ایکس روز انتہا آتالیس روز  
 تک یہ عمل کرے انشاء اللہ یہ عمل بہت  
 فائدہ بخشیدگا۔ اور یا رانہ طریقت کی  
 صحبت کو غنیمت خیال کریں۔ انہی  
 بے توجہی کا خیال نہ کریں اپنی

طرف سے حاضر باش رہیں۔ عاقبت  
بخیر ہو۔ آمین۔

**مکتوب ساتواں۔** فقیر حقیر  
عبدالکریم کی طرف سے۔ بخدمت بابرکت  
عزیز القدر برگزیدہ حضرت رب العالمین  
مقبول حضرت سید المرسلین حکیم  
محمد ضیاء الدین صاحب دام ذوق و  
شوق و عرفانہ شعر اے غائب از نظر  
کہ شدی ہنشین دل + میگویم تیرا  
و دعائی فریست۔ واضح ہو کہ نامہ  
درد و شوق اسلوب عین انتظار میں  
پہنچا۔ انشراح خاطر کا باعث ہوا۔ اول  
سے آخر تک فقیر نے مطالعہ کیا۔ عزیز من  
انسان ہمیشہ رنج و درویش ہے بحکم  
ولقد خلقنا الانسان فی کبد  
اور جبکو رنج نہیں انسان نہیں لیکن  
رنج کی چند قسمیں ہیں۔ رنج دنیا اور رنج

از طرف خود حاضر باش باشند  
عاقبت بخیر باد آمین۔

**مکتوب ہفتم۔** از فقیر حقیر عبدالکریم  
عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر  
برگزیدہ حضرت رب العالمین مقبول  
حضرت سید المرسلین حکیم محمد ضیاء الدین  
صاحب دام ذوق و شوق و عرفانہ  
شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہنشین  
دل + میگویم تیرا و دعائی فریست۔  
واضح باد کہ مکتوب درد و شوق پہلوی  
در عین انتظار ہی رسیدہ موجب  
انشراح خاطر احقر گردید از اول  
تا آخر بطلانہ فقیر آمد۔ عزیز من  
انسان مدام در رنج و آلام است  
بحکم ولقد خلقنا الانسان فی کبد  
ہرگز رنج نیست انسان نیست اما  
رنج بر اقسام است رنج دنیا و رنج

لہ مراد حکیم ضیاء الدین صاحب رئیس رامپور منہیار ان ضلع سہارن پور خلیفہ ارشد  
حضرت حافظ محمد صامن صاحب شہید تھا فوجی ۱۲۔ سید الدین۔

عقبی درخ مولیٰ، رنج دنیا  
بدوزخ و رنج عقبی بخت و  
رنج مولیٰ بمولیٰ میسراند۔ چون  
انسان را از رنج چارہ نمود۔  
بس رنجی گزیند کہ بکنج راحت  
برساند نہ کہ در عقبی خسہ الدنیا  
والاخرہ ہلاک سازد۔ الحمد للہ  
کہ آن عزیز را رنج مولیٰ غالب بر  
رنج ہاست اگرچہ گاہ گاہ چرے  
رنج غیر مطلوب بمنطوق الانسان  
م مرکب من الخطاء والنسیان  
بمثال خاشاک بروے دریا ظہور  
گیرد لیکن بجز دمے نباید بلکہ آنرا  
مثل نار بر گنج باید دانست پس  
طالب حق را باید کہ ہرچہ رنجی  
در احسے کہ از مخلوقات باورسد  
از حق داند و براں صابر و شاکر

عقبی اور رنج مولیٰ۔ رنج دنیا  
دوزخ میں اور رنج عقبی جنت  
اور رنج مولیٰ مولیٰ کے پاس پہنچاتا  
ہے۔ جب انسان کو بدوزخ رنج  
چارہ نہیں ہے تو وہ رنج اختیار  
کرے جس سے راحت پہنچے نہ  
کہ عقبی میں نقصان دین و دنیا  
سے ہلاک ہو جائے۔ الحمد للہ کہ  
آن عزیز پر رنج مولیٰ تمام رنجوں پر غالب  
ہے اگرچہ کبھی کبھی رنج غیر مطلوب  
بمنطوق الانسان مرکب من الخطاء  
والنسیان مثل خاشاک کے سطح دریا  
پر ظاہر ہوتا ہے مگر دم بھر سے زائد  
نہیں ٹھہرتا بلکہ اس کو مثل مار گتھننا  
چاہیئے۔ پس طالب حق کو چاہیئے کہ جو  
رنج و راحت اس کو مخلوق سے پہنچے  
حق تعالیٰ سے جانے اور اس پر صابر و شاکر رہے۔

۱۔ یہاں اصل الفاظ مشکوک تھے مگر ان کی ہیئت سے یہ عبارت اقرب معلوم  
ہوئی ۱۲ شبیر علی۔

باشد و نیز جملہ حرکات و سکناات  
موجودات را آلہ و حق را فاعل  
مطلق دانستہ و راں مستغرق  
شود و قتیکہ در راں ملکہ نشود رنج  
و راحت این و آن برابر می  
گردد بلکہ در رنج لذت و  
ذوق و رودہد کہ در بیان نیاید  
من لم یذق لم یدر  
برہر کہ گذرد و دانند شہر بدم  
گفتی و خورسندم عفاک اللہ لکو  
گفتی + جواب تلخ می زیب  
لب لعل شکر خارا - و آنکہ نوشتہ  
بودند کہ اربعین کردہ بودم در عشرہ  
اول بسیار قبض و اضطراب لاحق  
حالم ماند آخر کار بامداد مرشد  
چندال ذوق و انبساط دست داد  
کہ غلبہ سلطان الاذکار ظہور کرد  
انواع انواع کیفیات و لذات حاصل  
گشت کہ در تحریر نمی آید -

اور نیز موجودات کے تمام حرکات  
و سکناات کو آلہ اور حق کو فاعل  
مطلق سمجھ کر اس میں غرق ہو جائے  
جس وقت اس کا ملکہ ہو جائیگا  
رنج و راحت اسکا اور اس کا برابر  
ہو جائیگا۔ بلکہ رنج میں ایسا لذت و  
ذوق ظاہر ہوگا جو بیان میں نہیں آ  
سکتا۔ من لم یذق لم یدر  
جسپر گذرتی ہے وہی جانتا ہے شہر  
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ  
تکو گفتی + جواب تلخ می زیب  
لب لعل شکر خارا۔ اور وہ جو نگھا  
تھا کہ میں نے چلہ کیا تھا اول ہی عشرہ  
میں مجکو قبض و اضطراب بہت لاحق  
ہوا آخر کار بامداد مرشد اسقدر  
ذوق و انبساط پیدا ہوا کہ سلطان  
الاذکار کا غلبہ ظاہر ہوا اور اقسام  
کے کیفیات و لذات حاصل ہوئیں  
کہ تحریر میں نہیں آتیں۔

از دریافت این مضمون شکر بجا  
آوردہ شد مبارکباد۔

ذک فضل اللہ یوتیہ من

یشاء اللہم زد فزد

عزیز من عاشقان حق و قبض و

ہجران لذت وصال می چشد

شعش جو مز انتظار میں دیکھا +

نہ کبھی وصل یار میں دیکھا۔ در قبض

و بسط و ہجران و وصل فرق نمی کنند

شعش پس زبون و سوسہ باشی دلا +

گر طرب را باز دانی از بلا شرح

ہجر و وصل در زبان متلم

نمی گنجد و مرقوم بود کہ حالا بجز ذکر

اسم ذات پیچ خوش نمی آید و آن

ہم گاہ گاہ بجنبہ لذت معنوی ترک

می شود۔ عزیز و قتیکہ ذکر روحی

و سری ظہور میکند ذکر زبانی و خفی

ہمہ با محوی شوند و انواع انوار و

تجلیات ظاہر کہ در ظہور آن ذکر

اس مضمون کے معلوم ہونے سے شکر

کیا گیا۔ ”مبارک ہو“

ذک فضل اللہ یوتیہ من

یشاء اللہم زد فزد

عزیز من عاشقان حق قبض اور

ہجران میں لذت وصال پاتے ہیں

شعش جو مز انتظار میں دیکھا +

نہ کبھی وصل یار میں دیکھا قبض

و بسط ہجران و وصل میں فرق نہیں

کرتے۔ شعش پس زبون و سوسہ

باشی دلا + گر طرب را باز دانی از بلا۔

ہجر و وصل کی شرح سے زبان قلم

عاجز ہے۔ مرقوم تھا کہ اب بجز ذکر

اسم ذات کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

اور وہ بھی کبھی کبھی معنوی لذت کے

غلبہ سے ترک ہو جاتا ہے۔ ایعز حیریں

وقت کہ ذکر روحی و سری کا ظہور

ہوتا ہے اُس وقت تمام انوار زبانی

ہو یا خفی محو جاتے ہیں اور اقسام

مستوری گرد و نہ ذکر ماندن  
ذکر و ذکر مذکور گرد و ذکر ذکر حق  
شود۔ شہد ۱  
انہ لا الہ الا هو  
پس طالب حق را باید کہ لیل  
و نہار در ذکر زبانی و قلبی  
جہرہ و خفیہ چنداں مشغول و  
مستغرق گردد کہ خود را و ذکر  
خود را فراموش سازد بامداد  
الہی چنداں انوار و اسرار و  
واردات الہی بر دل ذکر جہوہ گرد  
شوند کہ بجز یہ نیایند در اشراق  
آں انوار لذات جمال مذکور و  
تجلیات حق حاصل آید و بمقصود  
برسد۔ و مسطور بود کہ وقت مشاہدہ

کے انوار و تجلیات ظاہر ہوتے ہیں  
کہ اس کے ظہور میں ذکر مستور  
ہو جاتا ہے اور نہ ذکر رہتا ہے نہ ذکر  
اور ذکر مذکور ہو جاتا ہے اور ذکر ذکر حق  
ہو جاتا ہے۔ شہد اللہ انہ لا الہ  
الا هو پس طالب حق کو چاہیے کہ رات  
دن ذکر زبانی و قلبی جہری و خفی میں اسقدر  
مشغول و مستغرق ہو کہ خود کو اور اپنے  
ذکر کو فراموش کر دے بامداد خداوندی  
اسقدر انوار و اسرار اور واردات  
الہی قلب ذکر پر جلوہ گر ہوں گے  
کہ تحریر میں نہیں آسکتے اور ان انوار  
کی چمک میں جمال مذکور (حق) کی لذت  
اور تجلیات حق حاصل ہونگے اور مقصود  
حاصل ہوگا۔ اور لکھا تھا کہ ارواح

ع عبارت ہے فلاں چنانچہ اسی معنی میں کہا جاتا ہے کہ آہن آتش گرد اور شہد اللہ انہ  
لا الہ الا هو سے استہادہ کی تقریر ہے کہ مراد اس شہادت سے مفسرین کے نزدیک ان دلائل  
توحید کا نصب ہے جن کی دلائل اضطرابی ہے۔ چونکہ یہ شخص اس حالت میں اضطراباً ذکر  
ہے پس دلائل میں مشابہ ان دلائل کے ہوگا۔

جمال ارواح مشائخ وغیرہ پر دہ  
 خفیف حائل می مانند مشاہدہ نمی شود  
 عزیز من ہر قدر کہ از صفات ہستی  
 در باقیست ہمانقدر حجاب از  
 غیب است و چند آنکہ از خود رفت  
 با حق پیوست پس طالب حق را  
 باید کہ خود را و جمیع موجودات را  
 از نظر بردارد و ہستی ذات مطلق  
 را موجود و اندود را محو شود تا پردہ  
 غیریت بر خیزد و غیبوت پدید آید  
 و جمال مطلوب رخ نماید درینولا  
 بموجب التماس آن عزیزان در مرتبہ  
 سلوک راہ حق تعالی مسمی بہ

مشائخ کے جمال کے مشاہدہ کے  
 وقت خفیف پر دہ حائل رہتا ہے صاف  
 مشاہدہ نہیں ہوتا ہے۔ عزیز من جسقدر  
 کہ ہستی کے صفات باقی رہیں گے مسقدر  
 غیب سے حجاب رہیگا اور جسقدر خودی  
 کا زوال ہوگا حق سے اتصال ہوگا۔  
 پس طالب حق کو چاہیے کہ خود کو اور  
 تمام موجودات کو نظر سے اٹھائے اور  
 ذات مطلق کی ہستی کو موجود جانے اور  
 میں محو ہو جائے تاکہ غیریت کا پردہ اٹھ  
 جائے اور غیبوت ظاہر ہو اور جمال مقصود  
 کا رخ ظاہر ہو اسوقت عزیزوں کی درخوا  
 کے موافق راہ حق تعالی کے سلوک کے

عہ اس غیبت میں ارواح بھی داخل ہیں اور آگے جو ارشاد ہے "چند آنکہ از خود رفت  
 با حق پیوست" اس از خود رفتگی میں فکار ارواح بھی داخل ہے کیونکہ روح ادراک کے  
 وقت اس مدارک کی صورت ذہنیہ ہے جو اس کی صفت ہے۔ جب اس کی طرف التفات ہو تو  
 از خود رفتگی نہ ہوئی اور قہر الی الحق میں حقیقت حق اس کی صورت ذہنیہ نہیں ہوتی جو  
 اس کو اس کی صفت کہا جاوے اور گو وجہ صورت ذہنیہ ہے مگر اس طرف التفات نہیں  
 ہوتا۔ لیس فنا کے تمام حاصل ہوا۔



مراتب میں ایک کتاب ضیاء القلوب  
میں نے لکھی ہے جو خدمت عزیزان  
میں پہنچے گی۔ چاہیے کہ اسکو حوز  
جان اور پیشوا سمجھ کر عمل کریں انشاء  
اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

بخدمت عزیز جانم حافظ محمد یوسف  
بعد سلام و دعا کے واضح ہو کہ مبارکباد  
کہ درخواست و دعائے عزیز  
بجناب اقدس حق تعالیٰ قبول ہوئی۔  
قوی امید ہے کہ سید دو جہان کو  
مراتب بلندا و ولایت و مشخت پر  
پہنچادیں اور تمہارے فیض ہدایت  
کے نور سے عالم کو منور کر دیں آمین۔  
چاہیے کہ اپنے کام میں لگے رہیں اور  
ترقی در ترقی کے خواہاں رہیں اور  
ایک جائے پر قرار نہ پکڑیں اور کبھی کبھی  
اپنا حال لکھتے رہیں اور اپنے کو مولوی

ضیاء القلوب نوشتہ ام بخدشات  
آں عزیزاں می رسد باید کہ او  
را تعویذ جان کنند پیشوا اپنے خود  
دانستہ بر آں عمل نمایند انشاء اللہ  
تعالیٰ بسیار فائدہ خواہد بخشید۔  
بخدمت عزیز جانم حافظ  
محمد یوسف بعد سلام و دعا واضح  
آنکہ مبارکباد کہ التماس و دعا آنفیزی  
بجناب اقدس حق تعالیٰ قبول افتاد  
امید قوی ست کہ آں سید کو نین  
را بمراتب عالیات و ولایت  
مشخت رسانند و عالم را از نور فیض  
ہدایت تو منور گردانند آمین باید کہ  
در کار خود باشند و ترقی در ترقی  
خواہند بر یک جا قرار نہ گیرند و  
گاہ گاہ اذ حال خود مینویسناں باشند  
و خود را پیش نظر مولوی صاحب

علہ صاحبزادہ صاحب حضرت حافظ ضامن صاحب ۱۲۔ سید الدین

۱۳۔ مراد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ۱۲۔ سید الدین۔

دارند کہ مری شہانہ خدمت عزیزم  
 حکیم ضیاء الدین مکر آنکہ انچہ در  
 مقدمہ خود و مولوی صاحب نوشتہ  
 بودند عزیز من بہ نسبت آں عزیزان  
 برگفت و شنود کہ اعتبارے  
 ندارم فقیر را یہ نسبت شما حسن ظن  
 بمرتبہ عین الیقین است و شمارا  
 معہ دوستان خداے را باہم  
 یک جان و دل و شیر و شکر میدانم  
 و نیز محبت شمارا وسیلہ نجات خود  
 می پندارم چہ جائیکہ طالع طاهر جمع  
 دارند و باہم با اتحاد و محبت و  
 اتفاق در کار خود باشند و نیز  
 شہومی تحقہ العشاق کہ بموجب ارشاد  
 حضرت حافظ محمد ضامن صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ منظوم کردہ ام ہم  
 میرسد قبول نمایند۔ زیراکہ  
 آں عزیز را بجائے حضرت موصوف  
 میدانم۔ اگر تو اندیک نسخہ

صاحب کے پیش نظر رکھیں کہ تمہارے  
 مری ہیں بخد مت عزیزم حکیم ضیاء الدین  
 مکر رہ کہ جو اپنے اپنے اور مولوی صاحب  
 کے بارہ میں لکھا تھا عزیز من اُن  
 عزیزوں کی نسبت میں کسی کے کہنے سے  
 کا اعتبار نہیں کرتا ہوں فقیر کو تمہاری  
 نسبت حسن ظن عین الیقین کے درجہ  
 پر پہونچ گیا ہے اور تم کو مع دوستان  
 خدا کے یک جان و دل و شیر و شکر جانتا  
 ہوں اور نیز تمہاری محبت کو اپنی نجات  
 وسیلہ گمان کرتا ہوں چہ جائیکہ طالع  
 ہو خاطر جمع رکھیں اور آپس میں اتحاد و  
 محبت و اتفاق سے اپنے کام ملتیں  
 اور نیز شہومی تحقہ العشاق کہ بموجب  
 ارشاد حضرت حافظ محمد ضامن صاحب  
 میں نے منظوم کیا ہے آپ کے پاس  
 پہونچتی ہے قبول کریں اس واسطے کہ  
 آں عزیز کو بجائے حضرت موصوف  
 جانتا ہوں۔ اگر ممکن ہو تو ایک نسخہ

نقل کنایہ نزد فقیر بفرسند کہ  
 نزد دم بجز مسودہ اودمانداست۔  
 مکتوب شہتم بخدمت بابرکت  
 عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب  
 طالع عرفانہ باللہ از فقیر حقیر امداد اللہ  
 عفی اللہ عنہ سلام مسنون مطالعہ  
 نمایندہ خط آل عزیزیکے مرقومہ  
 پیچہ ہم ریح الاول دوم مورخہ ببت  
 ویکم جلادی الثانی سوم مرقومہ مفتہم  
 رمضان شریف ۱۲۸۳ھ بعد از آمدن  
 مدینہ منورہ وصول یافت۔ از مضمون  
 آہنہا فرحتہا اند و ختم کہ در خط اول  
 حال اربعین مع کیفیات و اردات  
 معنوی گوناگون و حصول لذت و  
 کیفیت در آہنہا مرقوم بودند و از  
 دریافت آہنہا بسیار خوشنودشدم

نقل کر کے فقیر کے پاس بھیجیں کیونکہ  
 میرے پاس بجز اسکے مسودہ کے نہیں ہے۔  
 مکتوب آکھوال بخدمت بابرکت  
 عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب طالع  
 عرفانہ باللہ از فقیر حقیر امداد اللہ  
 عفی اللہ عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ  
 کریں کہ آنحضرت کے تین خط ایک مرقومہ  
 ۱۸ ریح الاول دوسرا مورخہ ۲۱ جلادی  
 الثانی تیسرا مرقومہ ۱۰ رمضان شریف  
 ۱۲۸۳ھ مدینہ منورہ سے واپسی کے  
 بعد وصول ہوئے۔ اُن کے مضامین سے  
 مسرتیں حاصل ہوئیں۔ اول خط میں  
 جلد کا حال مع کیفیات اور اقسام کے  
 باطنی واردات اور لذت و کیفیت  
 کا حصول اُن میں مرقوم تھا جن کے  
 معلوم ہونے سے بہت مسرور ہوا۔

عہ مقصود اس سے کیفیات کی عمودیت کا اظہار ہے کیونکہ معین مقصود میں چنانچہ غریب ہی اس کی  
 تقویت کیلئے ایک مراقبہ کی تعلیم فرمائی ہے۔ اس قول میں "ہیں سنی" اس وقت طوطا خاطر دہد علی قولہ۔  
 تا فاعلیت غیر از نظر بردارند۔ اور اس سے مقصودیت ان کیفیات کی لازم نہیں آتی۔

وسجدۂ شکر بجا آوردم مبارکباد  
 اللہم زد فزد۔ عزیزِ چم  
 جائے شکر است مصرع۔  
 کہ ایں دولت سرمد ہمہ کس را  
 نہ دہند۔ ہر کرا خواہند میدہند  
 بسیار مرداں طالب حق دریں  
 راہ کوشش و سعی بے شمار  
 و نہ بد بے پایاں بکار برند۔ و  
 ساہا سال خون جگر نہ تاہم  
 عشر عشر ایں مرتبہ حاصل نمی  
 شود کہ شمارا با وجود قلت محنت  
 بقضل الہی حاصل شد پس  
 در کار باشند و شغل باطن را  
 بر ہمہ امور مقدم دارند خواستہ  
 بودم کہ جواب ہر فقرہ جداگانہ بنویسم  
 مگر دست و قلم یاری نہ داد۔ مجبورم  
 درینولا ایں معنی را ہر وقت ملحوظ  
 خاطر دارند یعنی افعال و حرکات و سکنت  
 خود را جمیع موجودات را

اور سجدۂ شکر ادا کیا مبارکباد اللہم  
 زد فزد۔ عزیزِ چم جائے شکر ہے  
 مصرع کیں دولت سرمد ہمہ کس را  
 نہ دہند جس کو چاہتے ہیں دیتے  
 ہیں۔ بہت سے مردان طالب حق  
 اس راہ میں بے شمار کوشش و سعی  
 اور بے انتہا زہد اختیار کرتے ہیں۔  
 اور ساہا سال خون جگر پیتے ہیں۔  
 تاہم دسواں حصہ اس مرتبہ کا حاصل  
 نہیں ہوتا جو تم کو باوجود قلت محنت  
 فضل الہی سے حاصل ہوا۔ بس  
 کام میں لگے رہو اور باطنی شغل  
 کو تمام امور پر مقدم رکھیں ہیں  
 نے چاہا تھا کہ ہر فقرہ کا جواب جدا جدا  
 لکھوں مگر دست و قلم نے مدد نہیں  
 کی مجبور ہوں۔ اس وقت اس  
 بات کو ہر وقت دل میں رکھیں  
 یعنی اپنے افعال و حرکات و  
 سکنت کو اور تمام موجودات کو

منظر افعال حق دانند و ہمد اشیار  
 اور افعال مطلق تصور نمایند این  
 حیثیت را ہر لحظہ و ہر آن در خلا  
 و ملا از دست نہ دہند۔ اگر غفلت  
 آید لاجول خواندہ باز رجوع نہایند  
 تا فاعلیت غیر از نظر بردارند و  
 دوست و دشمن را یکساں دانند  
 و احوال خود را از مولوی رشید احمد  
 صاحب سلمہ گفتہ باشند ہر چہ  
 او شال گویند تصدیق نمودہ بر آن  
 عامل باشند و آنکہ در مقدمہ قصد  
 ہجرت فرستہ بودند عزیز از جان  
 ازیں چہ بہتر۔ خدائے تعالی مبارک  
 کند مگر اسے عزیز دینولا چونکہ احوال  
 مہاجران حال دیدہ می شود  
 بآں حسرت و افسوس می آید  
 یعنی آنکہ صلاحیت و دینداری  
 در ہند می داشتند درینجا آمدہ اکثر  
 درال فتورے واقع میشود خصوصاً

افعال حق کا منظر جانیں اور تمام  
 اشیا رکھا کسی کو فاعل مطلق تصور  
 کریں اس حیثیت کو ہر لحظہ اور  
 ہر آن خلا و ملا میں ہاتھ سے نہ  
 دیں۔ اگر غفلت ہو جائے تو لاجول  
 پڑھ کر پھر رجوع کریں تاکہ غیبر کی  
 فاعلیت، نظر سے اٹھ جائے اور  
 دوست و دشمن کو یکساں سمجھیں اور  
 اپنے احوال کو مولوی رشید احمد صاحب  
 سلمہ سے کہتے رہیں وہ جو کچھ کہیں تقدیر  
 کر کے اُس پر عامل رہیں اور قصد ہجرت  
 کے بارہ میں جو کچھ لکھا تھا تو ایگزیز از  
 جان اس سے کیا بہتر۔ خدائے تعالی  
 مبارک کرے مگر ایگزیز اس وقت  
 جو احوال مہاجرین کے دیکھے جاتے  
 ہیں اس پر حسرت و افسوس آتی ہے  
 یعنی جو صلاحیت و دینداری ہند  
 میں رکھتے تھے یہاں اگر اکثر اسمیں  
 نقصان واقع ہو جاتا ہے خصوصاً

در عبادت و ذکر و شغل الہی زیادہ  
خلل می افتد بجز فکر شکم و فرج پچ  
نمی ماند پس العزیز اول ہجرت  
از اوصاف ذمیمہ باوصاف حمیدہ  
مثل توکل و قناعت و رضا و تسلیم  
و غیرہ کہ فرض دائمی است باید کہ  
تا ہجرت ظاہری راست آید۔  
زیرا کہ بدون ہجرت اول ہجرت  
ثانی ہرگز درست نمی گردد۔ لہذا  
ایں احقر دریں امر کہ مقدمہ نازک  
است پچ نمی گوید۔ نہ منع کنم و نہ  
اجازت دہم مگر ایں مناسب  
معلوم می شود کہ قصد خود را مرکوز  
خاطر داشتہ بہر حال بجناب  
صفت ایجابی ملتجی باشند و  
استخارہ ہانمودہ مانند کہ اللہ اعلمین

عبادت و ذکر و شغل الہی میں زیادہ  
خلل پڑ جاتا ہے اور سوائے فکر شکم و  
فرج کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس العزیز اول  
ہجرت اوصاف ذمیمہ سے اوصاف  
حمیدہ کی طرف ہونا چاہیے جیسے توکل  
و قناعت و رضا و تسلیم وغیرہ کہ دائمی  
فرض ہے تاکہ ظاہری ہجرت درست  
ہو سکے اسلئے کہ بدون اول ہجرت کے  
دوسری ہجرت ٹھیک نہیں ہوتی لہذا  
یہ احقر اس امر میں کہ نازک مقدمہ ہے  
کچھ نہیں کہتا ہے۔ نہ منع کرتا ہوں نہ  
اجازت دیتا ہوں۔ مگر یہ مناسب  
معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ارادہ کو دل  
میں جما کر بہر حال جناب صفت  
ایجابی ملتجی ہو اور استخارہ کرتے  
رہیں کہ اے اللہ العالمین اگر ایمر

ہے کیونکہ تصرفات کا تعلق صفات نمونہ ہی سے ہے اور صفات تنزیہیہ محض نقص  
کی نفی ہے اور فی نفسہ کمالات جیسے لم یلد و لم یولد حوادث اُن سے  
مرتبط نہیں۔

اگر اس امر خیر در حق ما ضعیفان و  
عاصیان بہتر باشد و تو راضی باشی  
سامان این امر خیر مہیا کن و الا  
ہر جا کہ داری در رضا خود و اتباع  
شرعیات دارد و دریں بمیر اند و بریں  
بر انگیز اند آئین پس اگر در علم  
الہی بحق شما بہتر خواہد شد خود بخود  
حب دلخواہ سامان جمع خواہد شد  
ورنہ سعی شما لا حاصل است و آنکہ  
در مقدمہ قصد شروع عربی ایما  
بود بہتر است مگر آنغریز چنان باید  
دانست کہ بعد حصول معلوم بہ علم  
مشغول بودن جستن زرد بان است  
بعد رسیدن بہ بام آسمان و این محض

خیر ہم جیسے ضعیفوں اور عاصیوں  
کے حق میں بہتر ہو اور آپ راضی ہوں  
تو اس امر خیر کا سامان مہیا کیجئے ورنہ  
جس جگہ رکھیں اپنی رضا و اتباع  
شرعیات میں رکھیں اور اسی میں  
ماریں اور اسی میں اٹھائیں آئین پس  
اگر علم الہی میں تمہارے حق میں بہتر  
ہو گا خود بخود حسب دلخواہ سامان جمع  
ہو جائیگا ورنہ تمہاری کوشش لا حاصل  
ہے اور جو کچھ عربی کے شروع کرنے کے  
بارہ میں اشارہ کیا تھا بہتر ہے مگر آنغریز  
کو جانتا چاہیے کہ معلوم کے حصول کے  
بعد علم میں مشغول ہونا ایسا جیسا  
کہ بام آسمان پر پہنچنے کے بعد زینہ

۵ اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی ترک الدلیل قبل الوصول الی  
المدلول من موم و طلب الدلیل بعد الوصول الی المطلوب  
قلیح اور شعر ہر کہ محراب نماز میں عین کے محراب ہونے سے مراد مشاہدہ و حضور ہے  
اور ایمان سے مراد ایمان تقلیدی و رسمی اور چونکہ مسئلہ عام فہم نہ تھا آگے احتیاط کی نظر  
اشارہ فرمایا اس قول میں " مگر تم یاری نہ دو "

کی تلاش کرنا اور یہ محض ناشکری ہے  
 شہس ہر کہ محراب نمازش گشت  
 عین + سوئے ایماں رفتش میداں  
 توشین \* ہر کہ با سلطان شود او  
 ہنشیں + بردش شستن بود حیف و  
 غنیں - جو اسکو سمجھاوہ سمجھا لبس  
 اے عزیز جب قدر علم قلم رکھتے ہو کافی  
 ہے حق میں مشغول رہو اور تمام سے  
 معزول - اللہ لبس باقی ہو س -  
 میں نے چاہا تھا کہ اس میں کچھ اور  
 لکھوں مگر قلم نے مدد نہیں کی عاقبت  
 بخیر ہو -

مکتوب نوال بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 فقیر حقیر و سیاہ گمراہ مسمی بامداد اللہ  
 عفا اللہ عنہ کی طرف سے بخدمت  
 بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت  
 مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب  
 دام عرفانہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و  
 برکاتہ و استیاق ملاقات واضح راغزینہ

ناشکر لیت شہس ہر کہ محراب  
 نمازش گشت عین + سوئے ایماں  
 رفتش میداں توشین \* ہر کہ با  
 سلطان شود او ہنشیں + بردش  
 شستن بود حیف و غنیں - فہم من  
 فہم لبس - اے عزیز ہر قدر کہ علم  
 داری کافیت - بحق مشغول  
 باشش و از ہمہ معزول شود  
 اللہ لبس باقی ہو س - خواستہ  
 بودم کہ دریں امر چیزے نویسم  
 مگر قلم یا در می نہ داد - عاقبت  
 بخیر باد -

مکتوب تہم بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 فقیر حقیر و سیاہ گمراہ مسمی  
 بامداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت  
 بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت  
 مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب  
 دام عرفانہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و  
 برکاتہ و استیاق ملاقات واضح راغزینہ



بادِ احقر بہر حال مشکور بودہ داعی  
 الخیر آں عزیزانست مکتوب پُرورد  
 وسوز و عشق افزوز پزاراں  
 شوق و ذوق ورود نمودنار فراق  
 و درد و اشتیاق ایجنابتِ دوبالا  
 گردانید۔ چنانچہ جو البش سابق  
 روانہ کردہ شد یقین کہ رسیدہ  
 باشد عزیز من درد و سوز عرفانی  
 و شوق و حیرانی سبحانی را نہایت  
 نیست آرام کجا و تسکین چیست  
 و تسلی چہ تمام انبیاء و اولیاء دین  
 طلب حیراں و سوزاں رفتند  
 بجز حیرانی و پریشانی ہیج نمودند  
 الی عزیز ایں درد و سوز و حیرانی  
 شما مبارک باد مصرع ایں دست  
 سرمد ہمہ کس راندہند شعہ  
 درد آمد بہتر از ملک جہاں  
 تا بخوانی تو خدا را در نہاں  
 عزیز من بموجب تحریر شما بے اختیار

ہو احقر بہر حال میں مشکور ہو کر  
 عزیزوں کی بھلائی کا دعا گو ہے خط  
 درد و سوز سے بھرا ہوا اور عشق کا بھر کا  
 والا ہزاروں ذوق و شوق کے ساتھ  
 وارد ہوا۔ فراق و درد اور شوق کی  
 آگ کو اس جانب کی دوبالا کیا۔ چنانچہ  
 اس کا جواب پہلے روانہ کیا گیا ہے  
 یقین ہے کہ پہنچا ہوگا۔ عزیز من عرفانی  
 درد و سوز اور سبحانی شوق و حیرت کی  
 کوئی نہایت نہیں کہاں کا آرام کیسی تسکین  
 اور کیا تسلی تمام انبیاء و اولیاء اسی  
 طلب میں حیراں و سوزاں گزر گئے۔  
 سوائے حیرانی و پریشانی کے کچھ نہ  
 کیا۔ الی عزیز درد و سوز و حیرانی  
 تم کو مبارک ہو۔ مصرع ایں دولت  
 سرمد ہمہ کس راندہند شعہ  
 درد آمد بہتر از ملک جہاں  
 تا بخوانی تو خدا را در نہاں  
 عزیز من تمہاری تحریر کے بابے اختیار

میں خواہم کہ درآبخار سیدہ از قافلہ  
خود ملاقات نمودہ خوشنود شوم  
لیکن چہ کنم کہ اختیار بدست نیست  
اگر خواستہ الہی است و در مقدر است  
ملاقات با حسن الوجہ خواہد شد  
خاطر جمع دارند و خدمت عزیزان  
جان محمد یوسف را برہمہ مقدم  
دارند کہ خوشی من ہمین است و  
کتاب شنوی شریف مولانا روم  
ہم رسید چنانچہ اشتیاقی بود مطالعہ  
اونمودہ دلم سر دزدیر اگر بسیار  
غلط یافتہ سابق بنظر سرسری دیدہ  
بودم اگر مرضی باشد عرض او شنوی

چاہتا ہوں کہ وہاں پہونچ کر اپنے  
قافلہ سے ملکر خوشنود ہوں لیکن کیا  
کروں کہ ہاتھ میں اختیار نہیں ہے اگر  
خدا کی مشیت ہے اور مقدر میں ہے  
بہتر طریق سے ملاقات ہوگی خاطر  
جمع رکھیں۔ خدمت عزیزان جان  
محمد یوسف کو تمام پر مقدم رکھیں  
کیونکہ میری خوشی یہی ہے۔ مولانا  
روم کی کتاب شنوی شریف بھی پہنچی  
جتنا شوق تھا اس کا مطالعہ  
کر کے میرا دل سرد ہو گیا اس واسطے  
کہ میں نے بہت غلط پایا۔ پہلے نظر  
سرسری سے اس کو دیکھا تھا۔ اگر مرضی ہو

یہ کمال شفقت و رافت ہے کہ باوجود اس کمال تعلق حضرت حق سبحانہ و  
تعالیٰ کے اپنے متعلقین کی طرف اس قدر توجہ ہے۔ اور راز اس میں یہ ہے کہ  
اہل اللہ کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے۔

عمدہ وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت مکتوب الیہ خلیفہ ہیں۔ حضرت حافظ محمد رضا من صاحب  
کے اور یہ عزیز صاحبزادہ ہیں حضرت حافظ صاحب کے۔ اس میں تعلیم ہے اپنے  
مشائخ کی اولاد کی خدمت و احترام کی۔

دیگر کہ صبح با شہر بدل کردہ آید  
یا بدستور واپس کردہ آید عاقبت  
بخیر باد۔

اس کے عوض دوسری شہر جو صبح  
ہو بدلی جاوے یا بدستور واپس کی  
جاوے۔ عاقبت بخیر ہو۔

مکتوب دہم۔ از فقیر امداد اللہ  
عفی اللہ عنہ بخدات عزیزی باتمیز  
برگزیدہ رب العالمین حکیم محضیہ الدین  
صاحب زاد اللہ شوق و ذوقہ  
ہمیت اے غائب از نظر کہ شدی  
ہمنشین دل + میگویت سلام و دعا  
می فرستت۔ واضح رائے عزیز باد  
مکاتبات سابق و حال در آخر شوال  
سن ۱۲۸۰ ہجری رسیدند دریں اثنا  
پیچ خط کے رسیدہ بود متعجب بودم  
کہ باوجود تقاضا رہمہ قافلہ غافلانندہ  
خیر معلوم شد کہ ایں دیر در راہ شد  
از کیفیات مندرجہ آہنا مسرور  
گشتم و از خیریت رسی جملہ قافلہ  
بوطن مطمئن شدم مگر از انتقال عزیزہ

مکتوب دسواں۔ فقیر امداد اللہ  
عفا اللہ عنہ سے بخد مت عزیز باتمیز  
برگزیدہ رب العالمین حکیم محضیہ الدین  
صاحب زاد اللہ شوق و ذوقہ  
ہمیت اے غائب از نظر کہ شدی  
ہمنشین دل + میگویت سلام و دعا  
می فرستت۔ واضح رائے عزیز ہو  
سابق و حال کے خطوط آخر شوال  
سن ۱۲۸۰ ہجری میں پہنچے اس درمیان میں  
کسی کا کوئی خط نہیں پہونچا متعجب تھا  
کہ باوجود تقاضا تمام قافلہ غافل ہو  
گیا خیر معلوم ہوا کہ یہ دیر راہ میں تھی  
انکے مندرجہ کیفیات۔ سے خوش  
ہوا اور تمام قافلہ کی وطن میں خیریت  
سے مطمئن ہوا مگر عزیزہ عمدہ

عہد حضرت کو اسکا بیدار ہوا کہ کسی پر کسی قسم کا بار یا گرائی نہ ہو اس تخیر کا منشا یہی ہے۔

عہد امر حرمہ البتہ رنج است کہ  
برہمہ اقربا خود داغ الم و رنج  
دادہ رفت انا للہ و انا الیہ  
راجعون۔ خدا تعالیٰ ہمہ عزیزان  
را صبر روزی کند و نعم البدل آں  
عنایت فرماید آمین۔ و در مقدمہ  
نکاح بر ارشاد علماء عمل باید  
نمود مگر بخیاں فقیر از بیوہ اولے  
معلوم میشود لیکن عزیز را باید کہ  
حکم علماء را مقدم دارند۔

مرحومہ کے انتقال سے البتہ رنج  
ہے کہ اپنے تمام اقربا پر رنج و الم کا  
داغ دے کر چلی گئی انا للہ و انا  
الیہ راجعون۔ خداوند تعالیٰ تمام  
عزیزوں کو صبر نصیب کرے اور نعم البدل  
اسکا عنایت فرمائے۔ آمین۔ اور مقدمہ  
نکاح میں علماء کے ارشاد پر عمل کرنا  
چاہیے مگر فقیر کے خیال میں بیوہ سے بہتر  
معلوم ہوتا ہے لیکن عزیز کو مناسب ہے  
کہ علماء کے حکم کو مقدم رکھیں۔

”بی بی امینہؓ الحبیبہ کو بعد سلام و دعائے خیر کے معلوم ہوا کہ از انتقال  
ڈپٹی صاحب و بزخورداری عہد رنجیکہ او پر خاطر فقیر کے گذر حاجت  
تحریر کی نہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں کو بخشے اور جنت الفردوس عنایت  
کرے اور تم کو صبر دے اور محبت اور ذوق و شوق میں اپنے رکھے۔“

۱۱ ان کا پورا نام عہدہ النصار ہے میری ماموں زاد بہن نقیس ۱۲ سعید الدین

۱۳ والدہ صاحبہ عہدہ النصار مذکورہ ۱۲ سعید الدین

۱۴ مراد میرے ماموں ڈپٹی عبدالحق صاحب ہیں جو بہن عہدہ النصار مذکورہ کے والد تھے ۱۵ سید الدین  
۱۶ درویشوں کو اس سے سبق لینا چاہیے کہ باوجود اس کمال محققیت اور سہل  
ظاہر ہونے اور اپنی رائے عالی لکھنے کے بھی علماء کی اطاعت کی تاکید فرما رہے ہیں۔

دنیا چند روز ہے آگے پیچھے سب کو جانا ہے سو مناسب ہے کہ وہ کام کرے جس سے معرفت ہو اور دونوں محبت والے جنت میں ابدالآباد خوش رہیں۔ چاہیے کہ کثرت نوافل اور تلاوت قرآن شریف اور بارہ تسبیح اور پاس انفاس کا دھیان رکھے اور اپنے اوقات کو نیک عمل میں صرف کرے اور جو حکم الہی ہو خواہ نفس چاہے یا نہ چاہے اس کو بموجب حکم شریعت کے بجالا دے کہ اُس میں سراسر بہتری ہے آئندہ تو خود عاقل و صالح ہے حاجت تحریر کی نہیں اور کچھ پوچھنا ہو وظیفہ وغیرہ مولوی رشید احمد صاحب سے یا عزیز ازجان ضیاء الدین سے پوچھ لینا۔ اور اگر اللہ کی مرضی ہو دے تو بشرط خیریت فقیر بھی چند عرصہ میں ملاقات سب عزیزوں سے کرے گا خاطر جمع رکھو اور دعا کرو:

بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب	بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب
معلوم باد کہ مولوی رحمت اللہ	معلوم ہو کہ مولوی رحمت اللہ
صاحب استنبول یعنی قسطنطنیہ	صاحب استنبول یعنی قسطنطنیہ

---

عہ قولہ فقیر بھی چند عرصہ میں الخ ایسا ہی مضمون مکتوب سابق میں بھی ہے۔ "اگرچہ خواستہ الہی است الخ اس میں حضرت نے اپنی واپسی ہند کو تحریر نہیں فرمایا۔ ملاقات کی صورت یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ اکثر وہاں حاضر ہوئے۔

۱۵ مراد مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی بانی مدرسہ مولیٰ تہ مکہ معظمہ ۱۲ سید الدین۔

تشریف دارد و باعث روانگی  
شاں در روم این شد کہ خط  
از استنبول بایں مضمون آمدہ  
بود کہ در اینجا نصاریٰ چند سوال  
بر اہل اسلام کردہ اند علماء اینجا  
میگویند کہ از تصنیف مولوی رحمۃ اللہ  
ہندی اگر موجود باشد بسیار مناسب  
است کہ شنیدہ ایم کہ اوشاں  
رد نصاریٰ خوب نوشته است  
ہذا علماء اینجا مثل شیخ دحلان  
وغیرہ و شریف ہم تجویز نمودہ مولوی  
صاحب را خود روانہ کردند و از  
رسیدن مولوی صاحب علماء روم  
بسیار خوش بودند۔ چنانچہ در جواب  
سوال نصاریٰ مصروف اند خدا  
غالب کند و دین محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم را بخن بالا شود فقط۔

مکتوب یا زد ہم۔ از فقیر حقیر  
روسیاہ امداد اللہ علی اللہ عنہ بخیرت

تشریف رکھتے ہیں اور روم میں انکی  
روانگی کا باعث یہ ہوا کہ خط استنبول  
سے اس مضمون کا دار دہوا تھا کہ  
اس جگہ نصاریٰ نے چند سوال اہل  
اسلام پر کئے ہیں۔ اس جگہ کے علماء  
کہتے ہیں کہ مولوی رحمۃ اللہ ہندی  
کی تصنیف اگر موجود ہو بہت مناسب  
ہے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ انھوں نے  
نصاریٰ کا رد خوب لکھا ہے۔ لہذا  
یہاں کے علماء مثل شیخ دحلان وغیرہ  
اور شریف نے بھی تجویز کر کے مولوی  
صاحب کو روانہ کیا اور مولوی صاحب  
کے پہونچنے سے علماء روم بہت  
خوش ہوئے۔ چنانچہ جواب میں  
نصاریٰ کے سوال کے مصروف ہیں  
خدا غالب کرے اور دین محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کا بول بالا ہو فقط۔

مکتوب گیارھواں فقیر حقیر  
روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخیرت

بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت  
برگزیدہ رب العالمین حکیم ضیاء الدین  
صاحب دام ذوق و شوق و عرفانہ  
باللہ۔ پس از تبلیغ مراسم مسنون و  
اشتقاق مشغول مشہود رائے عزیز  
باد اللہ الحمد کہ احقر بہر حال مشکور  
بودہ بحق آن عزیز معہ دیگر یاران  
طریقت و عاقبہ می کند سابق انہیں  
جوابات مکتوبات سابق در سوال و  
دیگر خطوط در ذی الحجہ روانہ کردہ شد  
رسیدہ باشد۔ حال اینجا  
بنظر آمدہ باشد حال تازہ نیست  
کہ بتحریر آید۔ عزیزم حافظ عبد اللہ  
از چند ماہ در بخار خفیف مبتلا بود۔  
حال بخار و سرفہ زور کردہ است  
علاج معالجہ کردہ میشود خدا تعالی  
صحت بخشد دست پابر بندہ است  
والا خدا نخواستہ اگر نوع دیگر شود

بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت  
برگزیدہ رب العالمین حکیم ضیاء الدین  
صاحب دام ذوق و شوق و عرفانہ  
باللہ۔ پس از مراسم سلام مسنون  
کے تبلیغ اشتقاق رائے عزیز کو واضح  
معلوم ہو۔ اللہ الحمد کہ احقر بہر حال میں  
مشکور ہو کر آں عزیز اور دوسرے  
یاران طریقت کے حق میں دعائے خیر کرتا  
ہے پہلے اس سے مکتوبہ خطوط سابق کا  
جواب سوال میں اور دیگر خطوط ذی حجہ  
میں روانہ کئے گئے پہونچے ہوں گے  
یہاں کا حال دیکھا ہو گا کوئی حال  
تازہ نہیں ہے کہ تحریریں آئے۔ عزیزم  
حافظ عبد اللہ چند مہینوں سے خفیف  
بخار میں مبتلا تھے اب بخار دکھالشی نے  
زور کیا ہے علاج معالجہ کیا جاتا ہے  
خداوند تعالیٰ صحت بخشے۔ بندہ کا ہاتھ پیر  
ہے ورنہ خدا نخواستہ کوئی دوسرا معاملہ ہو جا

۱۵ خادم خاص حضرت حاجی صاحب ۱۲ سعید الدین

البتہ احقر را ظاہر تکلیف خواہد شد  
مرد خدمت گذار و تا بعد راست  
دعا کنند خدا تعالیٰ اور اشفاق بخشد  
و بر طریقہ نیک دارد و از خط عزیزم  
محمد علی معلوم شد کہ آں عزیز از  
بی حیفظاً نکاح کرده اند بسیار  
خوشنود شد م الحمد للہ کہ رسم کفار  
و قید باز خاندان ماد و ورشد  
خدا تعالیٰ ہر دو را جزائے خیر دہد  
و بذوق و شوق خود و اتباع شریعت  
مستقیم دارد و از خلافت مرضی اللہ  
تو البتہ احقر کو ظاہر میں تکلیف ہوگی  
مرد خدمت گذار تا بعد رہے  
دعا کریں خداوند تعالیٰ اُسکو شفا بخشنے  
اور طریقہ نیک پر رکھے عزیزم محمد علی  
کے خط سے معلوم ہوا کہ عزیز نے بی حیفظاً  
سے نکاح کیا ہے بہت خوش ہوا۔  
الحمد للہ کفر کی رسم اور قید بدہماک  
خاندان سے دور ہوئی خداوند تعالیٰ  
ہر دو کو جزائے خیر دے اور اپنے  
ذوق و شوق اور اتباع شریعت میں  
مستقیم رکھے اور اللہ و رسول کی خلافت

عہ سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خادم کی مصلحت کی کہ صرف اپنی  
ہی مصلحت کے لئے شفا کی دعا نہیں بلکہ اُس کی دینی مصلحت کو بھی اُس کے  
سامنے جمع فرمایا کہ بر طریقہ نیک دارد۔ عہ یعنی نکاح یوگان کا عیب سمجھنا ۱۲

۱۵ نشی محمد حسن صاحب تھانوی کے تایا زاد بھائی ۱۲ سعید الدین۔

۱۵ ان کا پورا نام حیفظ النساء تھا میری مومانی بھینس اور حکیم ضیاء الدین صاحب کی بھی  
حقیقی مومانی بھینس۔ بعدہ بیوہ ہونے کے حکیم صاحب نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ اسپر  
خاندان میں بہت ناراضگی ہو گئی تھی۔ اول تو نکاح بیوہ دوسرے وہ بھی حقیقی مومانی سے  
اسی پر حضرت نے مکتوب نمبر ۳۲ میں تنبیہ فرمائی ہے ۱۲ سعید الدین۔



ورسول دور دارد باید که در اوراد  
 و اشغال و مراقبہ و تعلیم یا ران  
 طریقت قصور و فتور را راہ نہ بند  
 و مطالعہ کتب اخلاق و ملفوظات  
 مشائخ و مکتوبات کردہ باشند زیرا  
 کہ کلمات مشائخ مرد را شیر گرداند  
 و نامرد را مرد نماید و از حال خود اطلاع  
 کردہ باشند بخیریت و عزیز از  
 جان محمد یوسف بعد سلام سنون  
 واضح آنکہ جواب خط آن عزیز  
 سابق بسبیل ڈاک روانہ کردہ  
 شد رسیدہ باشد حالاً بسبب  
 ضعف و نقاہت کہ اکثر مریض میام  
 خط علیحدہ نوشتن نہ توانست باید  
 کہ اوراد و اشغال کردہ باذن و از  
 حال خود اطلاع نمودہ باشند۔ خط  
 عزیز از جان احمد حسین رسید  
 مریضی سے دور رکھے مناسب ہے  
 کہ اوراد و اشغال کی تعلیم میں یاران  
 طریقت کی قصور اور سستی کو راہ نہ  
 دیں اور کتب اخلاق اور ملفوظات  
 مشائخ اور مکتوبات کا مطالعہ کرتے  
 رہیں اس واسطے کہ کلمات مشائخ مرد  
 کو شیر بناتے ہیں اور نامرد کو مرد اور  
 اپنے حال سے اطلاع کرتے ہیں بخیریت  
 عزیز از جان محمد یوسف بعد سلام سنون  
 واضح ہو کہ عزیز کے پہلے خط کا جواب  
 بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا پہنچا ہو گا  
 اب ضعف و نقاہت کے سبب  
 اکثر مریض رہتا ہوں علیحدہ خط  
 نہیں لکھ سکتا۔ مناسب ہے کہ  
 اوراد و اشغال کرتے رہیں اور  
 اپنے حال سے اطلاع کرتے رہیں۔  
 خط عزیز از جان احمد حسین کا پہنچا

عہ بزرگوں کے ملفوظات کے مطالعہ کی حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۵ برادرزادہ حضرت حاجی صاحب رحمہ ۱۲ سعید الدین۔

حال از اوشاں معلوم گردید کہ  
 عزیز از جان محمد یوسف حسب الطلب  
 میاں شیخ احمد صاحب بمقام  
 اور رفتہ است۔ افسوس است  
 کہ دریں حال نیک خلل افتاد و  
 امتحان پیش آمد۔ خدا تعالیٰ رحم  
 کند فقر وفاقہ بحق مومنان معراج  
 است طاقت نداشتہ از گوشہ  
 قناعت و صبر بیرون رفت اگرچہ  
 چند روز تکلیف کشیدند و  
 بر آں استقامت دارند و  
 بعرضہ چند ہفتہ تکلیف دور گشتہ  
 خیر خدا تعالیٰ عزیز مذکور را بر کار  
 خود مشغول دارد و ذوق و شوق  
 برقرار دارد و ترقی کند آمین۔

اُس سے معلوم ہوا کہ عزیز از جان  
 محمد یوسف حسب الطلب میاں  
 شیخ احمد کے مقام اور گئے ہیں۔  
 افسوس ہے کہ اس کے حال نیک  
 میں خلل واقع ہوا۔ نہایت  
 آزمائش پیش آئی۔ خداوند تعالیٰ  
 رحم کرے۔ فقر وفاقہ مومنین کے  
 حق میں معراج ہے۔ طاقت نہ رکھ کر  
 قناعت کے گوشہ اور صبر سے باہر  
 ہو گیا اگر چند روز تکلیف برداشت  
 کرتا اور اس پر استقامت رکھتا تو  
 چند عرصہ میں تمام تکلیف دور ہو جاتی  
 خداوند تعالیٰ عزیز مذکور کو اپنے  
 کام میں مشغول رکھے اور ذوق و شوق کو  
 برقرار رکھے اور ترقی کرے۔ آمین

عہ سبحان اللہ کس قدر اہتمام ہے اپنے متعلقین کے مصالح دینیہ  
 خصوصاً باطنیہ کا۔

۱۵ مراد حکیم شیخ احمد صاحب تھانوی جو ریاست ٹونک کی تحصیل سرونج  
 میں ایک مدت تک عامل رہے ۱۲ سعید الدین۔

مکتوب دوازدهم۔ از فقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
 عالم علوم معقول و منقول عزیزم  
 مولوی محمد یعقوب دام صاحب دام  
 شوق و ذوق و عرفانہ بعد از سلام  
 سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات  
 بیغایات واضح رائے انور باد۔ احقر  
 مشکور بودہ داعی خیر بنی آن عزیزم  
 مکتوب عقیدت و محبت اسلوب مع  
 جتہ و پارچہ صدری و لوطہ مسمی و رود  
 نمودہ فرحتہا بخشید جزاکم اللہ خیر  
 الجزاء۔ چنانچہ سابق ازیں جواب  
 مکاتیبہ سامی معہ رسید اشیا کے  
 مذکورہ معرفت سید محمد حسین صاحب  
 روانہ کردہ ام رسیدہ باشد۔ از  
 دریافت جمع بودن یکجا آں عزیز و  
 مولوی محمد قاسم صاحب بسیار خوشنود  
 گردیدم کہ در اجتماع خیر و برکت میشود

مکتوب بارہواں۔ فقیر  
 امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
 عالم علوم معقول و منقول عزیزم  
 مولوی محمد یعقوب صاحب دام  
 شوق و ذوق و عرفانہ بعد از سلام  
 سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات  
 بے غایات واضح رائے انور ہو کہ احقر  
 مشکور ہو کہ حق میں عزیز کے دعائے  
 خیر کرتا ہے۔ خط عقیدت و محبت کا  
 معہ جتہ و پارچہ صدری اور لوطے مسمی  
 پہونچا مسرور کیا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء  
 چنانچہ اس سے پہلے نامہ گرامی کا  
 جواب معہ اشیا زند کورہ کی رسید کے  
 سید محمد حسین صاحب کی معرفت میں  
 نے روانہ کیا ہے پہونچا ہو گا۔ اس بات  
 کے معلوم کرنے سے کہ آں عزیز و مولوی  
 محمد قاسم صاحب ایک جگہ جمع ہیں بہت  
 مسرور ہوا کیونکہ جماع میں خیر و برکت ہوتی

عہ ساکن بوڑیہ خادم حضرت حاجی صاحب رح ۱۲ سعید الدین۔

فی الجماعة بركة خصوصاً آنکہ ہم مشرب وہم مذرب باشند فائدہ ازیک دیگر را می باشد امید کہ در کار خود جوشاں و خردشاں می باشند و آنحضرت را از خود دور نہ پندارند بلکہ از دعا و ہمت مصروف ام قبولیت و غیر قبولیت بدست محبوب حقیقی است امید قبولیت کہ طلب و محنت آن عزیزاں را نگاہ نخواہد شد و احقر مرتبہ آن عزیزان را بلند می یابد انشاء اللہ تعالیٰ بر آن عزیزان ہم ظاہر خواہد شد و اگر مولوی محمد مظہر در نانوتہ تشریف داشتہ باشند بعد سلام شوق ملاقات

فی الجماعة بركة خصوصاً آنکہ ہم مشرب وہم مذرب ہوں فائدہ ازیک دوسرے کو پہونچے گا۔ امید کہ اپنے کام میں جوش و خروش سے لگے رہیں گے اور احقر کو اپنے سے دور نہ سمجھیں گے۔ بلکہ میں دعا و ہمت سے مصروف ہوں۔ قبولیت و غیر قبولیت محبوب حقیقی کے قبضہ میں ہے۔ قوی امید ہے کہ آن عزیزوں کی طلب و محنت ضائع نہ ہوگی اور احقر آن عزیزوں کے مرتبہ کو بلند پاتا ہے۔ انشاء اللہ عزیز آن عزیزوں پر بھی ظاہر ہوگا۔ اگر مولوی محمد مظہر نانوتہ میں تشریف رکھتے ہوں بعد سلام شوق ملاقات فرما کر

عہ اس کی تفسیر اس کے ساتھ ہی مذکور ہے کہ ”از دعا و ہمت مصروف ام“ پس شیخ کے حاضر و ناظر ہونے کا اعتقاد اس سے لازم نہیں آتا مطلب یہ ہے کہ درہونے سے جو شبہ بے قہجی کا ہو جاتا ہے اسکی نفی مقصود ہے۔

۱۷ مراد مولانا محمد مظہر صاحب نانوتوی رح سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷ سعید الدین۔

فرمودہ دہند کہ آں یگانہ زمانہ  
 را در جماعت خود و از دوستان خود  
 می شمارم و از دعائے خیر غافل  
 نیم خاطر جمع فرمایند و انچه کہ ذکر و  
 شغل و ریافت کردن منظور باشد  
 بر رعیہ خطا از احتیاط از مودی  
 رشتہ پیدا احمد صاحب کہ اوشاں  
 را بجائے احقر دانند معلوم  
 فرمایند فی الحال اگر منظور باشد  
 ترکہ یب دوازده تسبیح کہ عمدہ  
 باد کہ خاندان مایان ست از  
 مولوی صاحب موصوف دریافتہ  
 بعل آرند انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ  
 عظیم خواہد شد عاقبت بخیر باد  
 مکتوب سیزدہم از فقیر امداد اللہ  
 عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت جامع  
 علوم ظاہری و باطنی مولوی محمد قاسم  
 صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب  
 سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم

یہ پیام دیں کہ اس یکتائے زمانہ  
 کو اپنی جماعت میں اپنے دوستوں  
 سے شمار کرتا ہوں اور دعائے خیر سے  
 غافل نہیں ہوں خاطر جمع فرادیں۔  
 اور جو کچھ کہ ذکر و شغل کے متعلق درپیش  
 کرنا منظور ہو بذریعہ خطا احقر سے یا  
 مولوی رشید احمد صاحب کے کہ اُن  
 کو بجائے احقر جانیں معلوم کریں  
 فی الحال اگر منظور ہو دوازده  
 تسبیح کی ترکیب کہ ہمارے خاندان  
 کا بہترین ذکر ہے مولوی صاحب  
 موصوف سے دریافت کر کے  
 عمل کریں انشاء اللہ فائدہ عظیم  
 ہو گا۔ عاقبت بخیر ہو۔

مکتوب تیرھواں از فقیر امداد اللہ  
 عفا اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
 جامع علوم ظاہری و باطنی مولوی  
 محمد قاسم صاحب مولوی محمد یعقوب صاحب  
 سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم

درجۃ الشہد و برکاتہ معلوم فرمائند  
 کہ حافظ عبدالرحمن صاحب ابو پوری  
 کہ مرد دیندار و طالب حق اندوسہ  
 روز پیش از روانگی داخل گردیدہ  
 اند فقط ترکیب پاس انفاس و  
 یک دو وظیفہ تعلیم کردہ شد باقی  
 بخدمت آل صاحبان گاہ گاہ خواہند  
 شد ترکیب دوازده تسبیح وغیرہ  
 حسب استعداد او شان تعلیم کردہ  
 باشند و توجہ بر حال او شان مرعی  
 دارند و نیز اگر اہل راجو پور کہ  
 بعضیہ از آل از فقیر ارادت و  
 عقیدت مثل میاں خواجہ محمد وغیرہ  
 دارند بخدمت شما ملتی شوند گاہ گاہ  
 تشریف بردہ فیض دینی رسانند باشند۔

درجۃ الشہد و برکاتہ معلوم کریں کہ  
 حافظ عبدالرحمن صاحب راجو پوری  
 کہ مرد دیندار اور طالب حق ہے۔ دو  
 تین روز روانگی سے پہلے داخل سلسلہ  
 ہوئے ہیں فقط ترکیب پاس انفاس  
 اور ایک دو وظیفہ تعلیم کئے گئے۔ باقی  
 خدمت میں آپ صاحبوں کی کبھی کبھی  
 حاضر ہونگے۔ دو دزدہ تسبیح وغیرہ کی ترکیب  
 انکی حسب استعداد تعلیم کی جائے  
 ان کے حال پر توجہ رکھیں نیز اہل  
 راجو پور کہ بعضیہ ان میں سے مثل  
 میاں خواجہ محمد وغیرہ فقیر سے  
 ارادت و عقیدت رکھتے ہیں تمہاری  
 خدمت میں ملتی ہونگے کبھی کبھی تشریف  
 لجا کر فیض دینی پہونچایا جائے۔

۱۔ راجو پور ضلع سہارن پور کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین۔  
 ۵۔ اس میں وحدت مطلب کے خلاف کاشبہ نہ کیا جاوے دو صاحبوں کی  
 سپرد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان میں سے جس ایک کو طالب معین کرے اس تعین  
 کے بعد وہ ایک صاحب عذر نہ کریں۔

زیر کہ خطوط راجو پور در سعی این  
مقدمہ مذکورہ آمدہ اندامید است  
کہ از آن صاحبان بسیار فائدہ  
دین خواہد شد باقی حال اینجا  
از خطوط سابق کہ بدست مولوی  
حقہ اذ صاحب ساکن خوجہ و دیگر  
بدست برادر مولوی محمد احسن ساکن  
میرٹھ روانہ کردہ ام معلوم خواہد  
شد۔

اس واسطے کہ خطوط راجو پور اس مقدمہ  
مذکورہ کی سعی میں آئے ہیں۔ امید  
ہے کہ آپ صاحبوں سے بہت فائدہ  
دین کا ہوگا۔ باقی یہاں کا حال خطوط  
سابق سے جو مولوی حقہ اذ خاں  
صاحب ساکن خوجہ کے ہاتھ اور  
دوسرے برادر مولوی محمد احسن صاحب  
ساکن میرٹھ کے ہاتھ روانہ کئے ہیں  
معلوم ہوگا۔

مکتوب چہار دہم از فقیر ادا اللہ  
عفی اللہ عنہ بخد مت عزیز القدر حکیم  
ضیاء الدین و محمد یوسف وغیرہ  
سلامت۔ بعد سلام سنون و شتیاق  
طلاقات واضح رائے عزیز باد۔ عرصہ  
قریب سال گزیدہ کہ کد ام مسرت  
نامہ از آن سونہ رسیدہ از تحریر مولوی  
رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم  
صاحب لائتمال جناب بھائی غلام محی الدین

مکتوب چودھواں فقیر  
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخد مت  
عزیز القدر حکیم ضیاء الدین و محمد یوسف  
وغیرہ سلامت۔ بعد سلام سنون و  
استیاق طلاقات واضح رائے عزیز ہو  
قریب ایک سال کے عرصہ ہو کہ کوئی  
مسرت نامہ اس طرف سے نہیں پہنچا  
مولوی رشید احمد صاحب مولوی محمد قاسم  
صاحب کی تحریر سے جناب بھائی غلام محی الدین

سلہ والد صاحب جناب حکیم محمد ضیاء الدین صاحب ۱۲ سعید الدین۔

صاحب مرحوم معلوم گردیدہ ازین  
معنی رنج پیراموں خاطر احقر گردید  
خدا تعالیٰ آنجناب مرحوم مغفور را  
مغفور سازد و بجنّت الفردوس  
رساند و باقیماندگان را صبر  
روزمی کند و خوش و خورم دارد  
و عزیزان جان شاید کہ ہمہ امور  
کہ تعلق بذات مرحوم بودند یاں  
عویز مفوض بودہ باشد عزیزان  
جان را مناسب کہ در امور بطوریکہ  
والد شہادر ہر امر بردبار می و حلم  
و اسلوبی را کار می فرمودند آن عزیز  
ہم اختیار کند و خلافت حکم الہی  
را ہرگز راہ ندہند ببلکہ مناسب کہ  
امور ریاست را ترک دہند و

صاحب مرحوم کے انتقال کا حال  
معلوم ہوا اس سے رنج احقر کے دل  
کو پہونچا خداوند تعالیٰ اس جناب حرم  
و مغفور کو بخشے اور جنّت الفردوس  
میں پہونچائے اور باقیماندہ کو صبر  
نصیب کرے اور خوش و خرم رکھے  
اور عزیزان جان چاہیے کہ تمام امور  
کہ ذات مرحوم سے تعلق رکھتے تھے  
آن عزیز کی سپرد کئے جاویں عزیزان  
جان کو مناسب ہے کہ امور میں جس  
طور سے تمہارے والد ہر امر میں باری  
حلم اور طریقہ سے کام کرتے تھے آن عزیز  
بھی اختیار کریں خلافت حکم الہی کو ہرگز راہ  
نہ دیں بلکہ مناسب ہے کہ امور ریاست  
کو ترک کریں اور اپنے بھائیوں کے

مع قولہ عزیزان جان الی قولہ بلکہ مناسب کہ امور ریاست را ترک دہند الخ ان دونوں  
میں منافات نہ سمجھی جاوے۔ قول اول کا حاصل انتظام کا مشورہ دینا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اگر  
انتظام کرو تو فلاں فلاں قیود کی رعایت کرو اور دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ اولی  
یہی ہے کہ انتظام ہی ترک کر دو۔



حوالہ برادران خود کنند و خود مشغول  
 بحق باشند کہ انشاء اللہ تعالیٰ  
 بہ برکت انفاص آں عزیزہ ہمہ امور  
 اسلوب خواہند شد خاطر جمع دارند  
 یقین کہ ہمیں بودہ باشد از حال  
 خود و دیگر احوال آنجا مفصل  
 ارقام فرمایند و از حال عزیزان  
 اطلاع نمایند۔ سابق ازیں چند  
 قطعہ خط روانہ کردہ ام مگر از جواب  
 یکے خوشنود نہ شد۔ امید کہ  
 عزیزان و برادران دینی و اقلیم تلقین  
 و تاکید بر شغل کردہ باشند۔  
 مکتوب پانزدہم از فقیر امداد اللہ  
 عفی اللہ عنہ بخدمت ابا برکت برادر  
 مولوی کشید احمد و مولوی محمد قاسم  
 و حکیم ضیاء الدین و مولوی محمد یعقوب

حوالہ کریں اور خود حق کے ساتھ  
 مشغول ہوں انشاء اللہ تعالیٰ  
 بہ برکت پاس انفاص آن عزیزہ کے تمام  
 امور عمدہ ہو جائیں گے خاطر جمع رکھیں  
 یقین کہ ایسا ہی ہوگا۔ اپنے حال  
 اور وہاں کے احوال مفصل  
 تحریر کریں اور عزیزوں کے حال  
 سے بھی اطلاع دیں۔ اور اس سے  
 پہلے چند قطعہ خط میں نے روانہ کئے  
 ہیں مگر ایک کے بھی جواب سے مسرور  
 نہیں ہوا امید کہ عزیزان و برادران دینی کو  
 شغل تعلیم و تلقین و تاکید کرتے ہیں گے۔  
 مکتوب پندرہواں۔ فقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بخدمت ابا برکت  
 برادر مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم  
 و حکیم ضیاء الدین و مولوی محمد یعقوب

عہ تمام خط آئی ہے شان شفقت کا کہ سب کی مصالح کی طرف کسر و جہ توجہ ہے  
 ولعمہ ما قبل ۵ بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم ست  
 زانکہ لطف شیخ و زانکہ گاہ ہست گاہ نیست

و مولوی ابونصر صاحبان سلمہم اللہ  
 تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ واشتیاق ملاقات بغیاث  
 مشہود رائے عالیات بواحقر بخیریت  
 بودہ جو یائے اخبار آں عزیزان  
 میماند۔ عرصہ قریب ہفت ماہ بود  
 باشد کہ کدام نامہ خبریت شمارہ  
 از آں سونہ رسیدہ اکثر اوقات  
 طبع نگراں بانصوب میماند و دیگر از  
 آپندگان ایں صوب کہ دریں سال  
 از آں نواح کدام کدام کس  
 خواہند آمد و حال مولوی مظفر حسین  
 صاحب قبلہ و مولوی شیخ محمد صاحب  
 نیز بزرگarend کہ دریں سال خواہند  
 آمد یانے و حالات اینجا زبانی حجاج  
 خطوط احقر کہ بدرت ثناں روانہ کردہ ام

و مولوی ابوالنصر صاحبان سلمہم اللہ  
 تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ واشتیاق ملاقات بغیاث  
 مشہود رائے عالیات بواحقر بخیریت  
 ہے آں عزیزوں کی خبروں کا جو یاں  
 رہتا ہے۔ ساٹھ کے قریب عرصہ ہوا  
 ہے کہ کوئی نامہ خبریت شمارہ نہیں  
 پہونچا۔ اکثر اوقات طبیعت اُسطر  
 نگراں رہتی ہے اور دوسرے اس  
 جانب کے آئیوالوں میں سے اس سال  
 میں اُس نواح سے کون کون لوگ  
 آئیں گے اور مولوی مظفر حسین  
 صاحب قبلہ و مولوی شیخ محمد صاحب  
 کا حال بھی لکھیں کہ اس سال آئیں گے  
 یا نہیں اور یہاں کے حالات حجاج کی زبانی  
 اور احقر کے خطوط کہ جو انکے ہاتھ روانہ کئے ہیں

۱۵ براہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح ۱۲ سعید الدین۔ ۱۵ مراد حضرت مولانا  
 مظفر حسین صاحب کاندھلوی رح ۱۲ سعید الدین۔ ۱۵ مراد حضرت مولانا شیخ محمد  
 صاحب محدث تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ سعید الدین۔

معلوم خواہد شد و مولوی رحمۃ اللہ  
 ہنوز تشریف باستنبول میدادند  
 خدائے تعالیٰ مولوی صاحب را  
 جلد آرد و در نیولا درینجا گرانی  
 غلہ و دیگر اجناس و اشیا بسیارست  
 مردمان غربائے اینجا گونہ تشویش  
 میدارند۔ خدا تعالیٰ رحم کند و در  
 روز ہا اگر کدام کس قصد حج دارد  
 خرج وافر باید و حال اینجا بسبب  
 بعضی مصلحت نتوانم نوشت و از  
 حال قیام عزیزان احمد حسین  
 بزرگارند کہ کجائی ماند یا ناتو تہ یا  
 رام پور قیام او در کھانہ ہرگز پسند  
 نہ دارم۔ آئندہ اختیار دوست  
 از خطوط سابق معلوم شد کہ عزیز  
 از جان محمد یوسف باور رفته است  
 خدا تعالیٰ او را مشغول بخود دارد  
 کہ وقت امتحان است افسوس  
 است کہ از حال نکاح حکیم

معلوم ہونگے اور مولوی رحمۃ اللہ صلی  
 ابھی استنبول میں تشریف رکھتے ہیں۔ خدا  
 تعالیٰ مولوی صاحب کو جلد لائے  
 اسوقت یہاں غلہ اور دوسرے اجناس  
 اور اشیا کی گرانی بہت ہے۔ یہاں  
 غریب لوگ ایک گونہ پریشان ہیں۔  
 خداوند تعالیٰ رحم کرے۔ اندوں میں  
 اگر کوئی آدمی حج کا قصد کرے تو  
 بہت خرچ چاہیے بعض مصلحتوں  
 کے سبب یہاں کا حال نہیں لکھ سکتا۔  
 عزیزان احمد حسین کے قیام کے  
 حال سے اطلاع دیں کہ کہاں رہتا  
 ہے ناتو تہ یا رام پور۔ اس کے قیام  
 کو کھانہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔  
 آئندہ اسکے اختیار ہے خطوط سابق  
 معلوم ہوا کہ عزیزان محمد یوسف باور  
 تشریف لیگئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کو  
 اپنے میں مشغول رکھے کہ آزمائش کا وقت  
 ہے بہت افسوس ہے کہ حکیم ضیاء الدین

ضیاء الدین صاحب از خطوط دیگر  
 معلوم شد مگر آل عزیز نہ نوشتہ است  
 غرض از ہر دو نکاح بسیار خوشنود  
 گردیدم خدا تعالیٰ اس رسم نیک  
 در بہر مسلمانان جاری کند و معلوم  
 نہ شد کہ الد حکیم موصوف راضی اند  
 یا نارا رض و دیگر اقربا ہم راضی اند  
 یا نے بخدمت مولوی رشید احمد  
 صاحب جواب خطوط کہ بدست حافظ  
 قادر بخش سہارنپوری ہو دینا  
 فرستادہ ام و بتحریر عمل کردہ  
 اطلاع دہند و حال رسیدن دارو  
 صاحب و دیگر حجاج نیز برنگارند  
 و حالات پنجاب کہ از خطوط میاں  
 عبدالصمد معلوم بودہ باشد نیز  
 برنگارند بہ ہمیشہ عزیزم بعد سلام

صاحب کے نکاح کا حال دوسروں کے  
 خطوط سے معلوم ہو اگر آن عزیز نے نہ  
 لکھا۔ غرض دونوں نکاح سے بہت  
 خوش ہوا۔ خدا تعالیٰ اس نیک رسم کو  
 تمام مسلمانوں میں جاری کرے معلوم  
 نہ ہوا کہ والد حکیم موصوف راضی ہیں  
 یا نارا رض اور دوسرے اقربا بھی راضی  
 ہیں یا نہیں۔ بخدمت مولوی رشید احمد  
 صاحب خطوط کے جواب حافظ قادر بخش  
 سہارنپوری دینا کے ہاتھ میں نے  
 بھیجے ہیں۔ میری تحریر پر عمل کر کے اطلاع  
 دیں اور داروغہ صاحب اور دوسرے  
 حجاج کے پہنچنے کا بھی حال لکھیں  
 میاں عبدالصمد صاحب کے خطوط سے  
 جو حالات پنجاب معلوم ہوئے ہیں وہ  
 بھی لکھیں اور ہمیشہ عزیزم کو بعد سلام

علامہ میرے ماموں صاحب قبلہ کا خادم نہایت دیانتدار تھا ۱۲ سعید الدین تھانوی  
 کے ایک بزرگ تھے جو داروغہ صاحب کے لقب سے مشہور تھے ان کا نام قاضی محمد حسین تھا ۱۲ سعید الدین  
 ۱۳ ہمارے خاندان کے بزرگوں میں سے تھے ۱۲ سعید الدین۔

آنکہ مناسب کہ از مولوی محمد قاسم  
یا مولوی رشید احمد صاحب پرسیہ  
کدام شغل و ذکر کہ از آں محبت  
ماسوے اللہ و رشود بعل آرند  
شب و روز بیک شغل و یاد الہی  
مشغول ماند و خود را معطل نہ دارند  
و برائے ہر یک دعائے خیر میکنم  
مکتوب شانزدہم از فقیر  
عبد الکریم عفی اللہ عنہ ابجد رست  
بارکت جامع علوم ظاہری و باطنی  
مولوی محمد قاسم صاحب دام عرفانہ  
بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات  
بیغایات واضح رائے عزیز ہوا س سے  
پہلے آپ صاحبوں کے خطوط سابق  
کے جوابات الگ الگ اور یہاں کے  
اجوال مد نسخہ ضیاء القلوب فی نقار المحبوب  
مولوی حقداد خاں صاحب و حافظ  
عبد الرحیم خاں پسر مولوی صاحب  
موصوف کے میرا خدمتیں روانہ کئے ہیں

آنکہ مناسب کہ از مولوی محمد قاسم  
یا مولوی رشید احمد صاحب پرسیہ  
کدام شغل و ذکر کہ از آں محبت  
ماسوے اللہ و رشود بعل آرند  
شب و روز بیک شغل و یاد الہی  
مشغول ماند و خود را معطل نہ دارند  
و برائے ہر یک دعائے خیر میکنم  
مکتوب شانزدہم از فقیر  
عبد الکریم عفی اللہ عنہ ابجد رست  
بارکت جامع علوم ظاہری و باطنی  
مولوی محمد قاسم صاحب دام عرفانہ  
بعد سلام مسنون و اشتیاق  
ملاقات بیغایات واضح رائے عزیز  
باد۔ پیش ازیں جوابات خطوط سابق  
آنصاحبان جدا جدا گانہ و احوال  
ایںجامعہ نسخہ ضیاء القلوب فی  
نقار المحبوب ہمراہ مولوی حقداد خاں  
صاحب و حافظ عبد الرحیم خاں پسر  
شان روانہ خدمات نمودہ ام رسیدہ

باشند از رسیدش زود اطلاع نمایند  
 و نیز درینو لافظ آن عزیز مورخہ ۳۲ ز قیعدہ  
 در آخر محرم رسیدہ از جمیع حالات و  
 خیریت اقربا و عزیزان و دوستان  
 اطلاع بخشید شکر الہی بجا آورده  
 شد و نیز رسیدن مبلغان میاں  
 غریب اللہ مرحوم بوارثان اوقفت  
 حافظ عبد الرزاق صاحب تسلی  
 گردید خداے تعالیٰ شمار اجزائے  
 خیر و بد و کمالات عرفانی و نعمائے  
 قرب حق روزی کند و نیز قبول نہ  
 کردن عزیزم حافظ احمد حسین  
 علاقه مطیع بہ سبب قلت تنخواہ  
 معلوم شد۔

پہنچے ہوں گے اس کی رسید سے  
 جلد اطلاع دیں اور نیز اس اثنا میں  
 آن عزیز کا خط مورخہ ۳۲ ز قیعدہ آخر  
 محرم میں پہنچا۔ تمام حالات اور اقربا و  
 عزیزوں و دوستوں کی خیریت سے  
 اطلاع بخشی شکر الہی بجالایا گیا۔  
 نیز میاں غریب اللہ مرحوم کے  
 مبلغان معرفت حافظ عبد الرزاق  
 صاحب کے ان کے وارثوں کو پہنچ  
 جانے سے تسلی ہوئی خداے تعالیٰ تم کو  
 جزائے خیر دے اور کمالات عرفانی اور قرب  
 حق کی نعمتیں نصیب کرے نیز قبول نہ  
 کرنا عزیزم حافظ احمد حسین کا مطیع کے  
 تعلق کو سبب قلت تنخواہ کے معلوم ہوا۔

۱۱ شاید تھانہ بھون کے کوئی بزرگ ہیں پوری طرح واقف نہیں ۱۲ سعید الدین۔

۱۳ رئیس قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ۱۲ سعید الدین

۱۴ نیز قبول نہ کردن الی قولہ بر قلت معاش قانع الخ سبحان کیسا حکیمانہ و عارفانہ  
 مذاق ہے کہ ترک اسباب و تکیہ اسباب کے درمیان مرتبہ تقبیل اسباب کا  
 تجویز فرما کر اس کے متعلق مشورہ عطا فرمایا ۱۲

ازیں معنی طبعم مگر گشت زیر اک  
 من میخوام کہ عزیز مذکور فقر و  
 فاقہ را عزت و فخر دانسته بر  
 قلت معاش قانع بوده بحق  
 مشغول شود۔ خدائے تعالیٰ  
 در آں برکت دہد عزیز مذکور  
 بالادارد و آرائش دنیا را دوست  
 میدارد مجبورم و دریں علاقہ  
 مطیع چند فائدہ ہمیدہ بودم۔  
 اول آنکہ مجمع صلحا است۔  
 خصوصاً صحبت آل عزیز و عزیز  
 مولوی محمد یعقوب بود کہ دریں  
 صلاح دارین او متصور است  
 و دیگر مزدوری بنظام حلال است  
 خیر اختیار اوست مگر آنکہ  
 از تحریر عزیزم مولوی محمد یعقوب  
 معلوم شدہ کہ منشی صاحب بموجب  
 عرض این فقیر قصد طبع ثنوی کردہ  
 اند چنانچہ مولوی موصوف تشخیصہ

اس وجہ سے میری طبیعت مگر  
 ہو گئی اس لئے کہ میں چاہتا ہوں  
 کہ عزیزم مذکور فقر و فاقہ کو عزت و فخر  
 جانکر قلت معاش پر قانع ہو کر حق  
 میں مشغول ہو۔ خدائے تعالیٰ اس  
 میں برکت دے گا۔ عزیز مذکور بلند  
 نظر رکھتا ہے اور دنیا کی آرائش کو  
 دوست رکھتا ہے مجبور ہوں اور  
 اس علاقہ میں مطیع کے چند فائدے  
 میں نے سمجھے تھے اول یہ کہ صلحا کا مجمع  
 ہے خصوصاً آل عزیز اور عزیزم مولوی  
 محمد یعقوب کی صحبت تھی کہ انہیں  
 اس کے دارین کی صلاح متصور ہے  
 اور دوسرے ظاہر میں مزدوری حلال ہے  
 خیر اس کو اختیار ہے۔ مگر آنکہ تحریر  
 سے عزیزم مولوی محمد یعقوب  
 معلوم ہوا کہ منشی صاحب نے اس  
 فقیر کی عرض کے سبب ثنوی کے طبع  
 کا قصد کیا ہے۔ چنانچہ مولوی موصوف نے

آن از دفتر ثانی شروع کردہ  
اندازیں معنی بسیار خوشنود شد  
م کہ مرا از غنوی شریف محبت است  
اگر آں عزیز نیز در تحریک تحشید  
صحت آں شریک شوند بسیار  
انساب معلوم میشود امید است  
در صورت شریک شدن آن عزیز  
غنوی بسیار خوب طبع خواهد شد  
بعد انقراض آں بہتر است کہ گوشہ  
عافیت بگیرند و در تعلیم و تلیقین علم  
ظاہری و باطنی مشغول شوند۔  
خدائے تعالیٰ حامی و مددگار است  
در ہمہ امور انشاء اللہ تعالیٰ از  
حوارج ضروری ہرگز تنگ نخواہد شد  
مکتوب ہفتہ ہم بہ خدمت  
بابرکت عزیز مولوی محمد یعقوب  
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام  
مسنون شوق مشغون و مواصلت  
جسمانی واضح باد مکتوب محبت و

دفتر ثانی سے اس کا تحفیہ شروع کیا  
ہے اسوجہ سے بہت خوش ہوا کہ محکو  
غنوی شریف سے محبت ہے اگر  
آن عزیز بھی تحشید اور اس کی صحت  
میں شریک ہوں بہت مناسب  
معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ  
آن عزیز کے شریک ہونے کی صورت  
میں غنوی بہت اچھی طبع ہوگی۔ اُس  
سے فراغ کے بعد بہتر ہے کہ گوشہ  
عافیت اختیار کریں اور علم ظاہری  
باطنی کی تعلیم و تلیقین میں مشغول  
ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام امور میں  
حامی و مددگار ہے۔ حوائج ضروری  
سے ہرگز تنگی نہ ہوگی۔

مکتوب ستر ہوا ال بہ خدمت  
بابرکت عزیز مولوی محمد یعقوب  
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام  
مسنون شوق مشغون و مواصلت  
جسمانی کے واضح ہونا مہ محبت و



وعقیدت اسلوب مع خط عزیزم  
حافظ احمد حسین سلمہ مورخہ ۲۷ ذیقعدہ  
ذیقعدہ در آخر محرم رسیدہ۔  
مست ساخت و از حال مندرجہ  
اش آگاہی بخشید۔ معلوم شد کہ  
عزیز احمد حسین علاء مطبع بسبب  
قلت تنخواہ قبول نہ کر دہتر نہ نمود  
اگر بر آں قناعت کردے۔ خدائے  
تعالیٰ در آں برکت دادے۔ خیر  
اختیار ادست وہم از دریافت  
قصد طبع ثنوی شریف و کرمیت  
بستن آں عزیز در مقدمہ صحت و تحشیہ  
آں عزیز بسیار فرحت و داد۔ اللہ  
تعالیٰ سعی آں عزیز را مشکور و  
مقبول کناد و بحسن و خوبی باقتتام  
رساناد آمین۔ باید کہ دریں امرست  
نشوند و ہمت را کار فرمایند۔  
خدائے تعالیٰ حامی و مددگار ادست  
و ایں مدبر را ہم از دعا شریک

عقیدت اسلوب مع خط عزیزم  
احمد حسین سلمہ مورخہ ۲۷ ذیقعدہ  
آخر محرم میں پہنچا خوش کیا اور  
اس کے مندرجہ حال سے آگاہی  
بخشی۔ معلوم ہوا عزیز احمد حسین  
نے قلت تنخواہ کے سبب مطبع  
کے تعلق کو قبول نہ کیا۔ اچھا نہ کیا  
اگر اس پر قناعت کرتا خدا کے  
تعالیٰ اس میں برکت دیتا۔ خیر اسکو  
اختیار ہے و نیز طبع ثنوی شریف  
کے قصد معلوم ہونے سے اور آن عزیز  
کا اس کی صحت اور تحشیہ کے بارہ  
میں کرمیت باندھنے سے بہت خوشی  
حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ آں عزیز کی  
سعی کو قبول و مشکور کرے اور  
حسن و خوبی سے اتمام کو پہنچائے  
آمین۔ چاہیے کہ اس امر میں ہمت  
نہ ہوں اور ہمت کو کام میں لائیں۔ خدا  
تعالیٰ حامی و مددگار ہے اس بے نصیب کو بھی

دانند و باید دانست کہ بجز حل  
مطلب از طولانی حاشیہ بہرہیزند  
و نیز بعض مرتبہ یک لغت را  
معنی بسیار باشند فقط معنی مراد  
مولانا دیگر نہ نویسند کہ تحریر  
طویل خواہد شد بلکہ لغت را اعراب  
باید داد و حاجت ترکیب نام  
نیست و معنی لغت تحت لغت  
یا در سفیدی نظم نوشتہ شوند  
مناسب معلوم می شود و دریں  
دو فائدہ است یکے زیرت  
نظم است دویم آنکہ گنجائش  
بر حاشیہ برائے تفسیر حل مطاب  
خواہد شد آئندہ ہرچہ مناسب  
دانند بعل آرند مگر بعت دور  
خود بچ دقیقہ مشروک گذارند و  
نیز اختتام ثنوی  
شریف تصنیف مولوی  
مفتی الہی بخش صاحب مرحوم

دعا سے شریک جائیں۔ جاننا چاہیے  
کہ بجز حل مطلب طولانی حاشیہ سے  
پرہیز کریں نیز بعض مرتبہ ایک لغت  
کے بہت سے معنی ہوتے ہیں صرف  
مولانا کے مرادی معنی کے سوا دوسرے  
نہ لکھیں تخریطیل ہوگی بلکہ لغت  
پر اعراب دینا چاہیے اور ترکیب نام  
کی حاجت نہیں مناسب معلوم ہوتا  
ہے کہ لغت کے معنی لغت کے نیچے نظم  
کی سفیدی میں لکھ جائیں۔ اس میں  
دو فائدے ہیں ایک زیرت نظم دوسرے  
حاشیہ پر گنجائش حل مطالب کے تحشیہ  
کے لئے نکل آئے گی آئندہ جو کچھ  
مناسب جائیں عمل میں لائیں۔  
لیکن اپنے مقدور کے موافق  
کوئی دقیقہ نہ چھوڑیں نیز  
اختتام ثنوی شریف  
تصنیف مولوی مفتی الہی بخش  
صاحب مرحوم کا ندھلوی مولوی

کاذہلوی از نزد مولوی نور الحسن صاحب طلبیدہ ضرور شریک کردہ طبع نہایت تاکہ کتاب کامل شود۔  
 وزیر بزبانی مولوی محبت اللہ صاحب معلوم شد کہ عبدالرحمن صاحب مصالحہ شنوی یعنی شروح وغیرہ بسیار خوب جمع کردہ بودند بلکہ دفتر اول بہ تحشیہ وصحت کنایندہ اند بسبب بعض امور در طبع توقف شد۔ اگر ممکن باشد آں مصالحہ را از مطبع میاں عبدالرحمن طلبیدہ بکار برند و اگر طلبیدہ شد بہتر شد و قنیکہ طبع شروع خواہد شد فقیر را ہم اطلاع باید کرد معلوم نیست کہ پرچہ شجرات طبع شدہ یا نہ از آں ہم اطلاع

نور الحسن صاحب کے پاس سے طلب کر کے ضرور شریک کر کے طبع کریں تاکہ کتاب کامل ہو جائے نیز مولوی محبت اللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ عبدالرحمن صاحب نے شنوی کا مصالحہ یعنی شروح وغیرہ بہت خوب جمع کی تھیں بلکہ دفتر اول کا تحشیہ اور صحت کرائی ہے بعض وجوہ کے سبب طبع میں توقف ہوا اگر ممکن ہو اس مصالحہ کو میاں عبدالرحمن کے مطبع سے طلب کر کے کام میں لائیں اگر طلب کیا گیا تو اچھا ہوا۔ جس وقت کہ طبع شروع ہو فقیر کو بھی اطلاع کرنا چاہیے معلوم نہیں کہ شجرات کے پرچے طبع ہوئے یا نہیں اسکی بھی اطلاع

۱۔ حضرت مفتی صاحب خاتم شنوی مدوح کے پوتے بہت بڑے عالم فاضل تھے مولانا فضل حق صاحب کے خاص شاگرد تھے تحصیلدار بھی رہے ہیں ۱۲ سعید الدین ۱۵ غالباً پانی پت کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین ۱۵ مالک مطبع نظامی کان پور ۱۲ سعید الدین۔

بخشد و از قیمت قرآن شریف  
مترجم کہ طبع میشود و ترجمہ مشکوٰۃ  
شریف آگاہی دہند و قتیکہ ہر دو  
کتاب تیار شوند جلد بند کنندہ  
بفرسند کہ درینجا جلد خوب نمی  
بندند بروقت اطلاع قیمت آنہا  
فرستادہ خواہد شد و از حال  
تجویز طبع ضیاء القلوب بموجب  
مرضی و ایمائے بندہ کہ میاں  
مولوی عبدالحکیم صاحب قصد  
کردہ اند و نیز مولوی حقداد خاں  
صاحب ساکن خوجہ ہم ارادہ  
مینمایند۔ مطلع سازند و ہم از رسید  
نسخہ مذکور کہ رسیدہ است یا نہ  
از احقر و نسخہ کتاب مذکور یک  
نسخہ مولوی حقداد خاں صاحب  
برودہ اند و دیگر بدست حاجی  
دیں اور قیمت سے مترجم قرآن  
شریف کی جو طبع ہوتا ہے اور مشکوٰۃ  
شریف کے ترجمہ سے آگاہی دیں۔  
جسوقت دونوں کتابیں تیار ہو جائیں  
جلد بند ہوا کر بھیجیں کہ اسجگہ جلد اچھی نہیں  
بندھتی بروقت اطلاع انکی قیمت  
بھیجی جاوے گی اور حال سے بخبر طبع  
ضیاء القلوب جسکا ارادہ مولوی  
میاں عبدالحکیم صاحب بموجب  
مرضی و ایمائے بندہ کیا ہے نیز  
مولوی حقداد خاں صاحب  
ساکن خوجہ بھی ارادہ کرتے ہیں۔  
مطلع کریں نیز نسخہ مذکور کی رسید  
کہ پہنچی ہے یا نہیں احقر سے دو نسخہ  
کتاب مذکور ایک نسخہ مولوی  
حقداد خاں صاحب لے گئے  
ہیں اور دوسرا بدست حاجی

۵۵ آج کل اس باب میں مشائخ کا معمول دیکھ کر یہ مضمون خارق عادت  
معلوم ہوتا ہے مریدوں کو فراموشی چیزوں کی قیمت کون دیتا ہے ۱۲

محمد اسماعیل سہارن پوری کہ در  
گنگوہ یا رام پور رسیدہ باشد  
فرستادہ باشند وثنوی نو تصنیف  
تحفۃ العشاق نیز ہمراہ صاحب  
موصوف ارسال نمودہ شد از  
رسید آنہا اطلاع بخشد بخدمت  
شریف منشی ممتاز علی صاحب  
بعد سلام شوق مضمون بالا و حمد  
است خدا تعالیٰ سعی شما مشکور  
گرداناد از طرف زوجہ نہال احمد  
مرحوم دعا و طواف کردہ سفید  
او تعالیٰ مقبول کند و آں مرحوم  
را بخشد۔۔

مکتوب پیچیدہ ہم از کترین خلایق  
سمی بہ امداد اللہ علی اللہ عنہ  
بخدمت بابرکت عالم عامل عزیزم  
مولوی محمد قاسم و مولوی محمد یعقوب  
صاحب دام شغلكم باللہ بعد سلام

محمد اسماعیل سہارن پوری کہ گنگوہ  
یا رام پور میں پہونچی ہوگی بھیجیں  
اور ثنوی نو تصنیف تحفۃ العشاق  
بھی صاحب موصوف کے ہمراہ  
ارسال کی گئی ہے انکی رسیدوں  
سے اطلاع بخشیں۔ بخدمت  
شریف منشی ممتاز علی صاحب بعد  
سلام شوق مضمون بالا ایک  
ہے خداوند تعالیٰ تمہاری کوشش  
کو مشکور کرے۔ نہال احمد مرحوم  
کی زوجہ کی طرف سے دعا اور  
طواف کیا گیا خداوند تعالیٰ اُسے  
مقبول کرے اور اس مرحوم کو بخشنے۔

مکتوب کھارواں یکم ترن خلایق  
امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت  
بابرکت عالم عامل عزیزم مولوی  
محمد قاسم و مولوی محمد یعقوب صاحب  
دام شغلكم باللہ بعد سلام سنون

سلہ مالک مطبع ہاشمی دہلی و مہاجر مکہ معظمہ ۱۲۸۵ سعید الدین

مسنون و اشتیاق مشحون مشہود رائے عزیز باد مکتوب مع پارچہ کھپس یکے مورخہ ۲۶ جمادی الثانی و دیگر مورخہ ۲۲ شوال رسیدند۔  
 از مندرجہ انہا آگاہی یافتہ از انتقال عزیزی شیخ احمد دیوبندی مرحوم سے کہ دید خدا تعالیٰ مغفرتش کند چائے او طواف و دعا سے مغفرت گردد شد قبول باد و نیز از دریافت کتاب ثانی عزیزہ ام ہمیشہ مولوی محمد قاسم بحسن تدبیر سنی مولوی صاحب موصوف و انگریز خیلہ فرحتہا اند و ختم کہ بقلم نمی گنجد و بے اختیار دوائے خیر بحق آں عزیزان و غیرہ موصوف و نہال احمد و بنو خوار و ضیاء احمد از تہ دل بزمی آید

و اشتیاق مشحون مشہود رائے عزیز ہو۔ ایک مکتوب مع پارچہ کھپس مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ اور دوسرے ۲۲ شوال پہونچا۔  
 مندرجہ احوال سے آگاہی پائی۔  
 عزیزم شیخ احمد دیوبندی کے انتقال سے رنج ہوا خدا تعالیٰ اُسکی مغفرت کرے اس کے لیے طواف اور مغفرت کی دعا کی گئی قبول ہو نیز معلوم ہونے سے نکاح ثانی عزیزم ہمیشہ مولوی محمد قاسم حسن تدبیر اور سچی سے مولوی صاحب موصوف اور آنغریز کے اس قدر مسترعی ہوئیں کہ قتل میں گنجائش نہیں بے اختیار دعائے خیر حق میں آں عزیزان و غیرہ و نہال احمد و بنو خوار و ضیاء احمد تہ دل سے نکلی۔

عہ او مہموزن سے حضرت کا اہتمام مبلغ شراعی و علوم کا کس قدر نظام ہے۔

علامہ برادر شاہ نبال احمد صاحب رئیس دیوبند ضعیف سہارنپور امجد الدین۔

علامہ برادر شاہ نبال احمد صاحب رئیس عظیم دیوبند امجد الدین۔

خدا تعالیٰ آل عزیزوں کو ہمیشہ  
 بر طریق شریعت و رضا مندی خود  
 مستقیم و مستدیم دارد و از نور ہند  
 شما عالم را منور گرداند و از تمامی  
 نعمت عرفانی و کمالات قربیت خود  
 مشرق سازد آمین و از اجر آگے  
 مدرسہ علم دین سخی آل عزیزان  
 و عزیزم حافظ عابد حسینؒ چہ خوشیہا  
 رد نمود کہ بیان نمی آید۔ خدا تعالیٰ  
 ایں امر خیر را مدام جاری دارد و  
 ساعیان و باعثان ایں را جزا  
 خیر دہاد و آل عزیزان را باید کہ  
 نفع رسانی را در امور دین مثل  
 وعظ و پند و ارشاد و تلقین بر  
 ہمہ امور مقدم دارند و اوقات خود را  
 در بی صرف سازند زیرا کہ دین و اسلام

خدا تعالیٰ آل عزیزوں کو ہمیشہ  
 طریق شریعت اور اپنی رضا مندی میں  
 مستقیم اور دائم رکھے اور ہمارے نور  
 ہدایت سے عالم کو منور کرے اور تمام  
 عرفانی نعمتیں اور اپنے تمام کمالات قرب  
 سے مشرق کرے آمین۔ اجر آگے  
 مدرسہ علم دین کے آل عزیزوں و عزیزم  
 حافظ عابد حسین صاحب کی سعی سے  
 کس قدر خوشیاں حاصل ہوئیں گی ان  
 میں نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ اس امر خیر کو  
 جاری رکھے اور اسکے ساعی و باعثوں  
 جزا بخیر دے۔ آل عزیزوں کو چاہیے کہ امور دین  
 میں نفع رسانی مثل وعظ و پند و ارشاد  
 و تلقین تمام امور پر مقدم رکھیں اور اپنے  
 اوقات کو اس میں صرفت کریں۔  
 اس لئے کہ دین اسلام

۱۔ اس معنون سے حضرت کا اہتمام شیخ شریعہ اور علوم کا کس قدر ظاہر ہے۔

۲۔ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند ضلع صہارنپور ۱۲ جمادی الدین۔

۳۔ غالب گیلانی صاحب حاجی صاحب حافظ صاحب نور شاہی صاحب۔

بسیار ضعیف گردیدہ و مددگار  
 اینہا کیاب شدہ و اگر طالب  
 صادق باشد یکاذب اگر پیش  
 آید کس نفسی را بر طاق نہادہ  
 با و مشغول شود خدا تعالیٰ  
 ہادی مطلق است ہدایت  
 تو اہد نمود و نیز حکم دل بیار و  
 دست بکار مشغولی باطن را  
 از دست زد ہند و اگر مناسب  
 دانند و در رائے آن عزیزاں آید  
 نسخہ ضیاء القلوب را نزد مولوی  
 عبدالحکیم صاحب برادر شیخ الہی بخش  
 ٹھیکیدار میرٹھ بفرسند کہ اوشاں  
 طبع خوانند کہ انید چہ اگر خطا و ثناں  
 نزد احقر آمدہ بود۔ بایں مضمون کہ  
 نسخہ مذکور نزد م بفرسند حسب  
 مرضی تو یعنی احقر طبع کنایندہ نزد  
 مولوی محمد قاسم و مولوی رشید احمد  
 صاحب وغیرہ خواہم فرستاد

بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ اس کے  
 مددگار کیاب ہو گئے ہیں اگر طالب  
 آجائے صادق ہو یا کاذب کس نفسی  
 کو طاق پر رکھ کر اُس میں مشغول  
 ہوں۔ خدا تعالیٰ ہادی مطلق ہے  
 ہدایت کرے گا۔ نیز حکم دل  
 بیار و دست بکار مشغولی باطن  
 کو ہاتھ سے ندیں۔ اگر مناسب جانیں  
 اور آنفیزیوں کی رائے میں آئے  
 ایک نسخہ ضیاء القلوب کا نزد یک  
 مولوی عبدالحکیم صاحب  
 برادر شیخ الہی بخش ٹھیکہ دار  
 میرٹھ بھیجیں کہ وہ طبع کر ائیں گے  
 اس واسطے کہ اُن کا ایک خط  
 احقر کے پاس اس مضمون کا آیا  
 تھا کہ نسخہ مذکور میرے پاس  
 بھیجیں تو آپ کی حسب مرضی یعنی  
 احقر کی طبع کر اگر مولوی محمد قاسم و مولوی  
 رشید احمد صاحب وغیرہ کے پاس



اوشاں را اختیار است - ہر کرا  
اہل خواہند دانست خواہند  
داد - اگر ایں صورت ظہور کرد  
مولوی محمد قاسم صاحب بشرطیکہ  
بیج حرج و تکلیف نہ شود خود  
میرکھ رفتہ در پیش نظر خویش  
بصحت تمام معہ تحشیہ وغیرہ  
در مطبع منشی ممتاز علی صاحب  
طبع کنند - و در رسالہ مذکور  
ہر جا کہ الفاظ غیر مربوط باشند  
و عبارت خراب باشد اصلاح  
دہند و ادب را یک سو نہند -  
و الامر فوق الادب را پیش گیرند -  
و نیز یقین است کہ پرچہ شجر ہا را  
منشی صاحب در ذیل طبع رسالہ  
طبع خواہند نمود ہم باید دانست  
کہ حضرت مرشد میا نجو صاحب  
قدس سرہ را انتساب است از سید حنا

بھجوں گا اُنکو اختیار ہے جسکو  
اہل جانیں دیں - اگر یہ صورت  
ظہور میں آئے مولوی محمد قاسم  
صاحب بشرطیکہ اُن کو کوئی  
حرج و تکلیف نہ ہو خود میرکھ  
میں جا کر اپنی نظر کے سامنے  
بصحت تمام و تحشیہ وغیرہ مطبع  
میں منشی ممتاز علی صاحب کے  
طبع کرائیں - اور رسالہ مذکور  
میں جس جگہ کہ الفاظ غیر مربوط ہوں  
اور عبارت خراب ہو اصلاح دیں  
اور ادب کو ایک طرف رکھیں -  
اور الامر فوق الادب کو اختیار کریں -  
نیز یقین ہے کہ پرچہ شجرہ کے منشی  
صاحب طبع رسالہ کے ذیل میں طبع  
کریں گے اور بھی جاننا چاہیے کہ  
حضرت مرشد میا نجو صاحب  
قدس سرہ کو سید صاحب کے انتساب

عہ کیا انتہا ہے تواضع و اتباع حق و حفاظت دین کی ۱۲

بلا واسطہ حاجی صاحب قدس سرہ پس نام حضرت  
 سیانجی صاحب بعد نام سید  
 صاحب بنو سید و حاجی صاحب  
 ر انتساب است از شاہ عبد العزیز  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ سید  
 صاحب و بلا واسطہ سید صاحب  
 نیز در شجرہ سہروردیہ از خاندان  
 شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ  
 ہمیں قدر رسیده کہ شیخ عظیم اللہ  
 اکبر آبادی عن ابیہ عن جدہ و نام پدر  
 وجدہ شاہ معلوم نیست بتمامہ بنی طور  
 بنو سید و شجرہ مدار یہ و قلندر یہ شاید  
 کہ بسہو نہ نوشتہ ام شہا بنو سید  
 و اگر فراغ باشد بعد نماز صبح یا  
 مغرب یا عشاء علیحدہ در حجرہ وغیرہ  
 بر نشینند و دل را از جمیع خیالات  
 خالی کردہ متوجہ باین جانب شوند و

بلا واسطہ حاجی صاحب قدس سرہ کے  
 ہے پس حضرت میانجی صاحب کا نام سید  
 صاحب کے نام کے بعد لکھیں اور حاجی  
 صاحب کو شاہ عبد العزیز صاحب سے  
 بواسطہ سید صاحب و بلا واسطہ  
 سید صاحب بھی انتساب ہے۔  
 اور شجرہ سہروردیہ میں خاندان شاہ  
 عبد العزیز صاحب قدس سرہ  
 سے اسی قدر پہونچا ہے کہ شیخ عظیم اللہ  
 اکبر آبادی عن ابیہ عن جدہ اور ان کے  
 باپ اور دادا کا نام معلوم نہیں اور تم  
 بھی اسی طور لکھو اور شجرہ مدار یہ قلندر یہ  
 کو شاید کہ میں نے سہو انہیں لکھا ہے تم  
 لکھو اگر فراغ ہو جائے بعد نماز صبح یا  
 مغرب یا عشاء علیحدہ حجرہ وغیرہ میں  
 بیٹھیں اور تمام خیالات سے دل کو  
 خالی کر کے اس جانب متوجہ ہوں اور

یہ توجہ و تصور مستلزم اعتقاد و تصدیق کو نہیں پس اس میں نہ کوئی اعتراض ہے  
 نہ اہل غلو کے استناد کی گنجائش ہے ۱۲

تصور کنند کہ گویا پیش شیخ خود نشسته  
 ام و فیضان الہی از سینہ او بسینہ  
 ام می آید باین حیثیت اگر دل بچپہ  
 ذوق و شوق دست دہد فہواد الا  
 در ذکر نفی و اثبات بچہ متوسط  
 مشغول باشند یک دو ساعت  
 کم و زیادہ شغل دارند و مولوی  
 عبد الرحمن خلف الرشید مولوی  
 احمد علی صاحب صاحب درخواست  
 شاں غائبانہ بیعت گرفتہ داخل  
 سلسلہ بزرگان خانہ ان خود  
 کردہ شد خدا تعالی قبول کند و  
 از فیضان بزرگان سلسلہ مشرف  
 سازند آمین۔ و او شاں را بعد  
 سلام دعائے خیر فرمودہ دہند  
 کہ مولوی محمد قاسم صاحب مولوی  
 محمد یعقوب را بجائے فقیر دانستہ  
 از خدمت شاں فیضیاب بودہ باشند

تصور کریں کہ گویا اپنے شیخ کے سامنے  
 بیٹھا ہوں اور اس حیثیت سے فیضان  
 الہی اُسکے سینہ سے میرے سینہ میں آتا  
 ہے اگر دل کو لگے ذوق و شوق پیدا  
 ہو فہواد نہ ذکر نفی و اثبات میں متوسط  
 جہر سے مشغول ہوں کم و زیادہ ایک  
 دو گھنٹہ شغل رہیں مولوی عبد الرحمن  
 خلف الرشید مولوی احمد علی صاحب  
 کو ان کے حسب درخواست غائبانہ  
 بیعت لے کر اپنے خانہ ان کے بزرگوں  
 کے سلسلہ میں داخل کیا گیا۔ خدا  
 تعالیٰ قبول کرے اور فیضان  
 سے سلسلہ کے بزرگوں کے مشرف  
 کرے آمین۔ اور ان کو بعد سلام  
 دعائے خیر کے پیام دیں کہ مولوی  
 محمد قاسم صاحب مولوی محمد یعقوب  
 صاحب کو بجائے فقیر سمجھ کر ان  
 کی خدمت سے فیضیاب ہوں۔

۱۵ محدث سہارنپوری رح ۱۲ سفید الدین۔

اگر درمقدر راست از فقیر نیز ملاقات  
خواہد شد و بخت برادرشماں نیز دعا  
کرده شد انشاء اللہ تعالیٰ  
اوشاں بصلاحیت خواہند آمد  
فکر ارسال مظاہر الحق نہ کنند  
درینو لا چنداں حاجت نیست مگر  
پنج شش جلد قرآن شریف مترجم  
کہ بر حاشیہ اش تفسیر عبد اللہ  
ابن عباس مطبوع گردیدہ از منشی  
صاحب گفتہ ضرور ارسال فرمایند  
قیمت آنہا کہ از مطبع برآمدہ بنگارند  
کہ درین جا چند اشخاص بسیار  
شایق اند و قیمت آنہا میدارند  
مگر من نہ گرفتہ و گفتہ کہ بروقت  
آئین جلد ہائے قرآن شریف  
گرفتہ فرستادہ خواہد شد و آنکہ در  
مقدمہ تالیف در رسالہ دیگر بطریق  
بیان عقائد و طریق مسلم بزرگان  
ایارفتہ بود و عزیز من درین مقدمہ

اگر تقدیر میں ہے فقیر سے بھی ملاقات  
ہوگی۔ ان کے برادر کے حق میں بھی  
دعا کی گئی انشاء اللہ تعالیٰ وہ  
صلاحیت پر آئیں گے اور مظاہر حق  
کے بھیجنے کی فکر نہ کریں اسوقت  
چنداں حاجت نہیں ہے مگر قرآن  
شریف مترجم کی پانچ چھ جلد کہ  
اُس کے حاشیہ پر عبد اللہ ابن  
عباس کی تفسیر مطبوع ہوئی ہے  
منشی صاحب سے کہہ کر ضرور بھیجیں  
ان کی قیمت جو کچھ مطبع میں ہے لکھیں  
کہ اس جگہ چند اشخاص بہت شائق  
ہیں اور ان کی قیمت رکھتے ہیں مگر  
میں نے نہیں لی اور کہہ دیا ہے کہ  
قرآن شریف کی جلدوں کے آنے  
پر بھیجی جائے گی اور جو کچھ دوسرے  
رسالہ کی تالیف کے مقدمہ میں بطور  
نصائح بیان عقاید طریق مسلم بزرگان  
کا اشارہ کیا تھا عزیز من اس بارہ میں

کتاب بسیار اند مثل آداب المریدین  
 وغیرہ۔ دیگر آنکہ فقیر بے علم است  
 دریں امر جو آت نمی شود مگر چون لوی  
 محمد قاسم دریں امر تخریر نہاید یا آل  
 عزیز انشاء اللہ خوب خواهد شد  
 موافق مرضی فقیر و مولوی رشید احمد  
 صاحب نیز شریک خواهند شد و  
 حال انتقال مولوی محب اللہ صاحب  
 پانی پتی از تخریر سابق معلوم بودہ  
 باشد کہ وقت مراجعت از مدینہ  
 منورہ از دست بدوان شہید شدند  
 اناللہ وانا الیہ راجعون  
 بخدمت عزیز جامع مولوی  
 قاسم صاحب مکر آنکہ بہ ہمیشہ خود  
 و بر خور دار ضیاء احمد را بعد سلام  
 و دعا کے خیر گفتہ دهند کہ ایں حقیر  
 را ازین عمل خیر شہا بسیار فرحت خود

بہت کتب ہیں مثل آداب المریدین  
 وغیرہ۔ دوسرے وہ کہ فقیر بے علم  
 ہے اس امر میں جرأت نہیں ہوتی۔  
 مگر جب مولوی محمد قاسم اس امر میں تحریر  
 کریں یا آنحضرت انشاء اللہ موافق مرضی فقیر  
 کے خوب ہوگا اور مولوی رشید احمد  
 صاحب بھی شریک ہوں گے مولوی  
 محب اللہ پانی پتی کے انتقال کا حال  
 سابق تحریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ مدینہ  
 منورہ سے مراجعت کے وقت  
 بدوؤں کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔  
 اناللہ وانا الیہ راجعون  
 بخدمت عزیز ازجان مولوی  
 محمد قاسم صاحب مکر آنکہ اپنی ہمیشہ  
 اور بر خور دار ضیاء احمد کو بعد سلام  
 و دعا کے خیر کے پیام دیں کہ اس حقیر  
 کو تمہارا اس عمل خیر سے بہت خوشی ہوئی۔

عہ اللہ اکبر یہ فناء نفس و تواضع جس شخص کے علم کے انوار میں اہل علم کو علم کے حقائق  
 منکشف ہوئے وہ اپنے کو بے علم کہیں۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر دہد و از تہامی  
 نعمائے دینی و دنیوی مشرف کناد و  
 بخیر خدمت بھائی صاحب مکرم معظم جناب  
 شیخ اسد علی صاحب سلمہ بعد سلام  
 نیاز مبارکباد اللہ تعالیٰ آنجناب  
 را توفیق اتباع سنت نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم داد امید قوی ست  
 کہ یہیں عمل خیر و سیلہ نجات جناب  
 شود عجب نیست و شکر کنند کہ خدا  
 تعالیٰ شمار ایک ولی کامل عطا  
 فرمودہ کہ برکت انفاس او انجیں  
 اعمال نیک و رضامندی اللہ و رسول  
 بنظہر آمد و الا این دولت سرمد  
 ہمہ کس راز نہ ہند۔ عزیز جانم چہار  
 خط شامد و مورخہ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ  
 بروقت آمدن از مدینہ منورہ وصول  
 یافتہ و یک مورخہ ۱۲ شوال و دیگر  
 مرقومہ ۴ ذیقعدہ رسید از مطالعہ آنہا  
 خدا تعالیٰ جزائے خیر دے اور تمام  
 نعمائے دینی و دنیوی سے مشرف کرے  
 اور بخیر خدمت بھائی صاحب مکرم معظم  
 جناب شیخ اسد علی صاحب سلمہ بعد  
 سلام نیاز مبارک ہو اللہ تعالیٰ آنجناب  
 کو توفیق اتباع سنت نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی دے۔ امین قوی ہے  
 کہ یہی عمل خیر جناب کی نجات کا وسیلہ  
 ہو جائے عجب نہیں ہے اور شکر کریں  
 کہ خدا تعالیٰ نے تم کو ایک ولی کامل  
 عطا فرمایا ہے کہ اسکے انفاس کی کبریت  
 سے ایسے اعمال نیک اور اللہ رسول  
 کی رضامندی پہور میں آئی ورنہ اس  
 دولت سرمد ہم کس راز نہ ہند۔ عزیز جانم  
 تمہارے چار خط جنہیں سے دو مورخہ  
 جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ مدینہ منورہ سے آئیکے  
 وقت پائے اور ایک مورخہ ۱۲ شوال اور  
 دوسرا ۴ ذیقعدہ پہنچا ان کے مطالعہ سے

عہد یہ والدین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب حج کے ۱۲۔ عہد یعنی نکاح ثانی ہمشیرہ  
 مولانا محمد قاسم صاحب کاشغہ نال احمد حرم کے سپاہ ۱۳۲

مستربا اند و ختم و از جواب ہر یک علیحدہ علیحدہ بسبب بے قابو بودن دست معذورم معاف دارند و رسید وصول مبلغان از حاجی بوعلی بخش صاحب رسید خاطر جمع دارند۔ مولوی ذوالفقار علی صاحب دخل سلسلہ بزرگان شدند مگر بسبب عدم فرصت و کم قیام و سفر مدینہ منورہ وغیرہ پہنچ کردن نتوانستند۔ لہذا یا عنقریب حوالہ کردہ می آیند بر حال شاں توجہ مرعی دارند و از تعلیم و تلقین دینغ ندارند و ہر کس کہ طالب حق اند کاذب باشند یا صادق از و انکار نکنند یا مشغول شوند۔ بعونہ تعالیٰ صدق شامبر کذب شاں غالب خواهد شد اگر در مقدار است ہدایت خواهند یافت۔ فقط۔ از حال عزیز از جان

خوشی ہوئی اور ہر ایک کے جواب سے علیحدہ علیحدہ ہاتھ کے بے قابو ہونے کی وجہ سے معذور ہوں معاف رکھیں اور وصول مبلغان کی رسید حاجی بوعلی بخش صاحب سے پہنچی خاطر جمع رکھیں مولوی ذوالفقار علی صاحب بزرگوں کے سلسلہ میں داخل ہوئے مگر قلت فرصت و کم قیام اور مدینہ منورہ وغیرہ کے سفر کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے لہذا آنقریب کے حوالہ کئے جاتے ہیں انکے حال پر توجہ رکھیں تعلیم و تلقین سے مضائقہ نہ کریں اور جو لوگ کہ طالب حق ہیں کاذب ہوں یا صادق اس سے انکار نہ کریں اسمیں مشغول ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمہارا صدق انکے کذب پر غالب ہو گا۔ اگر مقدار میں ہے ہدایت پائینگے۔ فقط۔ عزیز از جان حافظ

۱۵ غالباً یہ تھانہ بھون کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین

۱۶ والد صاحب حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی ۱۲ سعید الدین۔

احمد حسین کا حال لکھیں کہ اُس نے  
اس سال کچھ نہیں لکھا ہے معلوم  
ہو کہ میری تحریر پر کہ اس کو بطور  
نصائح کے لکھی گئی تھی خفا ہوا اور  
کوئی اپنا حال اور اہل و عیال کا  
نہ لکھا خیر وہ جانے محکوم سلمہ رحمی  
ضروری ہے۔ عزیزوں و قریبوں  
کو سلام فقط۔

مکتوب انیسواں۔ عزیز القدر  
گرامی مرتبت سعیدہ کونین مولوی  
محمد قاسم صاحب دام ذوقہ و شوقہ  
بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
داشتیاق ملاقات و اصغر اے عزیز  
ہو۔ چند عرصہ سے عزیز کا خط نہیں  
پہونچا۔ اکثر اوقات خیال  
رہتا ہے۔ امید کہ ہمیشہ ملاقات کے  
وقت تک خط و کتابت کا طریقہ جاری  
رہے کہ نصف ملاقات ہوگی۔ دو  
قرآن شریف آپ کی تحریر کے موجب

حافظ احمد حسین بزرگوارند کہ اودریں  
سال بیچ حال نہ نوشتہ است معلوم  
شد کہ برتخیر میں کہ اور ابطور  
نصائح نوشتہ بود خفا شد و  
بیچ از حال خود اہل و عیال نہ  
نوشتہ است خیر او داند مراصلہ  
رحمی ضرور است۔ عزیزان و اقربان  
را سلام فقط۔

مکتوب نوں و ہم۔ عزیز القدر  
گرامی مرتبت سعیدہ کونین مولوی  
محمد قاسم صاحب دام ذوقہ و شوقہ  
بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
داشتیاق ملاقات و اصغر اے عزیز  
باد۔ از عرصہ چند مکاتیب عزیز نہ  
رسید۔ اکثر اوقات خیال بانصوب  
میسازد۔ امید کہ مدام تا وقت ملاقات  
طریقہ مراسلات جاری دارند کہ  
نصف ملاقات شدہ خواہد ماند و  
قرآن شریف بموجب تحریر آں حسب



وایں می رسند۔ رسیدش بزرگوارند  
 دا پنجه ذکر و شغلے ضروریہ از فقیر رسید  
 میکرده باشند انشاء اللہ تعالیٰ  
 فائدہ خواہد شد و اگر بعد نماز صبح یا  
 مغرب فرصت باشد لمحہ و لمحہ  
 مراقب باشند و چنان خیال  
 کنند کہ گویا پیش مرشد خود نشسته  
 ام و از قلب مرشد بہ قلب من چیز  
 می آید۔ و انشاء اللہ تعالیٰ اینجاب  
 ہم خیال بال طرف خواہد کرد۔ اگر  
 فصل الہی شامل حال ارست  
 فائدہ خواہد شد خاطر جمع دارند و  
 بعد نماز و ترکیہ و یکبار معہ ضرب  
 شدید بر قلب یا حی یا قیوم اول  
 آخر درود شریف بخوانند بخدمت  
 شریف شاہ عبد الغنی صاحب بعد  
 سلام نیاز طلب دعائے خیر  
 نمایند۔

وایں پہونچتے ہیں اس کی رسید لکھیں  
 اور جو کچھ ضروری ذکر و شغل فقیر سے  
 پہونچے کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ  
 فائدہ ہوگا اور اگر بعد نماز صبح یا مغرب  
 فرصت ہو لمحہ و لمحہ مراقب ہوں اور  
 ایسا خیال کریں کہ گویا اپنے مرشد  
 کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور مرشد  
 کے قلب سے میرے قلب میں کوئی  
 چیز آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس  
 طرف بھی اُس طرف کا خیال کریں گے اگر  
 فضل الہی شامل حال ہے فائدہ  
 ہوگا خاطر جمع رکھیں اور بعد نماز  
 و تراویک سو ایک یا سو ضرب شدید  
 قلب پر یا حی یا قیوم پڑھیں اور  
 اول و آخر درود شریف۔ شاہ  
 عبد الغنی صاحب بعد سلام  
 نیاز طلب دعائے خیر  
 کریں۔

عہ یہ وہی مضمون ہے جس کی تحقیق مکتوب بالا کے حاشیہ عہ میں لکھی گئی ۱۱۳۔

**مکتوب سیم۔** حامد اوصلیا از  
 فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت  
 محمد یعقوب صاحب و مولوی محمد قاسم  
 صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بید سلام علیکم ورحمۃ  
 اللہ وبرکاتہ و اشتیاق ملاقات واضح  
 رائے شریفین باد برکاتہ شریفین رسید  
 و از حال مندرجہ اش آگاہی بخشید  
 از دریافت حال شورش ڈاکہ و حملہ  
 دہاقین بسیار درخ و تفکراتی گردیدہ  
 خدا تعالیٰ آنجا را بفضل خویش  
 بحفاظت و امان خود دارد و بداندیشا  
 را نادم و پشیمان و رسوا سازد۔  
 آمین یا رب العالمین مناسبت کراں  
 صاحبان نظر بخدا تعالیٰ دارند۔  
 ہر اسباب نشوند انشاء اللہ تعالیٰ خیر  
 خواہد ماند و ختم حصن حصین بیک جلسہ  
 و قرآن شریفی بایند و بعد استغفار  
 کثرت یا عافط یا حفیظ یا سلام و

**مکتوب بیسوال۔** حامد اوصلیا  
 فقیر امداد اللہ عفی عنہ سے بخدمت  
 بابرکت مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی  
 محمد قاسم صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بعد از  
 سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و اشتیاق  
 ملاقات واضح رائے شریفین ہوا بشارت  
 پہونچا مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی۔  
 تمام دہقانوں کے حملہ اور ڈاکہ کی شورش  
 معلوم کرنے سے بہت درخ و تفکراتی  
 ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس جگہ کو اپنے فضل  
 سے اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور  
 بداندیشوں کو نادم و پشیمان و رسوا کرے  
 آمین یا رب العالمین مناسبت ہے کہ  
 آپ صاحبان خدا تعالیٰ پر نظر رکھیں  
 اور کچھ خوفزدہ نہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ  
 خیر رہی مگر حصن حصین اور قرآن شریف  
 کا ایک جلسہ میں ختم کرنا چاہیے۔ اور  
 استغفار کے بعد یا عافط یا حفیظ یا سلام اور

مہر لکھا تیر جو حکم دے اسے استرقار میں داخل نہیں پس توکل عارفانہ کے خلاف نہیں ۱۲۔

درود شریف بکنت حسبنا اللہ لا  
 اللہ الا هو علیہ توکلت وهو  
 رب العرش العظیم نیز بخوانند  
 ہمہ مستورات را ہمیں عمل تعلیم کنند  
**مکتوب بخت و حکیم**۔ از فقیر  
 عبد الکریم محمدات بابرکات مولوی رشید احمد  
 صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مولوی  
 محمد یعقوب و حکیم ضیاء الدین صاحب  
 و حافظ محمد یوسف وغیرہ جماعہ عزیزان  
 سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ داشتیاق ملاقات و اضرأ  
 عزیزان باد۔

درود شریف کی کثرت کریں حسبنا  
 اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت  
 وهو رب العرش العظیم بھی پڑھیں۔  
 تمام مستورات کو بھی یہی عمل تعلیم کریں۔  
**مکتوب الکیسوال** فقیر عبد الکریم  
 سے بخدمت بابرکات مولوی رشید احمد  
 صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و  
 مولوی محمد یعقوب و حکیم ضیاء الدین صاحب  
 و حافظ محمد یوسف وغیرہ جماعہ عزیزان  
 سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ داشتیاق ملاقات واضح  
 راستے عزیزان ہو۔

فقیر ہر طرح سے خوش و خرم ہے اور تمام احباب کے حق میں دعا خیر کرتا ہے  
 خطوط متواتر ہر ایک کے پہونچے مدینہ شریف سے اگر انکامطا لکھا اور سرت حاصل  
 ہوئی جواب خطوط ہر ایک مفصل نام بنام ہمدست مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کے  
 پہونچیکا اسوقت باعث جلدی کے اور نیز اس سبب کے سبب بیماری کے جو  
 مدینہ شریف میں لاحق ہوئی تھی ہاتھ میں کسی قدر لغزش ہوئی ہے خطوط مفصل نہ بھیج  
 سکا اور حال مفصل اس جگہ کاربانی مولوی محمد حسن صاحب کے معلوم ہو گا جانتا  
 تحریر نہیں ہے مولوی عبد الحکیم ساکن میرٹھ نے لکھا ہے کہ رسالہ ضیاء القلوب اب تک

میرے پاس نہیں پہنچا کہ چھاپا جاتا اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اگر رسالہ مذکور کا  
چھپوانا منظور ہے تو پاس مولوی عبدالحکیم کے بھجوادیکجئے وہ اپنے صرف سے  
چھپوائیں گے اور تمہارے پاس بھیج دیں گے۔ مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت  
فرمادیں کہ آپ کا میرٹھ میں جانا ہو تو بہتر ہے کہ رسالہ مذکور تمہارے اہتمام سے  
چھپے۔ مولوی محمد یعقوب صاحب معلوم کریں۔ آپ نے لکھا ہے کہ شجرہ سہروردیہ میں  
بعد نام شاہ عبد العزیز دہلوی کے نام حاجی عبد الرحیم صاحب کا تحریر ہوا معلوم  
نہیں کہ حاجی صاحب کو بلا واسطہ شاہ عبد العزیز صاحب سے انتساب کیا بواسطہ  
سید صاحب کے سوا اس مقدمہ میں ہکو میمی پہنچا ہے کہ حاجی صاحب کو شاہ صاحب  
سے بواسطہ اور بلا واسطہ سید صاحب کے انتساب ہے اس واسطے میں نے  
دونوں طرح سے لکھنا مناسب نہیں جانا۔ سبب طول کے اب تم کو اختیار ہے  
جس طرح چاہو تحریر کرو اور حضرت مرشد مہیا بنی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ کو بلا واسطہ حاجی صاحب کے سید صاحب سے انتساب ہے۔ حاجی  
صاحب کا لکھنا بیچ میں ضرور نہیں ہے اور شجرہ سہروردیہ میں جو خاندان مولانا  
شاہ عبد العزیز سے لکھا ہے محکو شیخ غطت اللہ اکبر آبادی عن ابیہ عن جدہ اسی  
قدر معلوم ہوا ہے۔ نام باپ اور دادا کا معلوم نہیں اور جو شجرہ بزرگوں امر وہی  
سے ہکو دریافت ہوا یعنی بعد شیخ عبد الہادی کے جو نام شاہ عوالدین کا لکھا ہے  
صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ بجائے نام شاہ نصیر الدین نام شاہ عضد الدین صحیح ہے  
اور بجائے محمد علی کے نام محمد حامد بھی غالباً صحیح ہے کیونکہ ہم بھی ان ناموں میں شک  
تھا جو تم کو امر وہی سے صحیح معلوم ہوا ہے وہی صحیح ہے اس طرح سے ان ناموں سے

شجرہ کو مرتب کر دینا باقی جوابات تمہارے خطوط کے انشاء اللہ تعالیٰ متعاقب پہنچیں گے۔ مگر یہ کہ اگر رسالہ مذکور کو چھاپنے میں مولوی عبدالحمیم تامل کریں تو مولوی محمد احسن صاحب اُس کا چھاپنا چاہتے ہیں اُن کو رسالہ دید و مکر رسالہ کی سو جلدوں سے کم نہ چھپیں اور غالباً سو روپیہ میں تیار ہو جاویں تم اُس کے صرف کا فکر نہ کرنا مولوی محمد احسن سے ذکر اس کا آگیا ہے فقط۔

### مکتوب بانیسوال۔

### مکتوب سبت و دوم۔

عزیز القدر سعید کوئین مقبول دارین  
مولوی محمد قاسم صاحب دام شوق و  
ذوق فقیر حقیر اسیر نفس شریک ادا اللہ  
عفا اللہ عنہ معلوم بادشعر سلام علیکم  
چو در خاطر ی + گرا ز چشم دوری بدل  
حاضری۔ اللہ کا شکر ہے کہ میرا حال  
پر ملاں بدستور ہے۔ تمہاری مکاتبت  
سعید پہنچی فرحت بخشی بشعر تو مگو مارا  
بداں شہ باز نیست + برکریاں کا ہوا فحوا  
نیست۔ خاطر جمع رکھو اور حضرت  
اکرم الاکرین سے ناامید مت ہو اور جو کچھ  
ذکر و شغل پیران عظام سے پہنچا ہے حتی  
المقدور کرتے رہو اور یہ مضمون خیال میں رکھو۔

عزیز القدر سعید کوئین مقبول دارین  
مولوی محمد قاسم صاحب دام شوق و  
ذوق از فقیر حقیر اسیر نفس شریک ادا اللہ  
عفا اللہ عنہ معلوم بادشعر سلام علیکم  
چو در خاطر ی + گرا ز چشم دوری بدل  
حاضری۔ شکر تعالیٰ کہ حال پرطان بحال  
مکاتبت سعید رسید فرحت بخشید۔  
شعر تو مگو مارا بداں شہ باز نیست +  
برکریاں کا ہوا دشوار نیست۔ خاطر  
جمع دارید و از حضرت اکرم الاکرین  
ناامید مشوید و انچہ ذکر و شغل از پیران  
عظام رسیدہ حتی المقدور کردہ  
باشید و این مضمون بخنیاں دارید۔

شعر ندامت بیچ گونہ توشہ راہ + بجز لا  
 تقنطوا من رحمۃ اللہ - انشاء اللہ تعالیٰ  
 فائدہ شدہ خواہد ماند خاطر جمع دارند  
 (۳۲) نسخہ جہاد اکبر رسیدہ خاطر جمع  
 دارند بخد مت مولوی حافظ احمد علی  
 صاحب سلمہ بعد سلام نیاز عرض آنکہ  
 اگر مناسب دانند مجموعہ دعائے مغنی  
 وغیرہ طبع کنایند دہند چرکہ اکثر  
 مردمان اس دیار شائق ہستند یقین  
 کہ بخوبی ہدیہ خواہد شدہ بخد مت شریف  
 مولانا شاہ عبدالغنی صاحب بعد  
 اشتیاق سلام علیک گفتہ دہند کہ  
 دعائے خیر طلب نمایند

مکتوب لبست سوکیم - از فقیر  
 عبدالکریم عفی اللہ عنہ بخد مت بابر کث  
 برادر مولوی رشید احمد صاحب  
 دام عرفانکم - شعر اے غائب از نظر کہ  
 شدی ہنشین دل + میگویمت سلام

شعر ندامت بیچ گونہ توشہ راہ + بجز  
 لا تقنطوا من رحمۃ اللہ - انشاء اللہ تعالیٰ  
 فائدہ ہو کر ہر گاہ خاطر جمع رکھیں + نسخہ  
 جہاد اکبر کے پہنچے خاطر جمع رکھیں -  
 بخد مت حافظ مولوی احمد علی صاحب  
 سلمہ بعد سلام نیاز عرض ہے اگر  
 مناسب جانیں مجھے دعائے مغنی وغیرہ  
 طبع کر اگر دیں اس لئے کہ اکثر مردمان  
 اس دیار کے اس کے شائق ہیں یقین  
 ہے کہ بخوبی ہدیہ ہوگا - بخد مت شریف  
 مولانا شاہ عبدالغنی صاحب بعد  
 اشتیاق سلام علیک کہہ کر پیام دیں  
 کہ دعائے خیر کریں -

مکتوب سیکسوال ہفتہ  
 عبدالکریم عفا اللہ عنہ سے بخد مت بابر کث  
 برادر مولوی رشید احمد صاحب دام عرفانکم  
 شعر اے غائب از نظر کہ شدی  
 ہنشین دل + میگویمت سلام

مع اس قید میں مشورہ میں گرانی سے بچا ہے جیسا مکتوب بالا سے ابھی معلوم ہوا -

ودعا میفرسیت بشہود ضمیر منیر باد  
 مکتوب شوق اسلوب سامی رسیدہ  
 اشتیاق ایجناب را دو بالاکرد ایندوان  
 حال مندرجہ آں آگاہی بخشید و نیز شرطی  
 و کتاب تفسیر ادراخ ثلثہ حافظ الہی بخش  
 سہارنپوری رسا ید حوالہ حافظ عبد اللہ  
 کردہ شد و اپنے کہ بحافظ مذکور نوشتہ بودند  
 یاد گفتہ شد جو ایش از تحریر او واضح خواہد  
 شد وینو لا بموجب درخواست والتاس  
 آن عزیزان اذکار و اشغال خاندان چشتیہ  
 وقادریہ اپنا از بنرگان خود رسیدہ بود  
 باشاہ غیبی جمع نمودہ و مرتب ساختہ  
 و نامش ضیاء القلوب نہادہ بدست حاجی  
 اسماعیل صاحب سہارنپوری روانہ شد تا  
 نمودہ ام خواہد رسید از رسیدش زود  
 اطلاع دہند و آزا اول تا آخر بغور

ودعا میفرسیت بشہود ضمیر منیر باد  
 مکتوب شوق اسلوب گرامی پہونچا۔ اور  
 اس جانب کے اشتیاق کو دو بالاکیا اور  
 اُس کے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی اور  
 نیز شرطی اور کتاب تفسیر ادراخ ثلثہ حافظ  
 الہی بخش سہارنپوری پہونچی جو حافظ عبد اللہ  
 صاحب کے حوالہ کی گئی اور جو کچھ کہ حافظ  
 مذکور کو لکھا گیا تھا اسکو کہا گیا جسکا جواب  
 اسکی تحریر سے واضح ہوگا اس اثنا میں مجلس  
 درخواست والتاس آن عزیزان اذکار و اشغال  
 چشتیہ وقادریہ کے خاندان کے جو کچھ کہ  
 بزرگوں سے پہونچے تھے انشاؤہ غیبی سے جمع  
 و مرتب کر کے اور نام اُسکا ضیاء القلوب کہ  
 کہ حاجی اسماعیل صاحب سہارنپوری کے  
 ہاتھ خدمت میں روانہ کیا ہے پہونچے اسکی رسید  
 سے جلد اطلاع دیں اور اسکو اول سے آخر تک

سہ خیال ہوتا ہے کہ پنجابی سودا گروں میں سے مجھے جامع مسجد کے نیچے دوکان تھی ۱۲ سید الدین  
 عہ مصلحت دینیہ سے ایسے اسرار کا اظہار محمود ہے یہاں مصلحت دینیہ زیارت  
 رغبت و وثوق ہے ۱۳

ملاحظہ نمودہ انچہ کم زیادہ کردن منظور  
باشد و یا الفاظ و عبارات غیر مجاورہ باشد  
درست نموده بکار برند و نیز حسب ارشاد  
حافظ محمد رضا من صاحب رحمۃ اللہ علیہ تنوی  
تحفۃ العشاق نظم کردہ نیز بدست حاجی  
موصوف میرسد و الدیال حکیم ضیاء الدین  
صاحب کردہ دہند کہ خلیفہ حضرت موصوف  
اند و از مولوی رحمۃ اللہ صاحب سلام شریف  
قبول باد و نیز از عبداللہ۔

مکتوب لبست چہارم از فقیر  
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
جامع علیم ظاہری و باطنی برادر مومنی  
رشید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد  
سلام مسنون و اشتیاق ملاقات واضح  
رائے شریف باد مکاتیب سامی پے در پے  
رسیدند از حال مندرجہ اش آگاہی بخشید  
از دریافت خیریت عزیزان خوشنود  
گردیدم رسیدن پنج عدد اشرفی مسئلہ حافظ  
محمد علی تاجنوز زرسید۔ حافظ مذکور مشوش

ملاحظہ کر کے جو کچھ کم زیادہ کرنا منظور ہو یا  
الفاظ و عبارات غیر مجاورہ ہو درست  
کر کے کام میں لائیں اور نیز حسب ارشاد حضرت  
حافظ محمد رضا من صاحب رحمۃ اللہ علیہ تنوی  
تحفۃ العشاق بھی نظم کر کے حاجی موصوف  
کے ہاتھ پہنچتی ہے جسکو میاں حکیم ضیاء الدین  
صاحب کے والد کریں کہ خلیفہ حضرت موصوف  
کے ہیں اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب سلام  
شوق قبول ہو اور نیز عبداللہ سے۔

مکتوب چوبیسواں فقیر امداد اللہ  
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت جامع علوم  
ظاہری و باطنی برادر مومنی رشید احمد  
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اسیدام مسنون و  
اشتیاق ملاقات واضح رائے شریف  
ہو کہ نامہ ہائے گرامی پے در پے پہنچے  
اور اسکے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی۔  
غریزوں کی خیریت معلوم ہونے سے  
خوش ہو و ہوا پانچ عدد اشرفی کی رسید  
حافظ محمد علی اتک نہیں پہنچی حافظ مذکور پرینا



است میگوید کہ اگر از دست مولوی رشید احمد صاحب نزد پدرم رسید تسلی ام بود لہذا باید کہ از دست قادر بخش بہادرنپوری گرفتہ در سید مہری معہ دو گویہاں از پدرش گرفتہ ارسال نمایند یقیناً است کہ مبلغان محمدی <sup>علیہ</sup> بخانہ اور سیدہ باشند در نیولاد ریجا کثرت و با و بیماری بسیار ہر روز صد ہا مردمان می میرند و ہر یک خوفان و ہراساں است حال مفصل اینجا زبانی حامل رقعہ بنشی سید محمد حسین صاحب ساکن بوڑیہ معلوم خواہ شد بنشی صاحب موصوف ہم داخل سلسلہ شد ندگر بسبب بیماری و عدم فرصتی ہیج استفادہ از اینجا نہ برداشتہ اند بخیر مت آن والا قدر حاضر خواہند شد امیر کہ بحال ایشان توجہ فرمودہ حسب استعداد و ہمت نشان اشغال و دوازده تہج و غیرہ تعلیم فرمودہ دہند و در حلقہ خود شریک سازند۔

ہے کہتا ہے کہ اگر ہاتھ سے مولوی رشید احمد کے میر باپ کے پاس پہنچتیں میری تسلی ہوتی لہذا چاہیے کہ قادر بخش بہادرنپوری کے ہاتھ سے لیکر اور سید مہری دو گویہاں کے ہاتھ اس کے باپ سے لیکر روانہ کریں۔ یقیناً ہے کہ مبلغان محمدی اسکے گھر پہنچے ہونگے۔ ان ایام میں یہاں وبا و بیماری کی کثرت بہت ہے ہر روز سیکڑوں آدمی مرتے ہیں ہر ایک خوفزدہ و ہراساں ہے یہاں کا مفصل حال حامل رقعہ بنشی سید محمد حسین صاحب ساکن بوڑیہ کی زبانی معلوم ہوگا بنشی صاحب موصوف بھی داخل سلسلہ ہوئے مگر بسبب بیماری اور فرصت نہ ہونیسے کوئی فائدہ یہاں سے نہ اٹھایا بخیر مت والا قدر حاضر ہونگے امید کہ انکے حال پر توجہ فرما کر موافق انکی استعداد ہمت کے اشغال و دوازده تہج و غیرہ تعلیم فرمائیں اور حلقہ میں اپنے شریک کریں۔

ملہ ایک تھانہ بھون کی بی بی تھیں ۱۲ سجد الدین۔

آل برادر را بعلم خود یعنی مرتبہ می یابم  
 خدا تعالیٰ مبارک کند و ترقی دهد و ترصد  
 کہ این مدبر را ہم از دعائے خیر یاد دارند  
 کہ آن عزیز را وسیلہ نجات خود میدانم  
 و مولوی محمد قاسم را فہمائش نمایند کہ  
 از نسبت گرفتن و تعلیم نمودن طریقہ  
 سلسلہ مشائخ ہرگز انکار نہ کنند و حق را  
 امید است کہ از اوشاں بسیار فیض  
 خواہد شد نسبت مشائخ بر اوشاں کثرت  
 نشدہ بر طالبان اوشاں ظاہر خواہد  
 شد مثل آنکہ ہر شخص چہرہ خود را دیدن  
 نتواند ہر گاہ کہ آئینہ پیش آید ہماں وقت  
 چہرہ خود را می بیند از ترقی عزیز جان محمدیو  
 سجدات شکر بجا آوردہ شد خدا تعالیٰ  
 بوزیر دوز ترقی دہد آمین۔

مکتوب بہ ست پنجم - بخدمت بابرکت  
 عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ درگاہ  
 احد مولوی رشید احمد صاحب دمام

میں آل برادر کو اپنے علم میں عالی مرتبہ  
 پاتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ مبارک کرے  
 اور ترقی دے امید کہ اس بذ نصیب کجی  
 دعائے خیر سے یاد رکھیں کہ آن عزیز کو اپنی  
 نجات کا وسیلہ جائزہ ناموں مولوی محمد قاسم  
 کو فہمائش کریں کہ سمیت لینے اور تعلیم کر لینے  
 سلسلہ مشائخ کے طریقہ سے ہرگز انکار نہ  
 کریں احقر کو امید ہے کہ اُن سے بہت فیض  
 ہوگا انکی نسبت انپر مکشوف نہیں ہوئی  
 ہے اُن کے طالبین پر ظاہر ہوگی جیسا کہ  
 کوئی شخص اپنے چہرہ کو نہیں دیکھ سکتا  
 ہے جسوقت کہ آئینہ سامنے آتا ہے اس  
 وقت اپنے چہرہ کو دیکھتا ہے ترقی سے  
 عزیز از جان محمد یوسف کی سجدات شکر بجا لائے  
 گئے۔ خدا تعالیٰ روز بروز ترقی دے آمین۔

مکتوب چکسیوال - بخدمت  
 بابرکت عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ  
 درگاہ احد مولوی رشید احمد صاحب دمام

عہ کتابت شنبہ جل فرمایا ہے ۱۲

برکاتہ وعرفانہ بعد سلام سنت الاسلام  
 واشتیاق ملاقات بیغیات واضحرائے  
 شریف باد۔ الحمد للہ کہ عالم بحال صحاح  
 مزاج و ترقی درجات آں گجائے وقت  
 از حضرت الہی میخوایم سابق ازین جوابات  
 خطیط ہمراہ منشی سید محمد سلیم صاحب  
 ساکن بوٹریہ روانہ کردہ امیدہ  
 باشد و حال اینجا از واضح بودہ باشد  
 حال اخیر تازہ نیست کہ بحریہ آید حال گرانی  
 اینجا بدستور است و دریں سال در  
 ایام حج و بابسار گردیدہ کہ ہزار ہا مرد  
 فوت شدند ہر چند کہ طبع اھتر بلے دید  
 دیدار برکت آثار آن مقبول در گاہ پروردگار  
 معہ جماعت خود بسیار می خواہد کہ مجبور  
 کہ اختیار بدست نیست اگر در مقدار است  
 ملاقات با حسن الوجوہ خواہد شد اللہ تعالیٰ  
 آن برگزیدہ را معہ جماعت خود بذوق و  
 شوق در رضامندی خود اتباع مشرعیتر

برکاتہ وعرفانہ بعد سلام سنت الاسلام  
 واشتیاق ملاقات بیغیات واضحرائے  
 شریف ہو۔ الحمد للہ میرا حال بدستور ہے  
 اور صحت مزاج اور ترقی درجات آپ یگانہ وقت  
 کی حضرت الہی سے چاہتا ہوں اس سے پہلے  
 خطوط کے جوابات منشی سید محمد سلیم صاحب  
 ساکن بوٹریہ کے ہمراہ میں نے روانہ کئے ہیں  
 یہونچے ہونگے اور یہاں کا حال اس سے  
 واضح ہوگا۔ اب کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریر  
 میں آئے یہاں کی گرانی کا حال بدستور ہے  
 اس سال زمانہ حج میں دوبار بہت ہوئی کہ  
 ہزاروں آدمی مر گئے ہر چند کہ اھتر کی طبیعت  
 دیدار برکت آثار مقبول در گاہ پروردگار  
 معہ اپنی جماعت کے دیکھنے کو بہت چاہتی ہے  
 مگر مجبور ہوں کہ اختیار میرے ہاتھ میں نہیں ہے  
 اگر مقدار میں ہے ملاقات با حسن وجوہ ہوگی۔  
 اللہ تعالیٰ آپ برگزیدہ کو معہ اپنی جماعت کے  
 ذوق و شوق و اپنی رضامندی و اتباع مشرعیتر

معہ باوجود اس اشتیاق کے فرمائش نہ کرنا دہی رعایت ہے جس کا ذکر اوپر کے دو مکتوب میں ہے ۱۲۔

داد آئین بسبب عدم فرصتی کہ ہجوم  
جوابات خطوط بسیار است حال مفصل  
نوشتم توانم از زبانی الہی بخش و دیگر حجاج  
معلوم خواہد شد از عسرت احمد حسین رنج  
است خدا تعالی رحم کند قیام او در  
تھانہ خوش بنیدایم خیر اختیار اوست۔  
مکتوب لبست ششم۔ عزیز جانم  
محمد وحید الدین دام ذوقہ و شوقہ بعد بدیہ  
سلام سنت الاسلام و اشتیاق دیدہ  
بوی و اخراجے عزیز باد مکتوبہ عزیز رسید  
خوشنود ساخت و از حال مندرجہ مطلع  
نمود اللہ تعالیٰ آل عزیز را باین نیک عمل  
روز بروز توفیق زیادہ دہا د آئین۔  
اے عزیز دنیا روز چند است آخر کار  
با خداوند است چنان عمل باید نمود کہ آخر کار  
با پروردگار سرخروئی حاصل آید و چنان  
نباید نمود کہ پشیمانی رونماید لہذا مناسب  
کہ اشغالیہ از احقر رسیدہ باشند کردہ باشند

میں رکھے آئین بسبب فرصت نہ ہونیکے کہ  
خطوط کے جوابات کا ہجوم بہت ہے مفصل  
حال نہیں لکھ سکتا ہوں الہی بخش اور دوسرے  
حاجیوں کی زبانی معلوم ہوگا۔ احمد حسین کی  
تنگدستی سے رنج ہے خدا تعالیٰ رحم کرے گا  
تھانہ قیام متناہیں سمجھتا ہوں خیر سکو اختیار  
مکتوب چھٹی سوال۔ عزیز جان  
محمد وحید الدین دام ذوقہ و شوقہ بعد بدیہ  
سنت الاسلام و اشتیاق دیدہ بوی وضع  
راے عزیز ہو کہ عزیز کا خط پہنچا خوشنود  
کیا اور مندرجہ حال سے مطلع کیا۔ اللہ تعالیٰ  
آفریز کو اس نیک عمل سے روز بروز توفیق  
زیادہ دے آئین العزیز دنیا چند روزہ ہے  
آخر کار خدا سے تعلق ہوگا ایسا عمل کرنا چاہیے  
کہ آخر کار پروردگار سے سرخروئی حاصل ہو اور  
ایسا نہ چاہیے کہ پشیمانی ظاہر ہو لہذا  
مناسب ہے کہ جو اشغال احقر سے پہنچے  
ہیں کرتے رہیں۔

پہلے میکر والد ماجد صاحب رح ۱۲ سید الدین۔

وزیادہ اگر توفیق رفیق باشد از مولوی  
 رشید احمد صاحب طلب نمایند او شان  
 مناسب حال تعلیم خواهند نمود و او شان  
 ما بجائے فقیر تصور باید نمود و منزل قرآن  
 شریف و کثرت درود و شریف و مطالعہ  
 اخلاق مثل پسند نامہ حضرت فرید الدین  
 عطار و منہاج العابدین و آداب  
 الصالحین وغیرہ کردہ باشند و مسائل  
 ضروری فقہ و عقاید ضروری بخوانند مثل  
 مالابیدیاترجمہ فارسی کنز و یا مجموعہ سلطانی  
 و تکمیل الایمان یا عقاید عظیم وغیرہ کہ در  
 علم عقائد اند ضرور بخوانند کہ اینہا از لوازم  
 دینداری است از صحبت بدر پرہیز نمایند  
 و صحبت نیک غنیمت شمارند بیت مولانا دم  
 ۵ صحبت صالح ترا صالح کند ۶ صحبت  
 طالح ترا طالح کند و اکثر اوقات در خدمت  
 برادر خود حکیم صاحب باشند و دیگر عزیزان

اور زیادہ اگر توفیق رفیق ہو مولوی  
 رشید احمد صاحب طلب کریں وہ  
 مناسب حال تعلیم کریں گے اور انکو بجائے  
 فقیر کے تصور کرنا چاہیئے اور قرآن شریف  
 کی منزل اور درود و شریف کی کثرت اور کتب  
 اخلاق کا مطالعہ حبیباً کہ پسند نامہ حضرت  
 فرید الدین عطار اور منہاج العابدین اور  
 آداب الصالحین وغیرہ کرتے رہیں اور فقہ  
 و عقاید کے ضروری مسائل پر طعین صیا  
 کہ مالابدینہ یا کنز کا ترجمہ فارسی یا مجموعہ  
 سلطانی اور تکمیل الایمان یا عقاید عظیم وغیرہ  
 کہ علم عقاید میں ہیں ضرور طعین کہ یہ لوازم  
 دینداری سے ہے اور بد صحبت پرہیز کریں  
 صحبت نیک کو غنیمت شمار کریں بیت مولانا دم  
 ۵ صحبت صالح ترا صالح کند ۶ صحبت  
 طالح ترا طالح کند اور اکثر اوقات خدمت میں  
 اپنے برادر حکیم صاحب کی رہیں اور دیگر عزیزان

۷ اہل اصلاح ہے غلامہ صوفیہ کی جو شریعت کو غیر ضروری کہتے ہیں ۱۲ حکیم ضیاء الدین صاحب  
 رامپوری مراد ہیں والد صاحب اور حکیم صاحب ماموں پھوپھی زاد بھائی تھے ۱۳ سعید الدین

مضمون واحد است و از یاد الہی غافل نباشند  
 و حیات مستعار را بکار خیر بسیار بند  
 و مبدوم دم را قیمت داں و بہر دم شوبہ دم +  
 واقف دم باش و دم را بدبدم بجا دم -  
 و عزیز اللہ حکیم محمد ضیاء الدین را بجائے  
 جناب حافظ صاحب مرحوم مغفور قدس  
 سرہ و اندوازا و شاں استفادہ نمودہ باشد  
 و صحبتش غنیمت شمارند اطاعتاً بقلم آمدہ  
 مکرر آنکہ اگر تہجد میخواند مناسب ترکیب  
 دوازده سج کہ بعد نماز تہجد می شود و  
 طریقہ خاص مشائخ مایانست از برادر  
 خود حکیم ضیاء الدین پرسند و نیز ترکیب  
 پاس انفاس استفسار نمایند و اگر مناسب  
 باشد صبح شام دعائے حزب البحر یک یک  
 بار و روزانہ و نوونہ نام ہم یاد کنند  
 یا تصد بار اللہ الصمد بام باید خواند و از  
 مولوی موصوف گاہ گاہ ملاقات کردہ باشند  
 و از صحبت نشاں فیض میگرفتہ باشند

کو مضمون واحد است و از یاد الہی غافل  
 نہ ہوں اور حیات مستعار کو کار خیر میں بہر  
 ۵ دم بدبدم دم را غنیمت داں بہر دم شوبہ دم +  
 واقف دم باش و دم را بدبدم بجا دم -  
 اور عزیز اللہ حکیم محمد ضیاء الدین کو بجائے  
 حافظ صاحب مرحوم مغفور قدس سرہ  
 جانیں انسے استفادہ کرتے رہیں انکی صحبت  
 کو غنیمت شمار کریں - اطاعتاً حوالہ قلم کیا -  
 مکرر آنکہ اگر تہجد پڑھیں تو ترکیب دوازده  
 تسبیح کہ بعد نماز تہجد کے ہوتی ہے مناسب  
 ہے اور طریقہ خاص ہمار مشائخ کا ہے  
 اور اپنے برادر حکیم ضیاء الدین سے پوچھیں  
 پاس انفاس کی ترکیب بھی دریافت کریں  
 اور اگر مناسب ہو صبح و شام دعا حزب البحر  
 ایک ایک بار و روز کریں اور نوونہ نام بھی یاد  
 کریں اور یا نسو بار اللہ الصمد ہمیشہ پڑھتے  
 رہیں اور مولوی صاحب کے کبھی کبھی ملاقات  
 کرتے رہیں انکی صحبت سے فیض لیتے رہیں -

لے جناب حافظ محمد ضامن صاحب تھانوی شہید ام ۱۲ سعید الدین -

زیادہ والسلام۔

مکتوب بلسٹ مفتاح۔ از فقیر روسیہ

امداد اللہ غنی عنہ بخیرت بابرکت عزیزم  
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام اللہ شوقہ  
وذوقہ و عرفانہ بعد سلام سنون و اشتیاق  
طلاقات مشہور رائے عزیز باد۔ مکتوب پہلو  
ریدہ خوشنود ساخت عرصہ سہ ماہ بودہ

باشد کہ از تقدیر الہی عقد کحل بندہ  
با وجود چندین انکار بوقوع آمدہ خدا تعالیٰ  
انجام بخیر کند البتہ حال پذیرے آرام خورد  
نوش گردیدہ اطلاعاً بقلم آمدہ از انتقال  
بی کلثوم رنج گردیدہ خدا تعالیٰ بخشد  
از طرف اوطاف و دعا کردہ شد و میکنم

و نیز از انتقال حافظ محمد حسین صاحب  
وصیہ عزیزم یوسف و میاں شیخ محمد رابر

زیادہ والسلام۔

مکتوب ستائیسواں۔ فقیر

روسیہ امداد اللہ غفا اللہ عنہ سے بخیرت  
بارکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام  
اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام سنون و  
اشتیاق ملاقات مشہور رائے عزیز ہو کہ  
مکتوب درو اسلوب پہنچا خوشنود کیا عرصہ  
تین ماہ کا ہو تا ہے کہ تقدیر الہی سے عقد کحل  
بندہ کا با وجود ہر چند انکار کے وقوع میں  
آیا خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے البتہ کچھ آرام  
خورد و نوش کا ہو گیا ہے اطلاعاً تحریر میں آیا  
انتقال سے بی کلثوم کے رنج ہوا خداوند  
تعالیٰ بخشنے طرف سے انکی طوان و دعا لگائی  
اور کرتا ہوں اور نیز انتقال سے حافظ محمد  
صاحب لڑکی عزیزم محمد یوسف و میاں شیخ محمد رابر

ملہ پریسکرواد صاحب کی بھتیجی تھیں ۱۲ سعید الدین۔ ملہ مولوی شیخ احمد صاحب رامپوری کے والد  
صاحب مراد ہیں انہوں نے ایک نکاح کا مذہب میں کیا تھا اُن سے بھی اولاد تھی ۱۲ سعید الدین۔

ملہ حافظ محمد حسین صاحب مذکور کے بھائی اور قاضی عبدالباری صاحب رامپوری مرحوم کے والد تھے اللہ  
عہ بڑوں کو چھوٹوں کا حق ادا کرنا خصوصاً بعد موت کے یہ معمولی بات نہیں ہے ۱۲

حافظ صاحب مذکور مرحوم رنج گردیدہ  
 اللہ تعالیٰ مغفرت کند رسالہ در حال حافظ  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیز رسید از مطبعہ  
 اش بسیار خط برداشتم و اللہ تعالیٰ مقبول  
 فرماید و رسالہ دیگر رسید بفرستد کہ مشتاق  
 آنم و برائے اہل دعاے خیر کنند از دریافت  
 حال حافظ محمد یوسف بسیار تاسف  
 گردیدہ خیر انچه مقدر بود شد اللہ تعالیٰ  
 اور اسلامت دارد و از جمیع حوادث  
 زمانہ محفوظ داشتہ بذوق شوق خود آورد  
 و تنگدستی را دور سازد آمین و بخدمت  
 بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد  
 سلام شوق عرض آنکہ سابق ازیں خط  
 ایسی شامع احوال اینجا بدست حاجی نان  
 شاہ کہ از اقربایان منشی محمد سلیم صاحب  
 بودند روانہ کردہ ام رسیدہ باشد برگشت  
 شنود معاندان و حاسدان خیال نکنند  
 و بکار خود مشغول مانند -

حافظ صاحب مذکور مرحوم کے رنج ہوا۔  
 اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ رسالہ حال میں  
 حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پہنچا اس کے  
 مطالعہ سے لطف اٹھایا اللہ تعالیٰ اُس کو  
 مقبول کرے دوسرا رسالہ نہیں پہنچا بھیجیں  
 میں مشتاق ہوں اور احقہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔  
 اور دریافت سے حال عزیز محمد یوسف کے  
 بہت افسوس ہوا خیر جو کچھ مقدر تھا سو اللہ  
 تعالیٰ اُسکو سلامت رکھے اور تمام حوادثِ زمانہ  
 سے محفوظ رکھ کر اپنے ذوق و شوق میں رکھے  
 اور تنگدستی دور کرے۔ آمین اور بخدمت  
 بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد  
 سلام شوق عرض ہے کہ اس سے پہلے ایک  
 تمہارے نام کا یہاں کے احوال کے ساتھ حاجی  
 زمان شاہ کے ہاتھ کہ اقربایان منشی محمد سلیم  
 صاحب تھے روانہ کیا ہے پہنچا ہوگا۔  
 گفت دشمن و معاندین و حاسدین کا خیال  
 نہ کریں اور اپنے کام میں مشغول رہیں۔

۱۷ غالباً بوطیک کے کوئی بزرگ ہیں ۱۲ سعید الدین -



بعونہ تعالیٰ خود نادم و پشیمان خواهند شد و اگر بسبب امر معلومہ زیادہ تکلیف دہندہ آنرا گذارستہ کنارہ گیرند و بدل جمعی ذکر و شغل و درس و تدریس شاغل باشند ایسات آن کہ جاں در روئے او خندہ چو قند + از ترشش رومی خلقتش چہ گزند = آنکہ جاں بوسہ دہد بر روئے او + کے خورد غم از فلک و از چشم او = در شب مہتاب مہ را بر بامک + از سنگاں و عوایشاں چہ باک = سنگ و طیفہ خود بجای آورد + مہ و طیفہ خود بر رخ می گسترد = کار خود را می گذارد ہر کسے + آب نگذارد صفا بہر خسے = زیادہ ازین چہ نوشتہ آید آنغزیز خود

عالم و فاضل اند۔ فقط

مکتوب بہشت ششم بنام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری و مولوی ابوالنصر حافظ محمدیوسف

اللہ تعالیٰ کی مدد سے خود نادم و پشیمان ہونگے اور اگر بسبب امر معلومہ کے زیادہ تکلیف دیں اسکو چھوڑ کر کنارہ کریں اور مجموعی سے ذکر و شغل و درس و تدریس میں مشغول ہوں ایسات آنکہ جاں در روئے او خندہ چو قند + از ترشش رومی خلقتش چہ گزند = آنکہ جاں بوسہ دہد بر روئے او + کے خورد غم از فلک و از چشم او = در شب مہتاب مہ را بر بامک + از سنگاں و عوایشاں چہ باک = سنگ و طیفہ خود بجای آورد + مہ و طیفہ خود بر رخ می گسترد = کار خود را می گذارد ہر کسے + آب نگذارد صفا بہر خسے = زیادہ اس سے کیا لکھا جائے۔ آنغزیز خود عالم و فاضل ہیں۔

مکتوب اٹھائیسواں۔ بنام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری و مولوی ابوالنصر حافظ محمدیوسف

صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ بعد السلام علیکم و  
 رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح آنکہ سابق ازین  
 بنام ہر ایک خط جداگانہ مکتوب  
 ضیاء القلوب فی تقاریر المحبوب و مثنوی  
 تحفۃ العشاق نو تصنیف کہ ہم ہر آں  
 عزیزاں نوشتہ ام ہمراہ حاجی محمد شمیم  
 سہارنپوری بخدشات آں صاحبان  
 روانہ کردہ ام یقین کہ رسیدہ باشند از  
 رسیدش جلد اطلاع بخشد کہ احقر بسیار  
 جہد و کوشش نمودہ جمع کردہ است چنان  
 نہ شود کہ ضائع شود و در آنجا نرسد و نیز  
 مجموعہ ارشاد الطالبین وغیرہ کہ فایز بود  
 ہمدست حافظ الہی بخش دہلوی و کریم بخش  
 سہارنپوری کہ حامل رقعہ اند فرستادہ  
 آمد از رسید ایں ہم مطلع نمایند و ریولا  
 درینجا از زانی است ارادہ احقر بطرف  
 مدینہ است لیکن دریں ایام در راہ بسیار  
 فتور است دیدہ باید کہ تا یکے اتفاق

صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ - فقیر  
 امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بعد السلام علیکم و  
 رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ اس سے  
 پہلے ہر ایک کے نام ایک خط جداگانہ لکھا  
 ضیاء القلوب مثنوی تحفۃ العشاق نو تصنیف  
 کہ وہ بھی انگریزوں کے لئے لکھی ہے حاجی  
 محمد اسماعیل سہارنپوری کے ہمراہ خدمت  
 میں آپ صاحبوں کی روانہ کی ہے یقین  
 ہے کہ پہونچی ہوگی رسید سے اسکی جلد  
 اطلاع بخشیں کہ احقر نے بہت جہد و جہد  
 کر کے جمع کیا ہے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے  
 اور وہاں نہ پہونچے اور نیز مجموعہ  
 ارشاد الطالبین وغیرہ کہ فارغ تھا  
 حافظ الہی بخش دہلوی و کریم بخش سہارنپوری  
 کے ہاتھ کہ حامل رقعہ ہیں بھیجا ہے اسکی  
 رسید سے بھی مطلع کریں۔ ان ایام میں  
 یہاں ارزانی ہے احقر کا ارادہ مدینہ منورہ  
 کی طرف ہے لیکن ان ایام میں استہ میں  
 بہت فتور ہے دیکھا چاہیے کہ کب تک جائے گا

رفتن افتد از تحریر حافظ احمد حسین معلوم  
 شد کہ حافظ مذکور ارادہ سوئے حیدر آباد  
 دکن دارند این فقیر سرگز راضی نیست  
 باید کہ اورا منع کنند کہ ازین قصد باز آید  
 میخوایم کہ در فقر و فاقہ کہ عزت مایا نیست  
 صابر و شاکر بودہ و رطلب الہی مستعد  
 شود و او خدا را گذاشتہ طرف دنیا  
 می رود۔ اگر خدا را طلبیدے دنیا خود  
 ہپائے او آمدے و افتادے دیگر خبرے  
 تازہ نیست کہ تحریر آید خیر اینجا زبانی  
 حاملان خط ہند معلوم خواہد شد فقط  
**مکتوب ہست ہم۔** از احقر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخد مت بابرکت  
 عزیز دلم مولوی رشید احمد صاحب دام  
 عرفانہ باللہ سمیت اے غائب از نظر  
 کہ شدی ہمیشین دل ہمیکو محبت ثنا و دعا  
 میفرسمیت۔ سلام مسنون مطالعہ فرمائید  
 دو خط فرحت خط یکے مرقومہ ۱۲ ربیع الاول

اتفاق ہو حافظ احمد حسین کی تحریر سے  
 معلوم ہوا کہ حافظ مذکور حیدر آباد دکن کا  
 ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ فقیر سرگز راضی نہیں ہے  
 چاہیئے کہ اسکو منع کریں کہ اس قصد باز  
 آئے میں چاہتا ہوں کہ فقر و فاقہ میں کہ ہماری  
 عزت ہے صابر و شاکر ہو کہ رطلب الہی میں  
 مستعد ہو جائے اور وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا  
 کی طرف جاتا ہے اور اگر خدا کو طلب کرتا  
 دنیا خود اُسکے پیروں پر گرتی پڑتی آتی ہے  
 خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریریں آئے یہاں کی خبر  
 زبانی حاملان خط کے معلوم ہوگی۔  
**مکتوب انیسواں۔** از احقر  
 امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخد مت بابرکت  
 عزیز دلم مولوی رشید احمد صاحب دام  
 عرفانہ باللہ سمیت اے غائب از نظر  
 کہ شدی ہمیشین دل ہمیکو محبت ثنا و دعا  
 میفرسمیت۔ بعد سلام مسنون مطالعہ کریں۔  
 دو خط فرحت خط ایک مرقومہ ۱۲ ربیع الاول

محکم اپنے خواص کیلئے بغیر مودک مودک فرماتا عین تربیت و شفقت ہے ۱۲

دو بجی ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری  
 رسیدند فرحتہار و نمودن شہر ہماں راحت  
 کہ از دیدار باشد + بمکتوبے ہماں مقدار  
 باشند - دماہ سلسلہ رسل و رسائل جادی  
 دادند اگر گاہ ہے جوابے ازیں سوز سر  
 شاکہ نباشند زیر اگر از عرصہ چند دست  
 قلم در قبضہ ام نہ اند وقت تحریر لغزش نمکند  
 اگر چہ می نویسم بدقت می نویسم مغذور دارند  
 اند رسیدن رسالہ ضیاء القلوب و  
 تنویدی تسلی شد خدا تعالیٰ اورا مقبول  
 و ہادی کناد و حال اینجا زبانی پیر جی حاجا  
 عظیم اللہ شاہ صاحب و مولوی  
 ذوالفقار علی صاحب معلوم خواہد شد  
 حاجت تحریر نیست از دریافت اجتماع  
 طالب علمان و مشغولی علم حدیث و تفسیر  
 و فقہ خوشی حاصل شد ہمیشہ اللہ تعالیٰ  
 علم دین را ترقی دہد - و نیز مشغولی این

دوسر ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری  
 پہونچے خوشییں پیدا ہوئیں - شہر ہماں  
 راحت کہ از دیدار باشد + بمکتوبے ہماں  
 مقدار باشد - ہمیشہ رسل و رسائل کا  
 سلسلہ جاری رکھیں اگر کبھی جواب سفر  
 سے نہ پہونچے شاکہ نہ ہوں اس واسطے کہ  
 چند عرصہ دست و قلم میرے قبضہ میں نہیں  
 وقت تحریر لغزش کرتا ہے اگر چہ لکھتا ہوں  
 تو بدقت لکھتا ہوں مغذور رکھیں - رسالہ  
 ضیاء القلوب اور تنویدی کے پہونچنے سے تسلی  
 ہوئی خداوند تعالیٰ اسکو مقبول و ہادی  
 کرے یہاں حال پیر جی حاجی عظیم اللہ صاحب  
 مولوی ذوالفقار علی صاحب کی زبانی معلوم  
 ہو گا تحریر کی حاجت نہیں ہے - طالب علموں کے  
 اجتماع اور علم حدیث و علم تفسیر اور فقہ کی  
 مشغولی کے معلوم ہوئیے خوشی حاصل ہوئی -  
 اللہ تعالیٰ ہمیشہ علم دین کو ترقی دے اور ان علوم

سے غالباً یہ بزرگ دیوبندی تھے ۱۲ سید الدین -

۵ جو لوگ مطلقاً علوم دینیہ کو بھی حجاب کہتے ہیں وہ آنکھیں کھولیں ۱۲

علوم مذکور مقوی شغل منوی است  
باید کہ بعد فراغ درس مشغولی باطن را  
فرض دایمی دانند و ندانند مولوی منظر  
صاحب بہ تجویز اہل صاحب بمصرف

خود خاطر جمع فرمایند فقط

مکتوب سی ام از فقیر حمید امداد اللہ  
عفی اللہ عنہ بخد مت بابرکت عزیزیم  
مولوی رشید احمد صاحب رزقہ اللہ  
عرفانہ بعد سلام سنون و اشتیاق ملاقات  
مشہود و خاطر عاطر باد۔ للہ الحمد کہ احقر  
بہر حال مشکور و پیروی دارین آن عزیز  
خواہم محیفہ شریفہ رسیدہ از حال  
آجہ آکاہی بخشید از دریافت پرغاش  
بیر نادگان و قحط باران و غلبہ بدعات  
ولائدہ میان رخ گردید او تعالی رحم  
فرماید و ازین بلا ہا مخلوق را نجات بخشد  
اگرچہ نکالیف و شدائد دنیاوی نظر اہل  
رنج است چون بحتیقت بنگری بہ  
رنج بلکہ گنجے است بیکراں۔

مذکور کی مشغولی بھی شغل معنوی کلمہ مقوی  
ہے چاہیئے کہ درس کے فراغ کے بعد  
مشغولی باطن کو فرض الہی جائیں اور خدا  
مولوی منظر صاحب آپ صاحب کی تجویز کے  
موافق اپنے مصرف پر پہنچ کیا خاطر جمع رکھیں۔  
مکتوب تیسواں منقر حمید امداد اللہ  
عفا اللہ عنہ سے بخد مت بابرکت عزیزیم  
مولوی رشید احمد صاحب رزقہ اللہ عرفانہ  
بعد سلام سنون و اشتیاق ملاقات مشہود  
خاطر عاطر ہو۔ للہ الحمد کہ احقر بہر حال مشکور  
اور آن عزیز کے دارین کی پیروی کا خواہاں  
ہے۔ محیفہ شریفہ پہنچاؤ ہاں کے حال کے  
اطلاع ہوئی پیر زادوں کی پرغاش اور قحط  
بادش اود لائدہ سب اور بدعات کے غلبہ  
کے معلوم ہوئیے رخ ہوا خداوند تعالی رحم  
فرمائے اور ان بلاؤں کو مخلوق کو نجات بخشنے  
اگرچہ نکالیف شدائد دنیاوی ظاہر میں رنج ہیں  
لیکن جب حقیقت پر غور کرے تو کیا رنج  
بلکہ بے انتہا گنج ہے۔

شعر در بلا ہا می چشم لذات اود + مات  
 اویم مات اویم مات اود + ورضا بقضا  
 مقصود و مطلوب است بہر حال ہرچہ  
 ساقی مارنخت عین الطاف است و غذا  
 طالبان است اگر خالفاں خواہند و  
 ایند اہند امر حق و آلتہ خانقاہ و حجرا  
 را ترک باید کرد۔ طالب حق را خانقاہ  
 و عو معہ ہر دو برابر است شعر  
 ورد منداں را نباشد کار غیر + خواہد در  
 مسجد برو خواہی بدیر = از مشغولی درس  
 تدریس و مراقبہ آں صاحب فرقتہا گردید  
 شکر بجا آوردہ شد آنکہ نوشتہ اند کہ بر  
 وقت مشغولی درس حدیث و تفسیر موجب  
 دلچسپی است و وقت صبح کہ بکار عزیز  
 مشغول می شوم ازین طرف ہم آمدن  
 ناگواری شود و لذت خلوت نمی گذارد۔  
 شکر بجا آرد کہ مقام کاملان عطا

شعر در بلا ہا می چشم لذات اود + مات  
 اویم مات اویم مات اود + ورضا بقضا  
 مقصود و مطلوب است بہر حال ہرچہ  
 ساقی مارنخت عین الطاف است و غذا  
 طالبان است اگر خالفاں خواہند و  
 ایند اہند امر حق و آلتہ خانقاہ و حجرا  
 را ترک باید کرد۔ طالب حق را خانقاہ  
 و عو معہ ہر دو برابر است شعر  
 ورد منداں را نباشد کار غیر + خواہد در  
 مسجد برو خواہی بدیر = از مشغولی درس  
 تدریس و مراقبہ آں صاحب فرقتہا گردید  
 شکر بجا آوردہ شد آنکہ نوشتہ اند کہ بر  
 وقت مشغولی درس حدیث و تفسیر موجب  
 دلچسپی است و وقت صبح کہ بکار عزیز  
 مشغول می شوم ازین طرف ہم آمدن  
 ناگواری شود و لذت خلوت نمی گذارد۔  
 شکر بجا آرد کہ مقام کاملان عطا

عہ مطلب یہ کہ اس پر نظر نہ کریں کہ خانقاہ چھوڑنے سے اُس کی برکات سے مفارقت

ہو جائے گی وہ مقصود بالذات نہیں ۱۲۔

شد کہ بہر حال و بہر مقام و صورت  
 قدحی چو دیدم روئے خویش را بہر جا  
 بہر رنگے + ازیں در بحر و بر و کوچہ بازار  
 میگردم۔ و آنکہ بعض اوقات حال  
 باعث کلفت میگرداں ہم اندا احوالات  
 عمدہ مشائخ است و باعث ترقی مقام  
 است و بے تکلف ثمرہ الفت حاصل  
 نمی شود اندا سلو بی حال عزیز  
 وحید الدین خوشنود شد ہم اللہ تعالیٰ  
 ترقی کند و بمقصود خود رساند و از  
 ابری احوال حافظ احمد حسین رنج  
 است حال معلوم شد کہ از آں مرض  
 لا علاج بنجات یافت فقط  
 مکتوب سی و یکم۔ از دور افتادہ  
 راہ مسی با مداد اللہ تعالیٰ اللہ عنہ بنجد  
 بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب  
 زید عرفانہ باللہ پس از تبلیغ سلام

کہ بہر حال و بہر مقام پیاور صورت  
 قدحی چو دیدم روئے خویش را بہر جا  
 بہر رنگے + ازیں در بحر و بر و کوچہ بازار  
 میگردم۔ اور جو کچھ کہ بعض اوقات کوئی  
 حال باعث کلفت ہوتا ہے یہی عمدہ  
 مشائخ کے احوال سے ہے اور ترقی مقام  
 کا باعث ہے اور بے کلفت ثمرہ الفت  
 حاصل نہیں ہوتا خوش سلو بی عزیز  
 وحید الدین کے حال سے خوشی ہوئی  
 اللہ تعالیٰ ترقی کرے اور مقصود پر  
 پہنچائے۔ احوال سے حافظ احمد حسین  
 کے ابری کے رنج ہے اب معلوم ہوا کہ اس  
 مرض لا علاج سے نجات پائی فقط۔  
 مکتوب اکیسواں۔ دور افتادہ  
 راہ مسی با مداد اللہ تعالیٰ اللہ عنہ بنجد  
 بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب  
 زید عرفانہ باللہ پس از تبلیغ سلام

عہ عمدہ یہاں اصل میں بیاض ہے غالباً ایسی عبارت ہوگی کہ حضور میں است ۱۲  
 ترجمہ حضور میں ہے۔

مسنون و دعا خیر دارین مشہود ضمیر  
 منیر باد مکتوب درد و محبت اسلوب  
 منقوطہ ہزاراں نور و شور زول نمود  
 آتش فراق را دو بالا گردا بند شہر  
 بقراری عشق شورا نگیز + شور و شر  
 قلند در عالم - اللہ تعالیٰ آل عزیز را  
 بایں درد و اشتیاق سلامت دارد و  
 روز بروز ترقی دہا کہ مقصود و مطلوب  
 ہمیں است شہر حاصل عشق سے  
 سخن بیش نیست + سوختن و سوختن  
 و سوختن - محبت مرشدان عین محبت  
 اللہ و رسول است کہ تائب ادشال  
 است مبارکباد اے عزیز دشمنان ہیں  
 جہاں دوست آنجاں اند و دوستان  
 ایں جہاں دشمنان آں جہاں اند و ایں  
 جہاں فانی و آں جہاں باقی است  
 عاقل را باید کہ بر آل کار عمل نماید و  
 برائے دشمنان ظاہری دعا ہدایت  
 باید نہ میر دشمنی آنہا۔

مسنون و دعا خیر دارین مشہود ضمیر  
 منیر ہو مکتوب درد و محبت اسلوب  
 نزاروں زور و شور سے وارد ہو جس نے  
 آتش فراق کو دو بالا کر دیا شہر  
 بقراری عشق شورا نگیز + شور و شر  
 قلند در عالم - اللہ تعالیٰ آن عزیز کو اس  
 درد و اشتیاق کے ساتھ سلامت رکھے  
 اور روز بروز ترقی دے کہ مقصود و  
 مطلوب یہی ہے شہر حاصل عشق  
 سے سخن بیش نیست + سوختن و سوختن  
 و سوختن - مرشدوں کی محبت عین اللہ  
 و رسول کی محبت ہے کہ اُن کے نائب  
 ہیں مبارک ہو اے عزیز اس جہان کے  
 دشمن اُس جہان کے دوست ہیں۔  
 اور اس جہان کے دوست اُس جہان  
 کے دشمن ہیں اور یہ جہان فانی اور وہ  
 جہان باقی ہے۔ عاقل کو چاہیے کہ آل کا  
 پرہیز انجام کار عمل کرے اور دشمنان  
 ظاہری کیلئے دعا ہدایت چاہیے کہ کبھی دشمنی پر



انتقام زیر کہ او شاں خود و دشمن جان  
اند خود را ہلاک میکند پس سختی رحم اند  
نہ غصہ۔ رسالہ قول فیصل تصنیف  
آں عزیز رسید از اول تا آخر مطالعہ  
کردم دلائل عقلی و نقلی خوب یافتیم۔  
اللہ تعالیٰ عالم را از وہدایت کند مگر  
بظاہر خالی از خرخشہ نیست زیرا کہ  
انصاف از جہاں بر خاست و جنگ و  
جدال قائم است آنکہ مخالفان اند از  
دیدن او ناراحت شد شاں شعلہ زن خواہد  
شد و آنکہ موافقان اند برائے او شاں  
سپر بکشت و مباحثہ بدست آمد و ایں  
فضول است پس فقیر را باید کہ در گوشہ  
خاموشی نشستہ بکار خود مشغول باید بود  
و حال و قال را حوالہ بابل آں باید کرد  
کہ نصیحت و ہدایت فقیر فعلی است و  
نصیحت و ہدایت عالم قولی است۔

عہ اس میں تعلیم ہے اس کی کہ علوم اسرار کو حق بھی ہوں مگر قابل افشا رہیں کہ مخالف  
و موافق دونوں کو مضرب ہے ۱۲۔

مصرع ہر یکے را بہر کارے ساختہ۔  
 و مرتبہ اہل درد بالا از ہر دو است۔  
 شعر در دندان انباشد کار غیر + خواہ  
 در سجدہ خواہی بدیر۔ اے عزیز مایان  
 بمصیبت خود مبتلا نیم غیرے را چہ گفتہ  
 آید۔ شعر روتی ہے خلق میری خرابی  
 کو دیکھ کر + روتا ہوں میں کہ ہائے مری  
 چشم غم نہیں = غمگیں ہمارے غم سے ہے  
 عالم مگر ہمیں + غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ  
 کچھ بھی تو غم نہیں۔ ہم پر جفا و جور جو کچھ  
 ہے نصیب ہے + ورنہ طریق یار کا جو  
 وستم نہیں۔ پھولانہ تخم عشق مرا ورنہ  
 چشم و دل + گرمی مہر و ابر بہاری سے کم  
 نہیں۔ از اسلوبی حال حافظ و جیلدین  
 خوش و شکو کیا آوردم۔ اللہ تعالیٰ اورا  
 بمراتب علیا رساند آمین۔ عزیزا ز جان  
 حافظ محمد یوسف اگر چندے دیکھ صبر نمودے  
 بمقام خود ماندے دنیا زیادہ ازیں کہ  
 اختیار کردند بپاؤ آمدے واقفادے

مصرع ہر یکے را بہر کارے ساختہ۔  
 اور مرتبہ اہل درد ان دو نوسے بالا تر ہے  
 شعر در دندان انباشد کار غیر + خواہ  
 در سجدہ خواہی بدیر۔ اے عزیز ہم خود  
 اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں غیر کو کیا کہا  
 جائے شعر روتی ہے خلق میری خرابی  
 کو دیکھ کر + روتا ہوں میں کہ ہائے مری  
 چشم غم نہیں غمگیں ہمارے غم سے ہے  
 عالم مگر ہمیں + غم ہے تو بس یہ غم ہے کچھ  
 بھی تو غم نہیں۔ ہم پر جفا و جور جو کچھ  
 نصیب ہے۔ ورنہ طریق یار کا جو وستم  
 نہیں بچھولانہ تخم عشق مرا ورنہ چشم و دل  
 گرمی مہر و ابر بہاری سے کم نہیں۔  
 حافظ و جیلدین کے عمدہ حال سے  
 خوشنود ہو اور شکر بجالایا۔ اللہ تعالیٰ  
 انکو بلند مرتبوں پر پہنچائے۔ آمین۔ عزیز جان  
 حافظ محمد یوسف اگر تھوڑا اور صبر کرتا اور  
 اپنے مقام پر رہتا دنیا زیادہ اس کے اختیار کی  
 ہے اس کے قدم پر آتی اور گرتی۔

خیر پر چہ شد شد رضا بقضا اللہ تعالیٰ  
 اور از خباثت دنیا محفوظ دارد و بکار خود  
 مشغول دارد و عزیزم بعد انتقال منی معظم  
 حافظ صاحب حمۃ اللہ علیہ کہ ام کس از  
 مریدان آں حضرت موصوف مرحوم بجز آں  
 عزیز لائق خلافت نیافتم ہذا شمار اہتمام  
 حضرت ثمال نشانیدم و بکار او ثمال  
 میدادم و اجازت اخذ بیعت و دادن حق  
 کہ از بزرگان رسیدہ و آدم پس این را  
 رد دنیا بد کرد و بہر طالب بیعت و سلوک  
 حق آید ہرگز انکار نہ نمایند و بیعت گرفتہ  
 ارشاد و تلقین ذکر و شغل حسب استعداد  
 طالب کردہ باشند دریں امر دروغ نکلند  
 و ترکیب اخذ بیعت ہمہ رسالہ ضیاء القلوب  
 موجود است بر آں عمل باید کرد۔ غرض در  
 ایں وقت و راہ بیعت سراسر است و اگر  
 ممکن باشد ختم خواہد ہائے جمع یودہ ۱۰  
 مدام خواہد باشند کہ دریں بسیار  
 فائدہ دین و دنیا است و حافظ

نیز جو کچھ ہوا ہوا بقضا اللہ تعالیٰ اسکو  
 دنیا کی خباثت سے پاک رکھے اور اپنے  
 کام میں مشغول رکھے۔ اے عزیز بعد  
 انتقال میر بابر معظم حافظ صاحب حمۃ اللہ  
 علیہ کے کوئی آدمی حضرت موصوف مرحوم  
 کے مریدوں میں سے بجز آں عزیز کے لائق  
 خلافت نہ پایا ہذا تم کہ آں حضرت کی جگہ  
 پر بٹھایا اودان کی جگہ پر جانتا ہوں اور  
 بیعت لینے کی اجازت اور فرقہ دینے کی  
 کہ بزرگوں سے مجھ کو پہنچی ہے دیتا ہوں سپا  
 اسکو رد نہ کرنا چاہیئے اور جو کبھی طالب  
 بیعت و سالک حق آئے ہرگز انکار نہ کریں  
 اور بیعت لیکر ارشاد و تلقین ذکر و شغل موافق  
 استعداد طالب کرتے ہیں اس امر میں ضابطہ  
 نہ کریں اور بیعت لینے کی ترکیب سہ ضیاء القلوب  
 میں موجود ہے امیر عمل کرنا چاہیئے غرض ہر وقت  
 میں طریقہ بیعت ایک بھید ہے اور اگر ممکن ہو  
 تو ختم خواہندگان جمع ہو کر ہفتیہ پڑھتے رہیں کہ ہمیں  
 بہت دین اور دنیا کا فائدہ ہے اور حافظ

حسام الدین را باید در میان سنت و  
 فرض هیچ چہل و یکبار سورہ فاتحہ معہ  
 تسمیہ مام خواندہ باشند و نیز در نماز  
 صلوٰۃ الاولادین سورہ واقعہ خوانند  
 انشاء اللہ تعالیٰ اور دنیا تنگ نہ خواند  
 مکتوب سی و دوم از فقیر امداد اللہ  
 عفی عنہ بخدمت عزیز پر تکیہ سعید کونین  
 حافظ وحید الدین زاد اللہ شوق و ذوق  
 و عرفانہ بعد سلام مستون و اصرار اے  
 باد مکتوب عقیدت اسلوب عزیز رسید  
 خوشنود ساخت عزیز من عتاب سر شد  
 شفقت آمیزی باشد زیرا کہ تادیب است  
 از تحریر مولوی رشید احمد صاحب بی احوال  
 آل عزیز معلوم شد شکر کردم کہ خدا تعالیٰ  
 آل عزیز را ذوق و شوق و عرفان خود  
 نصیب و مشرف کند و بمقصود اصلی  
 رساند مناسب کہ بکار خود مشغول مانند

حسام الدین کو چاہیے کہ در میان سنت  
 فرض صبح کے اکتالیس بار سورہ فاتحہ  
 بسم اللہ پڑھتے رہیں اور نیز صلوٰۃ الاولادین  
 کی نماز میں سورہ واقعہ پڑھیں انشاء اللہ  
 تعالیٰ دنیا میں تنگ نہ رہیجائے۔  
 مکتوب سیسواں فقیر امداد اللہ  
 عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز پر تکیہ سعید  
 کونین حافظ وحید الدین زاد اللہ شوق و  
 ذوق و عرفانہ بعد سلام مستون کے واضح  
 ہو کہ مکتوب عقیدت اسلوب عزیز کا پہونچا  
 خوشنود کیا عزیز من مرشد کا عتاب  
 شفقت آمیز ہوتا ہے اسلئے کہ بغرض تادیب  
 ہے تحریر سے مولوی رشید احمد صاحب کی انگریز  
 کے احوال کی خوبی معلوم ہوئی شکر کیا گیا کہ  
 خدا تعالیٰ آن عزیز کو ذوق و شوق اور اپنا  
 عرفان نصیب مشرف کرے اور مقصود اصلی  
 پہونچائے مناسب ہے کہ اپنے کام میں مشغول رہیں۔

۱۵ ہمارے خاندان کے ایک صاحب نسبت بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین۔

۱۶ طریق کی اصل عظیم کی تعلیم ہے ۱۲

و خدمت مولوی صاحب راشعار خود اور مولوی صاحب کی خدمت کو اپنا سنا  
 سازندہ ام از خیریت خود و دیگر احوال کریں ہمیشہ اپنی خیریت اور دوسرے  
 مینویاں باشندہ فقیر از طرف احوال لکھتے رہیں اور فقیر کو اپنی طرف  
 خود غافل نہ شمارند فقط سے غافل نہ شمار کریں فقط

**مکتوب سی و سوم** فقیر امداد اللہ کی طرف سے عزیز سعید النساء کو بعد سلام  
 دعا و خیر کے واضح ہو کہ بعض خطوں سے معلوم ہوا کہ تم نے ہمیشہ بی حیضاً کو سبب نکاح  
 ثانی کے کہ جو سنت اور ثواب ہے چھوڑ دیا اور اپنے بھائی کی رضا مندی کے واسطے  
 اللہ اور رسول کو ناراض کیا اس امر سے ہم کو بہت رنج ہوا اور تم نے جوڑا کپڑوں  
 کا زمانہ بھیجا تھا اور اپنی محبت اور اعتقاد ہم سے ظاہر کیا تھا تو اے عزیزہ جب  
 تم نے اللہ اور رسول کو خفا کیا ہماری محبت کس کام آوے گی سو وہ جوڑا تمہارا قبول  
 نہیں ہوا جیسے رکھا ہے۔ جب تک تم اپنی بہن کو راضی نہ کرو گی اور اللہ سے نہ ڈرو گی  
 تب تک تم سے میں بھی خوش نہ ہوں گا اور تمہارا جوڑا اٹھاؤں گا۔ اے عزیزہ دنیا چھوڑو

۱۵۔ یہ بی حیضاً النساء مذکورہ مکتوبہ کی حقیقی بہن تھیں جب بی حیضاً النساء نے حکیم ضیاء الدین  
 صاحب کے کالج کر لیا تھا تو یہ بہت ناراض ہوئی تھیں اسی پر انکو تنبیہ فرمائی ہے ۱۲ سعید الدین۔

۱۶۔ مسئلہ عظیم کی تعلیم ہے اور اس خیال کا ابطال ہے کہ تعلق مرشد نفع و بال اللہ معنی ہے تعلق حق کی۔  
 عہد کسی عذر صحیح سے ہدیہ کے ہٹا دینے کا سنت مشائخ ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور بڑا کمال حضرت  
 کا ہمیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ قبول کیا جیسا غیر مرئی مشائخ کا طریق ہے اور نہ واپس کیا جیسا آزاد  
 مشائخ کا طریقہ ہے بلکہ دونوں کے درمیان ایک راہ نکالی جس میں حق کی بھی رعایت اور خدام کی بھی  
 بھی کر رکھ کر یہ لکھ دیا کہ اگر نذا رک نہ کرو گی تو میں واپس کر دوں گا۔ ان دونوں کو جمع کرنا سرسری  
 (باقی بر صفحہ آئندہ)

کی ہے۔ یہاں جو ہو سکے تو نیک عمل کرے اور بھائی بہن جس کے واسطے اللہ رسول کو ادراپنے مرشد کو ناراض کرتی ہو کچھ کام نہ آویں گے۔ انجام کو دشمن جانی ہونگے بس ذرا ہوش کرو اور خباثت جسکو عزت سمجھی ہو دل سے دور کرو اور اپنے مالک حقیقی کی تابعداری میں کمر باندھو اور وہ عمل کرو جس سے اللہ رسول راضی ہوں اور جس طرح ہو سکے اپنی بہن سے غم نہ کرو اور کہا سنا بھی معاف کرو اور اگر اس مقدمہ میں بھائی خفا ہو ہونے دو۔ اللہ رسول کو ناراض کرنا اچھا نہیں اور میری طرف سے اپنے بھائی کو بعد سلام کے کہنا کہ اے عزیز از جان اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو آگے دانا کو ایک نکتہ بس ہے فقط۔

مکتوب سی و چہارم - از فقیر	مکتوب پوئیسواں - نفیس
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز بہن	امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز بہن
راحت جانم حافظ احمد حسین بعافیت	راحت جانم حافظ احمد حسین ہمیشہ عافیت
باشند پس از تبلیغ مراسم سلام سنون	دعائے ترقی عمر و درجات مطالعہ کریں۔
خط فرحت نطبعین انتظار می رسید	خط فرحت نطبعین انتظار میں ہو پوچھاؤشی
فرحت ہار و نمود اللہ تعالیٰ آن عزیز را از	ہوئی اللہ تعالیٰ آن عزیز کو تمام حوادثات
جمع حوادث زمانہ محفوظ دارد	زمانہ سے محفوظ رکھے۔

بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ بات نہیں نیرداعی و ایسی بڑے کا خبر واحد سے معلوم ہوا ہے چنانچہ اس قبل مذکور ہے اور خبر واحد کبھی غیر محقق بھی ہوتی ہے تو اس تجویز میں اس کی بھی رعایت ہے ۱۲۔

ورضامندی خود و اتباع شریعت روزی  
 کند از بعض خطوط حال پریشانی آن عزیز  
 معلوم شد بجز عایج چارہ نہ دیدم او  
 تعالیٰ رحم کند و از ہر طرف بطرف خود  
 کشد باید کہ بعد از نماز صبح و شام  
 دحدرالراحمن ارحمنا و یا غیاث  
 المستغیثین اغثننا صد صد بار و مع  
 درود شریف مدام بخواند و در سورہ  
 فاتحہ در میان سنت و فرض صبح ضرور  
 دارند انشاء اللہ تعالیٰ برائے ہر امور کافی  
 خواہد شد تلاوت قرآن شریف با نذازہ  
 منزل فی بشوق کردہ باشند قضا نہ کنند  
 اگر مناسب دانند بر خورد و مقصود حمد  
 و اور در سر دیوبند نزد مولوی محمد یعقوب  
 صاحب و حاجی عابد حسین بگنارند نقین  
 است کہ اوشاں بطور فرزندان خود تعلیم  
 خواہند نمود و عا میکم کہ حق سبحانہ تعالیٰ  
 اور اپنی رضامندی اور اتباع شریعت  
 نصیب کرے بعض خطوط سے آن عزیز کی  
 پریشانی کا حال معلوم ہوا بجز دعا کے کوئی چارہ  
 نہ دیکھا اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر طرف سے  
 اپنی طرف کھینچے چاہیے کہ بعد نماز صبح و شام  
 یا ارحم الراحمین ارحمنا و یا غیاث  
 المستغیثین اغثننا سو بار درود شریف  
 کے ساتھ ہمیشہ پڑھیں اور سورہ فاتحہ کا  
 درود صبح کی سنت اور فرض کے درمیان  
 ضرور قائم رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام امور  
 کیلئے کافی ہو گا اور قرآن شریف کی تلاوت  
 فی بشوق کی منزل مقدار پڑھتے رہیں قضا  
 نہ کریں اور اگر مناسب جائیں بر خورد و  
 مقصود احمد کو مدبر دیوبند میں مولوی محمد یعقوب  
 صاحب و حاجی عابد حسین کے پاس چھوڑیں  
 امید ہے کہ وہ اپنے فرزندوں کے طور پر تعلیم  
 کریں گے اور دعا کرتا ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ

عہ تعلیم دین کا کس قدر اہتمام معلوم ہوتا ہے ۱۲ حاجی صاحب برادر زادہ حافظ محمد حسین صاحب کے  
 صاحبزادہ گویا حضرت حاجی صاحب کے پوتے ہیں ۱۲ سعید الدین

آں عزیز را کثائنات رزق دہد والسلام۔  
**مکتوب سی و پنجم۔** از فقیر حقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
 عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ پس  
 از تبلیغ اسلام مسنون معلوم فرماید دو  
 خط آں عزیز پے در پے رسیدند و از  
 جملہ احوالات آنجا مطلع ساختہ الحمد للہ  
 خیریت طرفین حاصل است مگر از  
 دریافت بعضہ احوال پر طلال مثل انتقال  
 پر طلال بزرگان دین و علمائے شرع متین  
 و کثرت بدعات و لاندہبی و پر خاش  
 حکام با کاباہل اسلام و گرافنی غلو و  
 دیگر بلا رنگونا گول کہ براہل آں دیار  
 کہ صورت قہر یہ الہیہ است جیسے سنج  
 گردید حق تعالیٰ بفضل خود رحم فرماید۔  
 انا للہ وانا الیہ راجعون طر منا  
 بقضاہر چہ ساقی مار یخت عین الطواف

آن عزیز کو فراخی رزق دے والسلام۔  
**مکتوب پینتیسواں۔** فقیر حقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت  
 عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ پس  
 از تبلیغ اسلام مسنون معلوم کریں کہ دو  
 خط آن عزیز کے پے در پے پہونچے اور  
 وہاں کے تمام احوال سے مطلع کیا۔  
 الحمد للہ طرفین کی خیریت حاصل ہے مگر  
 بعض احوال پر طلال کے معلوم ہونے سے  
 مثل انتقال بزرگان دین و علمائے  
 شرع متین اور بدعات و لاندہبی کی کثرت  
 اور بزرگان اہل اسلام سے حکام کی  
 پرکاش اور گرافنی غلو اور دیگر اقسام کی  
 بلائیں کہ اس دیار کے باشندوں پر  
 خدا تعالیٰ کی صورت قہر سے بہت بوجھ ہوا  
 حق تعالیٰ اپنے فضل سے رحم فرمائے انا للہ وانا  
 الیہ راجعون مدضا بقضاہر چہ ساقی مار یخت عین

عہ اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی کہ جس ملک کا اثر بلا و اسطہ یا بواسطہ قریب دین تک  
 پہونچے وہ بلا قہر الہی ہے ۱۲۔



است سبحانہ تعالیٰ مایا فرادہ ہے  
اہل اسلام را توفیق دہد کہ از اعمال  
ناہیہ استہ باز آئیم و بہ توبہ و استغفار  
و اعمال صالحہ گراییم کہ ایں ہمہ بلا ہا از  
نجات کر توت مایا نست مشعر ہر چہ  
آید بر تو از ظلمات و غم + ایں زیبایا کی و  
گستاخی ست ہم ۔ از ترقی مدرسہ  
دیوبند فرحتہا گردید و سجدات شکرہ بجا  
آوردہ ۔ اللہ جل شانہ روز بروز ترقی علم  
و علما کند و از مدد شاں مخالفان دین  
حق را نادم و پشیمان کند آمین بمناسب  
کہ آل عزیز در درس و تدریس و انجہاں  
مطلق است مشغول باشند و خود را بیکار و  
خالی نماند انشاء اللہ تعالیٰ ایں مشغل  
ہم آخر کار بمقصود مطلوب خود خواہد

رسید فقط ۔

مکتوب شمس و ششم از فقیر  
حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخد مت  
بارکت عزیز مولوی محمد قاسم صاحب

الطاف است سبحانہ تعالیٰ ہیکو اور تمام  
اہل اسلام کو توفیق دے کہ ناہیہ استہ  
اعمال سے باز آئیں اور توبہ و استغفار  
اور اعمال صالحہ قبول کریں کہ یہ تمام  
بلائیں ہمارا کر توت کی شامت ہے مشعر  
ہر چہ آید بر تو از ظلمات و غم + ایں زیبایا کی  
گستاخی ست ہم ۔ مدرسہ دیوبند کی ترقی  
خوشی ہوئی اور شکر کے سجدے بجالائے گئے  
اللہ جل شانہ روز بروز ترقی علم و علما کر  
اور ان کی مدد سے دین حق کے مخالفین  
کو نادم و پشیمان کرے آمین بمناسب  
کہ آنحضرت در درس و تدریس میں اور جو کچھ  
اسکے متعلق ہے مشغول رہیں اور خود کو بیکار  
و خالی نہ کہیں انشاء اللہ تعالیٰ ایں مشغل  
آخر کار حصول مقصود و مطلوب پر  
پہونچا دے گا ۔ فقط ۔

مکتوب چھتیسواں فقیر حقیر  
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخد مت  
بارکت عزیز مولوی محمد قاسم صاحب

سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون  
 واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود را  
 عزیز باد در آخر ای سال چار خط شما  
 پے در پے رسیدند از خیریت آں عزیز  
 و بعضے عزیزان دیگر خوشنود شد و از  
 دریافت حال پراختلال ظہور قہر یہ بخا  
 خصوص صدمہ انتقال اکابر دین و علما  
 شرع متین مثل مولانا نور الحسن صاحب  
 م و مولانا محمد رالاح صاحب مرحومین وغیرہ  
 بسیار رنج گردیدنا للہ وانا الیہ  
 راجعون۔ رضا بقضا مصرعہ کہ ہرچہ  
 ساقی مارنجیت عین الطاف است۔  
 او تعالیٰ صلحا و علما باقی ماندگان را  
 سلامت دارند و فیض و برکت شاں  
 جاری دارد آیین و در آخر خبر انتقال  
 عزیزہ عائشہ مرحومہ نوشتہ بودند ایں  
 رنج نازہ است کہ دریں وقت صدمہ  
 سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون  
 واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود را  
 عزیز ہو۔ اس سال کے آخر میں تمہارے  
 چار خط پے در پے پہونچے۔ آں عزیز کی  
 اور بعض دوست عزیزوں کی خیریت سے  
 مسرور ہو اور حال پراختلال کہ ہجگہ  
 قہری ظہور کے معلوم ہونے سے خاصہ  
 اکابر دین و علمائے شرع متین کے انتقال  
 کے صدمہ مثل مولانا نور الحسن صاحب  
 مفتی صد الدین صاحب مولانا محمد رالاح  
 مرحومین وغیرہ کے بہت رنج ہوا ان اللہ وانا  
 الیہ راجعون۔ رضا بقضا مصرعہ کہ ہرچہ  
 ساقی مارنجیت عین الطاف است۔ اللہ تعالیٰ  
 باقیانہ صلحا و علما کو باقی رکھے اور ان کے  
 فیض و برکت کو جاری رکھے آمین اور آخر  
 میں عزیزہ عائشہ مرحومہ کے انتقال کی خبر  
 لکھی تھی یہ رنج نازہ ہے کہ اس وقت صدمہ

۱۵ مشہور و معروف مفتی صاحب دہلی میں گندے ہیں ۱۲ سعید الدین

۱۶ مولانا محمد رالاح بخش صاحب انہشوی مراد ہیں۔ ۱۲ سعید الدین۔

دیگر بر جان ناتواں غابرہ ہمیشہ عزیزہ  
افتاد۔ اللہ تعالیٰ اور اصبر و ہد و بطرف  
خود کشد کہ ہم غم و رنج میں و آں  
یکسو شوند و بحصول مدارج آخروی  
میدل بشادی گرد اند۔ امید کہ گاہ  
گاہ اور اکلمات نصائح و ثواب صبر  
گفتہ باشند و چند بار نوشتہ ام کہ  
ہر کس کہ طالب حق آید بر لیاقت و غیر  
لیاقت خود و او نظر نہ کردہ بیعت کردہ  
توبہ کنائیدہ و دہند و انچہ از بزرگان  
رسیدہ توبہ کل علی اللہ تعلیم کردہ باشند  
انشاء اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق است  
محروم نخواہد ماند و الا نہ ببرکت سلسلہ  
بزرگان خاندان آخر انجام بہتر خواہد  
شد و حاجی سید عابد حسین صاحب  
باوجود کمالات خود باشارہ ہادی عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برود فقیر

جان ناتواں پر ہمیشہ عزیزہ کی پڑا۔  
اللہ تعالیٰ اُس کو صبر دے اور اپنی طرف  
کھینچے کہ تمام غم و رنج اس کا اور اس کا  
یکسو ہو جائیں اور مدارج آخروی  
کے حصول میں خوشی سے بدل جائیں۔  
امید کہ کبھی کبھی نصائح و ثواب صبر کے  
کلمات کہے جائیں اور میں نے چند بار لکھا  
ہے کہ جو کوئی طالب حق آئے اپنی اور کسی  
لیاقت و غیر لیاقت پر نظر نہ کر کے بیعت کر کے  
توبہ کر لیں اور جو کچھ کہ بزرگوں سے پہنچا ہے  
تو کلاً علی اللہ تعلیم کرتے رہیں انشاء  
اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق ہے محروم  
نہ رہے گا ورنہ بزرگان خاندان کے  
سلسلہ کی برکت سے انجام بہتر ہوگا اور  
حاجی سید عابد حسین صاحب باوجود  
اپنے کمالات کے باشارہ ہادی عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ پر اس فقیر

حضرت والا کا مطلب یہ ہے کہ اگر باطنی برکات سے محروم بھی رہا تب بھی خاتمہ بالخیر ہو گا کہ  
توبہ اور عمل تعلیم کی انشاء اللہ تعالیٰ یہ خاصیت ہے اور یہی روح ہے بیعت کی گو مصافحہ ہو اپنا۔

بیعت فقیر کردہ داخل این سلسلہ  
گردیدند امید کہ آں عزیزان اوشاں  
باہم متفق باشند و در ہر امور  
اتفاق دارند و در فیض رسائی  
خلق اللہ دریغ ندارند و سرگرم باشند  
**مکتوب سی و ہفتم** از فقیر حقیق  
امداد اللہ غنی اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
عزیز مولوی رشید احمد صاحب حکیم  
ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد  
سلام مسنون و اشتیاق مشون واضح  
رائے عزیز باد مکاتبات فرحت آیات  
شاں بہزادان ہزار شوق و اشتیاق کہ  
ہر حرفش بجائے محبت میدارد و رود  
آوردہ فرحتبار و نمود۔ خدا تعالیٰ آں  
عزیزان را جمیع مکروہات زمانہ محفوظ  
داشتندہ بامان خود و برضامندی خویش  
و اتباع شریعت دارد۔ باستماع مشغولی  
درس علوم دینی بسیار خوشی حاصل شد  
خدا تعالیٰ فیض ظاہری و باطنی آن عزیز

کے بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل  
ہوئے ہیں۔ امید کہ آں عزیزان اور وہ  
باہم متفق ہونگے اور تمام امور میں اتفاق  
رکھیں گے اور فیض رسائی میں خلق اللہ  
کی مضائقہ نہ رکھیں اور سرگرم ہیں۔  
**مکتوب سی و تیسواں** فقیر  
حقیق امداد اللہ عنہ اللہ عنہ سے بخدمت  
بابرکت عزیز مولوی رشید احمد صاحب حکیم  
ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام  
مسنون و اشتیاق مشون واضح رائے  
عزیز ہو کہ خطوط خوشی کے ہزاروں ہزاروں  
شوق و اشتیاق کیساتھ کہ جس کے ہر حرف  
سے بوائے محبت آتی تھی وارد ہوئے خوشی  
ظاہر ہوئی خدا تعالیٰ آں عزیز کو تمام  
مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھ کر اپنی امان  
میں اپنی رضامندی و اتباع شریعت  
کے ساتھ رکھے علوم دینی کے درس کی  
مشغولی سکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔  
خدا تعالیٰ فیض ظاہری و باطنی آن عزیز

تاقیامت جاری دارد آمین۔ و آنکہ در مقدمہ نزاع بابت حجرہ و سدہ دری  
نوتیار کردہ کہ در خانقاہ شریف تیار کردہ  
نوشتبہ بودند۔ اگر نزاع پیر زادگان  
دفع شود فہما والا بمناسبت وقت بعمل  
آرند۔ غرض ہرچہ صلاح وقت باشد  
بکار برند رسالہ کہ در حالات حضرت خا  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ اید رسیدانہ  
مطالعہ اش بسیار خوش شدم از فرش  
بوسے محبت پیراں می آید خدا تعالیٰ  
مقبول فرماید۔ عزیزین محبت مرشد  
عین محبت خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم است کہ نایب اوشان است۔

قیامت تک جاری رکھے آمین اور جو  
کچھ کہ حجرہ و سدہ دری نوتیار کر کے جھگڑا  
کے مقدمہ میں کہ جو خانقاہ شریف میں تیار  
کی گئی ہے لکھا تھا اگر پیر زادوں کا نزاع  
دفع ہو جائے فہما ورنہ جو مناسب وقت ہو  
عمل میں لائیں۔ غرض جو بھی صلاح وقت  
ہو عمل کریں۔ رسالہ کہ حالات میں حضرت  
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آپ نے لکھا  
ہے پہونچا۔ اُس کے مطالعہ سے بہت  
خوش ہوا۔ اس کے ہر حرف پر پیروں کی گونج  
آتی ہے خدا تعالیٰ مقبول فرمائے۔ عزیزین  
مرشد کی محبت عین خدا و رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم کی محبت ہے کہ نایب اُنکے ہیں فقط

۱۵۔ ادیہ ہے کہ اسکو چھوڑ دیں کی تصریح مکتوب ہی ام میں ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے چھوڑ  
دیا تھا پھر مخالفین ہی معذرت کر کے واپس لے آئے مگر یہاں عنوان بدلتے میں شاید یہ مطالبہ ہو  
کہ اس ترک پر بھی امر ارنہ ہو چنانچہ بعد معذرت مخالفین کے مناسب وقت یہی تھا کہ حضرت نے  
پھر عود فرمایا۔ احقر نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بکثرت ایسی برائیوں کو لکھا تھا کہ کہہ کیا  
ہے اور یہ نشان ہے باسعیت کی جو نمبر ہے نہایت عرفان و کمال اقباع سنت کا۔

۱۶۔ میں خطاب بحکیم صاحب است ۱۲۔

**مکتوب سی و ششم**۔ از فقیر اماد اللہ عفی اللہ عنہ بخد مت بابرکت مخلصی  
 کرمی میاں حاجی و حافظ سید محمد عابد حسین صاحب دامت غفرانہ قدس سرہ السلام علیکم  
 چودہ خاطر می + اگر از چشم دوری بدل حاضری بکوتب محبت و عقیدت اسلوب  
 آپ کا پہونچا اور حال مفصل اس کا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ تم کو معہ اہل و عیال کے  
 خوش اور خرم رکھے اور اتباع شریعت اور اپنی رضا مندی کامل عنایت کرے  
 آمین۔ میں نے تو آپ کی خدمت میں پہلے ہی عرض کیا تھا کہ تمہارے حق میں ہندو ہونا  
 اور بدرجہ علم دینی کی سعی اور کوشش کرنی مکہ مدینہ کے رہنے سے افضل ہے مگر  
 اللہ لشد ہاں جا کر بھی آپ کو یہی حکم ہوا سو اب تمہارے واسطے یہی مناسب اور  
 بہتر ہے کہ جس میں اللہ رسول کی مرضی پائی جاوے وہ کام کرو۔ اور اپنے  
 ارادہ کو اُس کی رضا مندی میں فنا کرو دور نزدیکی ظاہری کا کچھ اعتبار نہیں۔ جو  
 اُس کی رضا ہے وہی نزدیک ہے اور دوسرے مقدمہ میں جو لکھا تھا سو یہ  
 فقیر رو سیاہ اگر کچھ کسی لائق نہیں مگر اعتقاد طالب کا دہر ہو جاتا ہے سو میں  
 حاضر ہوں جس طرح تمہاری صلاح ہو اگر تم آفسکے جو مجھ کو مشدود سے پہونچا  
 ہے درگزر نہ کروں گا۔ آئندہ فائدہ اور غیر فائدہ بدست مختار حقیقی ہے۔ اللہ  
 تعالیٰ ہم کو تم کو اپنی محبت اور معرفت عنایت کرے آمین۔ فقط۔

**مکتوب سی و نہم**۔ بعد حمد و صلوة  
 از فقیر رو سیاہ سی اماد اللہ عفی  
 اللہ عنہ بخد مت عزیز باقیہ اور طریقت  
**مکتوب بانٹا لیسواں**۔ بعد حمد  
 علوہ فقیر حقیر رو سیاہ سی اماد اللہ عفی  
 اللہ عنہ بخد مت عزیز باقیہ اور طریقت

عہدہ و قدر و علم و شہرت کہ در تجوز طالب پر نہیں تجوز طلبہ پر ہے۔ ۱۰۰

وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان  
 میاں عبدالواحد خاں دام ذوقہ و شوقہ  
 و عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز باد  
 فقیر ہر حال شکر الہی بجای آمی آورد و بحق  
 جمیع یاران طریقت دعائے خیر میکند  
 مکتوب عقیدت اسلوب آں برادر حاجی  
 احمد الدین صاحب رسانید از حال  
 پر اختلال آں عزیز مطلع نموده خاطر  
 احقر را مکرر گردانید رائے عزیز با وجود  
 بدن بر صراط مستقیم معیت راہ برو  
 چشیدن لذات و کیفیات نعیم سفر  
 و رسیدن جذبات وصال آں ابر  
 باز مائل شدن یا آواز ابلیس پربلیس  
 شیطان کہ بصورت آں بود طالبان حق

وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان  
 میاں عبدالواحد خاں دام ذوقہ و شوقہ  
 و عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز باد  
 فقیر ہر حالت میں شکر الہی بجا لاتا ہے  
 اور حق میں تمام یاران طریقت کے دعا  
 خیر کرتا ہے مکتوب عقیدت اسلوب برادر  
 حاجی احمد الدین صاحب کا پہنچا اور انہوں  
 کے حال پر اختلال سے مطلع کر کے احقر کے  
 دل کو مکدر کیا۔ ای عزیز باوجود صراط مستقیم  
 پر راہبر کے ہونیکے اور لذات کے چھلنے  
 اور کیفیات نعیم سفر کی اور دلبر کے جذبات  
 وصال پر پوچھنے کے پھر آواز ابلیس  
 پربلیس پر مائل ہونا کہ شیطان اس  
 صورت میں جلوہ گر تھا طالبان حق

اس نام کے ایک بزرگ پوہند میں تھے اور وہ کسر موضع پٹھان پورہ ضلع سہارن پور میں تھے دونوں حضرات  
 حاجی صاحب سے تعلق رکھتے تھے ان ہی میں کوئی صاحب مراد ہیں ۱۲ سعید الدین۔

یہ پورا واقعہ نامعلوم نہیں مگر مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیفیات کی غلطی سے کسی  
 غیر متضرع و روشیں کی طرف اُن کو توجہ ہو گئی ہوگی اس پر یہ تحریر فرمایا ۱۲

ما و سا لکان طرقت را گمراه و ہلاک  
می سازد بجز حرمان و حرمان طالب چه  
تصویبہ اید غرض باللہ من شہ الوسا  
لخناس الذی یوسوس فی صدوا  
الناس من الجنة والناس۔ آن عزیز  
بہر حال بر طریق شریعت مستقیم باید ور  
پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
ظاہر و باطناً شاید سرگز خلاف شرع  
شرعیہ بر غود و بر سر کس روانہ دارد۔  
شخص خلاف پیمبر کے لاگزیدہ کہ سرگز  
بمنزل نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الہی و  
و اسماء اولیہ بمعنی مفارقت نداشتند۔

و سا لکان طرقت کو گمراه و ہلاک کرتا  
ہے بجز حرمان و نقصان طالب کے کیا  
خیال کیا جائے۔ نعوذ باللہ من شہ  
الوسواس الخناس الذی یوسوس فی  
صدک و الناس من الجنة و الناس البغیر  
کو بہر حال شریعت پر مستقیم رہنا چاہیے اور  
پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ظاہر و باطن میں چاہیے سرگز خلاف شرع  
شرعیہ اپنے اور کسی دوسرے پر روانہ رکھے۔  
فقد صحر خلاف پیمبر کے لاگزیدہ کہ سرگز  
بمنزل نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الہی و  
اولیہ باعتبار معنی او تحقیق کے مفارقت نہیں

۱۔ معنی سراسر حکم و اثر بمعنی بعض احکام و آثار کے اعتبار سے مفارقت نہیں چنانچہ بعض احکام  
و آثار مفارقت کے یہ ہیں کہ اس مفارقت کی طرف توجہ و التفات بھی ہو۔ اور یہ التفات موقوف  
ہے متغایر کی طرف التفات ہونے پر اور یہاں اولیہ کو اپنی ذات و صفات کی طرف التفات  
پس ہو تا تو تفاد کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا۔ یہ معنی ہیں مفارقت نداشتہ کے عبارت متعلقہ  
اس کو ترجیح دلیل ہے خصوص یہ قول اعتباری باقی ست نص ہے مفارقت میں اور  
اعتباری اس کو اس لئے کہا گیا کہ خود وجود و حادث کا بوجہ عدم استقلال مشابہ  
اعتباری کہ ہے نہ کہ اعتباری بالمعنی المعروف خوب سمجھ لو۔



زیرا کہ ذات اولیاء مع اسماء و صفات  
خود در اسماء و صفات الہی مستغرق و  
ہالک گشتہ فانی فی اللہ و باقی باللہ  
گشتہ اند از خود و از صفات خود خبر نہ  
دارند مگر خدا نہ شدہ اند شعہ مردان خدا  
خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند  
فرق اعتباری باقی است پس علما و اعتقاد  
خلاف شریعت را در خود راہ نہ دہند  
و بر کردہ خویش ثابت بودہ مرجوع الی  
اللہ شوند و با خضوع و خشوع بجناب  
پاک او سجاۃ تعالیٰ استغفار نمایند و  
بر صراط مستقیم مستقیم باشند و مرشد  
نمودہ از خود غافل نہ دانند و بطرف دیگر  
مائل نشوند تا وقتیکہ اجازت شیخ نباشد  
کہ ہر جائی "مدام خراب می ماند و  
از نظر پیران می افتد و ہرگز بمنزل  
مقصود نمی رسد یک درگیر و محکم گیر  
انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق محروم  
نخواہد ماند خاطر جمع دارند۔ نا امید

اسیلتے کہ اولیاء کی ذات مع اپنے اسماء  
و صفات کے اسماء و صفات الہی میں  
مستغرق اور ہالک ہو کر فانی فی اللہ اور باقی  
ب اللہ ہو گئے ہیں۔ اپنی اور اپنے مقامات  
کے کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں مگر خدا نہیں جو کچھ  
شعہ مردان خدا خدا جدا نباشند لیکن  
ز خدا جدا نباشند۔ فرق اعتباری باقی  
ہے پس علما و اعتقاد اختلاف شریعت  
کو اپنے میں راہ نہ لیں اور اپنے کئے ہوئے پر  
قائم رہ کر اللہ کی طرف رجوع ہوں یا خضوع  
و خشوع کیسا توجہ جناب پاک سبحانہ قائل  
ہیں استغفار کریں اور راہ مستقیم شایع  
رہیں اور اپنے مرشد کو اپنے سے غافل نہ جانیں  
اور دوسرے طرف مائل نہ ہوں جب تک کہ اجازت  
شیخ کی نہ ہو کیونکہ ہر جائی ہمدرد ہوتا  
ہوتا ہے اور پیروں کی نظر تگرجا تگ  
اور ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچتا ایک گیر  
و محکم گیر۔ انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق  
محروم نہ رہے گا خاطر جمع رکھیں نا امید

نہ شوند بایک کہ از آب سر و غسل نموده و  
چادر نو گرفته بطور احرام بستند سر برینہ  
در خلوت دو رکعت نماز کہ در یک رکعت  
بعد فاتحہ آیتہ الکرسی و دو دویم آمن  
الرسول تا آخر سوره بخوانند باز دو رکعت  
دیگر بخوانند در آن در یک رکعت قل اعوذ  
برب الفلق و در دویم قل اعوذ بر رب  
الناس بخوانند بعد سلام بجز متام  
رجوع بجناب حق تعالی بادر دو سوز  
توبہ و استغفار نمایند و گریہ و زاری  
کنند و تسبیح و تحمید کنند و در دو خواندہ  
و چند ضرب یا فتاح بر دل زدہ و نفی  
و اثبات معہ واسطہ و رابطہ مشغول  
شوند ہر قدر کہ تواند بکنند بعدہ  
در دو شریف خواندہ مراقب شوند تا وقتیکہ  
دل برہ اشتہ نہ شوند مشغول مانند غرض  
ایں عمل را تیا زده روز بایک کرد امیدست  
کہ در یک دور و ز فائدہ خواہد شد اگر  
در ایں مدت کشود کار نہ شود تا بہر یک

نہ ہوں مناسب ہے کہ ٹھنڈے پانی  
سے غسل کر کے اونکی چادر لیکر بطور احرام  
باندھکر سر برینہ تنہائی میں دو رکعت نماز  
کہ ایک رکعت میں بعد فاتحہ آیتہ الکرسی  
اور دوسری میں آمن الرسول تا آخر  
سورہ پڑھیں۔ پھر دو رکعت دوسری  
پڑھیں اسکی ایک رکعت میں قل اعوذ  
بر رب الفلق اور دوسری میں قل اعوذ بر رب الناس  
پڑھیں۔ اور بعد سلام کے بجز تمام حق تعالیٰ  
کی جانب در دو سوز سے توبہ استغفار کیساتھ  
رجوع کریں اور گریہ و زاری کریں و تسبیح و تحمید  
کریں اور در دو پڑھکر او چند ضرب یا فتاح  
کی دل پر لگا کر نفی و اثبات میں مع واسطہ و رابطہ  
مشغول ہوں جس قدر کہ ممکن ہو کریں اسکے  
بعد دو شریف پڑھکر مراقب ہوں جب تک  
دل برہ اشتہ نہ ہو مشغول رہیں غرض  
اس عمل کو گیارہ روز تک کرنا چاہیے امید  
کہ ایک دور و ز میں فائدہ ہوگا اگر اس مدت  
میں کشود کار نہ ہو تو اکیس

روز بکنند و آلا تا چهل روز کنند انشاء اللہ  
 تعالیٰ دیر عرصہ ضرر فائدہ خواہد شد  
 خاطر جمع دارند و ہر جہ کہ دیر عرصہ  
 واردات بقورغ آمد از مولوی شہید احمد  
 صاحب یا از مولوی محمد قاسم صاحب  
 بیان باید نمود ہر جہ او شاں فرمایند  
 بر آں عمل باید و او شاں را بجائے مرشد  
 خود دانند زیادہ والسلام و بس  
 بخدمت جمیع دوستان و یاران طریقت  
 ملاقی شوند از من دعا سلام فرمودہ  
 دہند و اگر ممکن باشد از حال خود مطلع  
 کردہ باشند فقط۔

مکتوب چہلم۔ از فقیر املا واللہ  
 عفی اللہ عنہ بخدمت برادر طریقت و  
 طالب معرفت صادق الیقین عزیزم  
 عبد الواضعاں صاحب دامن شوق و ذوق  
 و عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و انقیاد  
 ملاقات واضح راے عزیز باد۔ ایں فقیر  
 بہر حال مشکور بودہ بحق آن مخلص و دیگر

روز تک کریں ورنہ چالیس روز تک بن  
 انشاء اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں ضرر و  
 فائدہ ہو گا خاطر جمع رکھیں اور جو کچھ کہ اس  
 عرصہ میں وارد واقع ہوں مولوی شہید احمد  
 صاحب یا مولوی محمد قاسم صاحب سے بیان  
 کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمادیں اس پر عمل  
 چاہیے اور ان کو اپنے مرشد کی جگہ  
 سمجھیں زیادہ والسلام بخدمت جمیع  
 دوستان و یاران طریقت سے ملاقات  
 کر کے میری طرف سے دعا و سلام ہو چکیا  
 اور اگر ہو سکے اپنے حال سے مطلع  
 کرتے رہیں فقط۔

مکتوب چالیسواں نقیضہ  
 ادا اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت برادر  
 طریقت و طالب معرفت صادق الیقین  
 عزیزم عبد الواضعاں صاحب دامن شوق و  
 ذوق و عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و انقیاد  
 ملاقات واضح راے عزیز ہو یہ فقیر بہر حال  
 میں مشکور ہو کر حق میں آپ مخلص اور دوسرے

دوستان طریقت وغیرہ دعا خیر میکند  
مکتوب عقیدت و محبت اسلوب بہار  
شوق و اشتیاق درود نموده فرحتہا  
رو نمود و محبوب حقیقی آل عقیدت شعا  
را از جمع امراض جسمانی و روحانی محفوظ  
داشتہ بدوق و درود خود و اتباع  
شرعیّت مسرور دارند از شفا یابی امراض  
معنوی و رفع قبض شکر بجا آورده شد  
او تعالیٰ دام پادرد و سوز خود خرم دارد  
آمین یا رب العالمین عزیزین اوقات  
خود را ہر دم دہ آں مصروف بدکش و خل  
دادند و دوام خلوت را محبوب پذیرند  
و از صحبت اغیار گریزاں باشند و اگر از  
کثرت اذکار و اشغال گاہے طبع طلال  
گیر و مطالعہ کتب اخلاق و سلوک مثل  
احیاء العلوم و کیمیاء سعادت و مشنوی  
مولانا روم و مکتوبات حضرت عبدالقدوس  
کنگنوی قدس سرہ وغیرہ پیش نظر دارند  
و اگر از ذکر قلب لگن شود و دہرین موزدکر

دوستان طریقت وغیرہ کے دعا خیر کرتا ہے  
مکتوب عقیدت و محبت اسلوب بہار  
شوق و اشتیاق کے ساتھ دارودہوا  
مست ہوئی محبوب حقیقی اس عقیدت شعا  
کو تمام امراض جسمانی و روحانی سے  
محفوظ رکھ کر اپنے ذوق و درود اور اتباع  
شرعیّت میں مسرور رکھے اور امراض معنوی  
کی شفا یابی اور قبض کے رفع سے شکر بجا  
لایا گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے درود و سوز میں خوش  
رکھے آمین یا رب العالمین عزیزین اپنے  
اوقات کو ہر دم دہر گھڑی ذکر و مشغول میں  
مشغول رکھیں اور ہمیشہ خلوت کو محبوب  
جائیں اور اغیار کی صحبت سے بھاگتے رہیں  
اور اگر کثرت اذکار و اشغال سے کبھی  
طبیعت پر طلال ہو تو کتب اخلاق و سلوک جیسے  
احیاء العلوم و کیمیائے سعادت و مشنوی  
مولانا روم و مکتوبات حضرت عبدالقدوس  
کنگنوی قدس سرہ کا مطالعہ پیش نظر رکھیں اور اگر  
ذکر سے قلب لگن ہو جاوے اور دہرین مویں ذکر

پیوستہ شود و دوام حضوری حاصل شود  
مراقبہ قنانی اللہ و بقا باللہ پیش گیرند  
وہ ال خود را بخدمت مولوی رشید احمد  
صاحب عرض کردہ باشند و ہر چہ  
اوشاں فرمایند بر آں عمل نمایند و بجا  
احقر دور افتادہ بندارند و فقیرانیز  
از خود دور شمارند کہ از ہمت و دعا  
غافل نیست فقط۔

مکتوب چہل و یکم۔ از فقیر امداد اللہ  
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت اخئی فی اللہ  
صادق الیقین میاں جی عبدالواحد خاں  
صاحب دام شوق و ذوق و عرفانہ۔  
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
واضح رائے روشن باد مکتوب عقیدت  
و محبت اسلوب شما باشتیاق تمام  
ورود نمود از حال آنہا مسرور گشتم  
آنکہ نوشتہ بودند کہ انچہ فتورے

یہ مراد نہیں کہ حاضر و ناظر سمجھیں بلکہ مراد وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہے  
کہ از ہمت و دعا غافل نیست ۱۲

در کیفیت باطن ایجاب واقع شد  
 بود بامداد و علاج مرشد از فصل  
 الہی دفع شد و ہما نکہ سابق بود بلکہ  
 زیادہ از اں مذاق و لذت و کیفیت  
 میشود ازین معنی شکر بجاء آورده شد  
 اللہ تعالیٰ آن مخلص را جمیع  
 مدارج سلوک طے کنانیدہ بمنزل  
 مقصود رساند آمین۔ باید کہ با وجود  
 مشغولی و دوازده تسبیح و پاس انفاس  
 و غیرہ ذکر اسم ذات لسانی نیز نسبت و  
 چہار ہزار بار اللہ بختیکہ ایں اسم  
 را غیر ذات ندارد تصور آنکہ زبان  
 دہن و لسان قلب با ہم تلفظی کنند  
 ہر روز کردہ باشند و اگر نتوانند  
 دوازده ہزار بار ضرور معمول دارند

کیفیت باطن میں اس طرف واقع  
 ہوا تھا مرشد کی امداد و علاج سے  
 بفضل الہی دفع ہوا اور جیسا کہ سابق  
 تھا بلکہ اس سے زیادہ مذاق و لذت  
 و کیفیت ہوتی ہے۔ اسوجہ سے مملوک بجا  
 لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص کو تمام  
 مدارج سلوک طے کر اگر نزل مقصود پر  
 پہنچا دے آمین۔ چاہیے کہ باوجود مشغولی  
 بارہ تسبیح و پاس انفاس وغیرہ کے  
 ذکر لسانی اسم ذات کا بھی چوبیس ہزار  
 بار اللہ اللہ اس طریقہ سے کہ اس  
 اسم کو غیر ذات سخانیں اس تصور کے  
 ساتھ کہ زبان دہن و لسان قلب  
 با ہم تلفظ کریں ہر روز کرتے رہیں۔ اگر نہ  
 ہو سکے بارہ ہزار بار ضرور معمول رکھیں۔

عہ اسم یعنی لفظ دال علی السمع ظاہر ہے کہ غیر ہے ذات سہمی کا انکے تفارک کی نفی نہیں  
 بلکہ مراد یہ ہے کہ اسم پرین حیث اللفظ نظر نہ کرے بلکہ من حیث الدلالۃ علی السمع نظر  
 کرے پس مسمی کی طرف توجہ رکھے اور اسی اعتبار سے بعض فضلا نے اسم کو نفس مسمی کہا ہے  
 کما نقلہ البیضاوی و فصلہ مثنیٰ زاد ۱۲۴۔

و نیز حسب استعداد خود مشغول جلس  
دم بم مناسب است و کیفیت آن  
وقت مشغولی آن واضح خواهد شد  
و ترکیبش از مولویان یعنی مولوی  
رشید احمد صاحب دیا از مولوی  
محمد قاسم صاحب دریافت نمایند۔  
حاجت تحریر نیست و نیز دینولا  
حسب خواہش آن عزیزان رسالہ  
ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب در  
علم سلوک کہ جامع است باذکار و  
اشغال و مراقبات نوشتہ و مرتب  
ساختہ بدست حاجی محمد اسماعیل  
صاحب سہارنپوری بخدمت مولو مبین  
موصوفین ارسال کردہ ام از آنجا  
گرفتہ نقلش بردارند و نزد خود  
نگاہدارند و پیشوا و خدو سازند و  
از نظر نااہل و منکر طریقت دور  
دارند و طریق سلوک کہ در آن نوشتہ  
ام در نظر موصوفین تحصیل نمایند

نیز اپنی استعداد کے موافق جلس دم  
کا مشغول بھی مناسب ہے اور کیفیت  
اسکی مشغولی کے وقت واضح ہوگی۔  
اور اسکی ترکیب مولویوں یعنی مولوی  
رشید احمد صاحب یا مولوی محمد قاسم  
صاحب سے دریافت کریں تحریر  
کی حاجت نہیں ہے۔ نیز اس عرصہ  
میں آن عزیزوں کی حسب خواہش  
رسالہ ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب  
علم سلوک میں جو کہ اذکار و اشغال  
و مراقبات کو جامع ہے لکھ کر مرتب  
کریں حاجی محمد اسماعیل سہارنپوری  
کے ہاتھ بخدمت مولو مبین موصوفین  
میں نے بھیجا ہے وہاں سے لے کر  
اُس کی نقل لیں اور اپنے پاس محفوظ  
رکھیں اور اپنا پیشوا بنائیں اور نظر  
سے نااہل اور منکر طریقت کی دور  
رکھیں۔ در طریقہ سلوک کا کہ اُس میں  
نے لکھا ہے نظریں مولو مبین موصوفین کی

انشار اللہ تعالیٰ مفید خواہد شد  
و آنکہ بقلم آورده بودند کہ درینو لا  
حال دیگر طاری گردیده است کہ  
دل بجاتب حسیناں مائل میگردد  
و از دیدار کس حسین و خوبصورت  
و لم دردمی کند و تا بدیر خیال صورت  
آن کس بنظر می ماند علاج این امر  
ہم شود - عزیز من بدانکہ چون طالب  
حق بانوار ذکر منور گردد و از کدورت  
ماسو امصفا شود و نسبت بروحانیت  
پیدا آید در آن این چنین واقعات  
پیش می آیند زیرا کہ طالب محبوب  
او برتری آرد چو تکہ بر تو جمال محبوب

انشار اللہ تعالیٰ مفید ہو گا اور  
وہ کہ لکھا تھا کہ ان ایام میں دوسری  
حالت طاری ہوئی ہے کہ دل  
حسینوں کی جانب مائل ہوتا ہے  
اور دیدار سے کسی حسین و خوبصورت  
کے میرا دل درد کر تا ہے اور دیر  
تک اس صورت کا خیال نظر میں رہتا  
ہے۔ اس امر کا بھی علاج ہونا چاہیے  
عزیز من جان تو جب طالب حق الفنا ہو کر  
سے منور ہو جاتا ہے اور اسو الی کدورتوں سے صاف  
ہو جاتا ہے اور روحانیت سے ایک نسبت ظاہر ہوتی  
ہے تو اسوقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو اسطے  
کہ طالب محبوب فی کتاب ہے چو تکہ پر تو جمال محبوب

وہ قول کہ آنکہ بقلم آورده انذالی آخر المکتوب نہایت نازک مقام کو نہایت احتیاط کے  
ساتھ حل فرمایا ہے بمقتضی آنکہ کسی تحقیق مقام سے حل کرنا ضروری ہے باقی اجمالاً  
اتنا سمجھ لیا جائے کہ منشا اس حالت کا کبھی محمود بھی ہوتا ہے جو غیر اختیار سے ہے  
لیکن اگر احتیاط نہ کی جاوے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے اور اس احتیاط کا  
حاصل یہ ہے کہ مخلوق سے دور رہے خصوص حسینوں سے نظر کو بچاوے اور  
حدود شرعیہ کا ظاہر اور باطناً سخت پابند رہے ۱۲۔



حقیقی در ہر شے ظاہر است  
 دل طالب بہر جانب خصوصاً سو  
 حسنیناں جہاں چنانکہ مولانا جامی  
 مے فرمایند - مشعر حسن خویش  
 از روئے خواب آشکارا کردہ - پس  
 بچشم عاشقان خود را تماشا کردہ -  
 مائل میگردد - و لذت ی گیرد - پس  
 چوں طالب صادق را این معاملہ  
 پیش آید - باید کہ از نظر آں لذت  
 نیکر و بلکہ آں صورت را منظر صنعت  
 حق دانست و پرتو جمال حقیقی تصور  
 یدہ بنظر خیال آرا از پیش نظر برارد  
 و نظر دل بر جمال صانع کہ درو  
 ظاہر است و بے مانند و بے مثال  
 و بے کیفیت راست گمارد - و  
 در آں تصور مستغرق گردد و کیفیت  
 و حال آں در قال نمی آید - بہر کہ  
 گذرد اندک مگر ضرور است کہ درین  
 زبان طہارت و خلوت

حقیقی ہر شے میں ظاہر ہے . دل  
 طالب کا ہر جانب خصوصاً حسنینان  
 جہاں کی طرف بیسا کہ مولانا جامی فرماتے  
 ہیں - مشعر حسن خویش از روئے  
 خواب آشکارا کردہ - پس بچشم  
 عاشقان خود را تماشا کردہ - مائل  
 ہوتا ہے اور لذت لیتا ہے پس  
 جب طالب صادق کو یہ معاملہ پیش  
 آوے چاہیے کہ اُسکی نظر سے لذت  
 نہ لے بلکہ اُسکی صورت کو منظر اور صنعت  
 حق جانکر اور پرتو جمال حقیقی تصور  
 کر کے اپنی نظر و خیال سے اُسے دفع  
 کرے اور دل کی نظر جمال صانع پر  
 کہ اس میں ظاہر ہے اور بے مانند اور  
 بے مثال اور بے کیف ہے ٹھیک جالے  
 اور اس کے تصور میں مستغرق ہو جائے  
 اسکی کیفیت و حالت قال میں نہیں کہتی  
 جیسر گذرتی ہے وہ جانتا ہے مگر ضرور  
 ہے کہ اس زمانہ میں طہارت و خلوت

بر خود واجب داند یعنی ہر وقت  
 با وضو باشد ہر گاہیکہ بشکند  
 زود وضو کند و از مخلوق دور ماند  
 و از طعام ناو جب پرہیز نماید والا  
 خوف ہلاکت طالب است و اگر  
 حال غلبہ کند بمقدور خود حد و شرعی  
 را در نگاہ دارد و بہر حال مرشد  
 خود را اطلاع کردہ باشند فقط  
 والسلام علی من اتبع الہدی  
 مکتوب چہل و دوم۔ از فقیر  
 امداد اللہ عنہ بنجدت  
 بابرکت برادر طریقت و طالب  
 معرفت میا بخو عبد الواحد خاں خب  
 دام شوق و عرفانہ باللہ بعد سلام  
 مسنون و اشتیاق مشون واضحرا  
 سامی باد مکتوب بحبت و عقیدت  
 اسلوب معہ پارچہ کھیس مرسلہ آں  
 مخلص رسید گوناگوں فرحتہا  
 رونمود۔ اللہ تعالیٰ آں برادر را

اپنے او پر واجب جانیں یعنی ہر وقت  
 با وضو رہے جسوقت ٹوٹے جلد وضو  
 کر لے اور مخلوق سے دور رہے اور  
 نا جائز کھانے سے پرہیز کرے ورنہ  
 طالب کی ہلاکت کا خوف ہے اور اگر  
 حال غلبہ کرے تو اپنے مقدور کے موافق  
 حد و شرعی کی حفاظت کرے اور بہر  
 حالت میں اپنے مرشد کو اطلاع کرنا  
 رہے فقط والسلام علی من اتبع الہدی  
 مکتوب بیالیسواں۔ فقیر  
 امداد اللہ عنہ بنجدت  
 بابرکت برادر طریقت و طالب معرفت  
 میا بخو عبد الواحد خاں صاحب  
 دام شوق و عرفانہ باللہ بعد سلام  
 مسنون و اشتیاق مشون واضحرا  
 سامی ہو۔ نامہ محبت و عقیدت  
 معہ پارچہ کھیس آپ مخلص کا بھیجا ہوا  
 پہونچا۔ بہت زیادہ طلبا ہر  
 ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس برادر کو

یا یاد آوری و اخلاص و محبت  
 دارد۔ یقین است کہ نسخہ  
 ضیاء القلوب نزد آں برادر از  
 صاحب مولوی محمد قاسم صاحب یا  
 یا مولوی رشید احمد صاحب  
 رسیدہ باشد۔ زیرا کہ مطبوع گردید  
 در آں ترکیب زیارت رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دیگر  
 اوراد و اشغال اوقات پنجگانہ  
 نوشتہ اند۔ کدام امر ضروری  
 نگذاشتہ ام کہ در آں نباشد  
 کتاب ضیاء القلوب مرشد کامل  
 است۔ آں را مرشد کامل دانستہ  
 حرز جان خود سازند و اگر کدام  
 جان بفہم نیاید بذریعہ خط از من  
 یا از مولوئین دریافت نمایند و ملا  
 از خبر خیریت بخنویسان باشند

اس یاد آوری اور اخلاص و  
 محبت کے ساتھ رکھے یقین ہے  
 کہ نسخہ ضیاء القلوب نزدیک اس  
 برادر کے مولوی محمد قاسم صاحب  
 یا مولوی رشید احمد صاحب  
 کے پاس سے پہونچا ہوگا۔ اس واسطے  
 کہ مطبوع ہو گیا ہے اُس میں ترکیب  
 زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی مع دوسرے اوراد اور  
 اشغال پنجگانہ اوقات کے لکھے  
 ہیں کوئی امر ضروری نہیں چھوڑا  
 ہے کہ اس میں نہ ہو۔ کتاب ضیاء القلوب  
 کامل مرشد ہے۔ اس کو مرشد  
 کامل جان کر اپنی جان کا تعویذ  
 بنائیں اور اگر کسی جگہ سمجھ میں نہ آئے  
 تو بذریعہ خط مجھ سے یا مولوئین سے دریافت کریں  
 اور ہمیشہ اپنی خیریت کی خبر لکھتے رہیں۔

یہی ادب ہے ہر کتاب کے مطالعہ کا خصوص کتب تعویذ کا اور یہ بھی اُس کے لئے ہے  
 جب کو کافی مناسبت ہو ورنہ خود مطالعہ جو ممنوع ہے بدواً واسطہ ہندو کے ۱۲

باقی حال زیبائی حجاج واضح خواند  
خدا بخد مت حاجی قاد بخش صاحب  
سلام شوق از من گفتم دہند کہ  
جوت پاپوش مرسلہ آں صاحب  
رسید خاطر جمع در زند فقط ۔

مکتوب چیل وسوم۔ از فقیر  
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخد مت  
بارکت مخلص بیرون محب با صفا  
میانجو عبد الواحد خاں صاحب  
دام معرفتکم بعد سلام مسنون دعا  
خیر مشحون مشہود رائے عزیز باد۔  
مکتوب محبت و عقیدت مع مبلغ چار  
روپیہ نذرانہ و رود آ و رد خوشنود  
ساخت و از حال مند جہ اش  
آگاہی یافت اللہ تعالیٰ آن محب  
را بایں محبت و اخلاص سلامت  
داراد و روز بروز ذوق و معرفت  
روزی کنا و معنوم شد کہ فی القلوب  
رسید باید کہ ادراش و باد می

باقی حال حجاج کی زبانی واضح ہوگا  
بخد مت حاجی قاد بخش صاحب  
سلام شوق میری جانب سے پہونچا کہ  
پیام دیں کہ جفت پاپوش آپکا مرسلہ  
پہونچا خاطر جمع رکھیں۔

مکتوب تینتا الیسواں فقیر  
امداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بخد مت  
بارکت مخلص بیرون محب با صفا  
میانجو عبد الواحد خاں صاحب  
دام معرفتکم بعد سلام مسنون دعا  
خیر مشحون مشہود رائے عزیز ہو نامہ  
محبت و عقیدت مع چار روپیہ  
نذرانہ کے وصول ہو امر در کیا۔  
اور مندرجہ حال سے اطلاع ہوئی۔  
اللہ تعالیٰ اس محب کو اس محبت و  
اخلاص سے سلامت رکھے اور روز  
بروز ذوق و معرفت نصیب کرے  
معلوم ہوا کہ دنیا مرا القلوب پہونچی  
چلیے کہ اس کو مرشد و ہادی

راہ دانستہ پیش نظر دارند و  
 از نااہل دور دارند و آنکہ  
 برائے عمل تسخیر و ہشتہ بودند  
 معلوم نمایند کہ احقر ازین فن  
 ہمیشہ کنارہ کش است کلاں  
 خلاف مقصود می فهمد مگر برادر  
 حضرت شاہ فضل حق صاحب  
 درین علم جزئی دخل می دارند  
 بنا بر آن مختص صاحب موصوف  
 راہ جانکہ پیش نظر رکھیں اور  
 نااہل سے دور رکھیں اور جو کچھ  
 عمل تسخیر کے لئے لکھا تھا  
 معلوم کریں کہ احقر ہمیشہ اس  
 فن سے کنارہ کش ہے کیونکہ  
 اس کو خلاف مقصود سمجھتا ہے  
 مگر برادر حضرت شاہ فضل حق  
 صاحب اس علم میں کچھ دخل رکھتے  
 ہیں اس بنا پر جناب موصوف

عہ کس قدر رعایت ہے طالبین کی کہ سابق میں اپنی کنارہ کشی کا بھی اظہار  
 ہے اور سابق میں اس فن کا غیر مفید ہونا بھی ارشاد ہے پھر بھی اجابت  
 درخواست کا انتظام ہے۔ دوسری وسعت اخلاق یہ ہے کہ یہ نہیں تحریر فرمایا کہ  
 تم میرا یہ خط آن کو دکھلا دینا وہ بتلا دیں گے خود شاہ فضل حق صاحب کو  
 ابتداء تحریر فرمایا اور وہ بھی بلا درخواست مکتوب الیہ کے اور یہ اور خصلت  
 مزید بظن ہے۔ اس پر بھی مزید یہ ہے کہ مخاطب کی تسکین کے لئے خود بھی  
 حزب البحر پڑھنے کا مشورہ دے دیا ورنہ پورا سکون نہ ہوتا کہ خود تو کچھ تعلیم  
 نہ فرمایا اور حزب البحر میں دوسرے برکات بھی ہیں محض پیرزادوں کے عملیات  
 ہی میں سے نہیں نیز بعض اوقات بعض طبائع کے اعتبار سے ہیں حکمت بھی ہوتی  
 ہے وہ کہ اجابت درخواست سے ذہن خالی ہو جاتا ہے اور دکن سے اشتیاق  
 بڑھتا ہے طبیب ہی مریض کی مصلحت پر مانتا ہے ۱۲۱

راخو اہم نوشتہ انشاء اللہ  
 تعالیٰ اوشاں عملیات مطلوبہ  
 شما جمیع خواہند فرستاد خاطر جمع  
 دارند و خلاصہ این است کہ فقیر  
 اگر بمعرفت حق میرسد مہ امور  
 در حکم اومی باشند حاجت کدام  
 عمل و کدام تعویذ نیست اگر ممکن  
 باشد سہ بار حزب البحر بایں  
 ترتیب کہ یک بار بعد نماز مغرب  
 و یک بار بعد نماز عشاء و یک بار  
 بعد نماز چاشت مدام بخوانند  
 انشاء اللہ تعالیٰ برائے ہر مہم  
 کافی خواہد شد بخد مت ہمہ  
 دوستان و مخلصان خصوصاً  
 حاجی قادریہ بخش بعد سلام  
 شوق آنکہ دو پتہ رسالہ آن  
 عزیز سید جزاکم اللہ خیر  
 الجزا فقط -

کو لکھوں گا . انشاء اللہ تعالیٰ  
 وہ تمہارے تمام مطلوبہ عملیات  
 روانہ کریں گے خاطر جمع رکھیں  
 خلاصہ یہ ہے کہ فقیر اگر معرفت  
 حق پر پہنچ جائے تمام امور  
 اس کے حکم میں ہو جاتے ہیں  
 کسی عمل اور کسی تعویذ کی حاجت  
 نہیں ہے . اگر ممکن ہو تین بار  
 حزب البحر اس ترتیب سے کہ  
 ایک بار بعد نماز مغرب اور  
 ایک بار بعد نماز عشاء اور  
 ایک بار بعد نماز چاشت ہمیشہ  
 پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ہر مہم کیلئے  
 کافی ہوگا بخد مت تمام دوستوں  
 و مخلصوں خصوصاً حاجی قادریہ بخش  
 کو بعد سلام سنون کے معلوم ہو  
 کہ دو پتہ رسالہ آں عزیز پہنچا  
 جزاکم اللہ خیر الجزا فقط

لے شاید دیوبند کے رہنے والے ہیں ۱۲ سعید الدین

مکتوب چل چہارم پت

بارکت عزیزم میا بخجوعبدالواحد خاں  
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون

معلوم فرماید سابق ازیں جواب  
خط آں صاحب ہمراہ حافظ  
عابد حسین صاحب دیوبندی روانہ

کردہ ام رسیدہ باشد حالا  
از خط اسمی میاں رحیم بخش دریافت  
شد کہ آں صاحب را مرضی

دیگر لاحق شد علاجش میخواستند  
باید دانست کہ عشق مجازی  
میرساند بحقیقت خود تا دقتیکہ

وصال نہ شود از معشوق مجازی  
والانقصان عاشق است شعر  
عاشقی گریں سرو گزراں سرست

عاقبت مار ابرار شہر رہبرست  
یعنی طالب حق را باید کہ در مجاز  
یغیر از اعظم ہے تبدیل مجاز بحقیقت کی کہ محبوب مجازی سے کسی قسم کا انتفاع نہ ہو

حق کی اسکو طوطی نظر چشم ہونہ نظر قلب یعنی تصور و نہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے ۱۲

مکتوب چوالیسواں پت

بارکت عزیزم میا بخجوعبدالواحد خاں  
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون

کے معلوم ہو کہ اس سے پہلے آپ  
کے خط کا جواب ہمراہ حافظ  
عابد حسین صاحب دیوبندی میں

نے روانہ کیا ہے پہونچا ہو گا اب  
میاں رحیم بخش کے خط سے معلوم  
ہوا کہ آپ کو کوئی مرض لاحق

ہو گیا ہے جس کا علاج چاہتے  
ہیں عشق مجازی حقیقت  
کا رہبر اسی وقت تک ہے کہ معشوق

مجازی سے وصال نہ ہو ورنہ  
نقصان عاشق ہے شدہ شعر  
عاشقی گریں سرو گزراں سرست

عاقبت مار ابرار شہر رہبرست  
یعنی طالب حق کو چاہیے کہ مجاز میں  
یغیر از اعظم ہے تبدیل مجاز بحقیقت کی کہ محبوب مجازی سے کسی قسم کا انتفاع نہ ہو

حق کی اسکو طوطی نظر چشم ہونہ نظر قلب یعنی تصور و نہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے ۱۲

حقیقت را بہ بنید اگر مجاز غالب  
 شود صورت دفع آنست کہ وقت  
 ذکر نفی اثبات صورت معشوق مجاز  
 را در قلب خود تصور کند و کلمہ  
 (لا) را از اندرون دل بشدت  
 وقوت تمام بر کشیدہ و (اللہ)  
 را بکثرت راست رسانیدہ و  
 سر را بطرف پشت کردہ تصور  
 کند کہ صورت محبوب مجازی را و  
 محبت او را از دل بیرون آوردہ  
 پس پشت انداختم و دم را  
 گذاشتہ لفظ اللہ بقوت  
 و زور بر دل ضرب کند و ملاحظہ کند  
 کہ نور الہی را و محبت را در دل  
 آوردہ دم ہمیں طور کش کش و دمادم

حقیقت کو دیکھے اگر مجاز کا غلبہ  
 ہو تو اس کے دفع کی صورت یہ ہے  
 کہ نفی و اثبات کے ذکر کے وقت  
 معشوق مجاز کی صورت اپنے قلب  
 میں تصور کرے اور کلمہ (لا) کو اندرون  
 دل سے تمام شدت و قوت سے  
 کھینچ کر اور (اللہ) کو دہانے منہ سے  
 پرہو بچا کر اور سر کو پشت کی  
 طرف کر کے تصور کرے کہ محبوب  
 مجازی کی صورت اور اسکی محبت  
 کو دل سے باہر نکال کر پس پشت ڈال  
 رہا ہوں اور سانس کو چھوڑ کر لفظ  
 اللہ بقوت و زور کیساتھ دل پر ضرب کرے  
 اور ملاحظہ کرے کہ نور الہی اور محبت کو دل  
 میں لایا ہوں اسی کش کش و دمادم کیساتھ

تصور بہ ضرورت ہے جیسے شاہد مدعا علیہ کو دیکھ کر اس پر شہادت دیتا ہے اور  
 پیش کی رائے پر ہے۔ اگر طالب کی خصوصیت کے اعتبار سے مضر نہ دیکھے تو تجویز کرے  
 دہرہ بجائے اس کے یوں تصور کرے کہ غیر اللہ کو قلب سے نکال دیا۔ اس عموم میں  
 وہ محبوب مجازی بھی آگیا خصوصیت سے اس کا تصور نہ کرے۔



ذکر کند۔ چند روز بعد اکر انشاء اللہ  
تعالیٰ بچند عرصہ عشق مجازی  
عشق حقیقی شود و نیز در صورت  
محبوب مجازی محبوب حقیقی را تصور  
نماید یا این گاہ غافل نہ شود۔

رفتہ رفتہ مجاز حقیقت خواہد شد  
خاطر جمع دارند و پانصد بار ہر روز  
اللہ اللہ الصمد بخواند و بعد  
نماز عشاء یکصد و یکبار یا غزینہ  
و ہمیں قدر یا ارحم الراحمین مدام  
بخواند و مدام از حال خود می  
نویساں با شنیدہ فقط

مکتوب چہل و نیم از فقیر  
امداد اللہ عزیزم عبد الوہاب خاں  
صاحب زاد مشوقہ باللہ پس از سلام

ذکر کرے اور چند روز عمل کرے۔  
انشاء اللہ چند عرصہ میں عشق مجازی  
عشق حقیقی ہو جائیگا اور نیز محبوب  
مجازی کی صورت میں محبوب حقیقی  
کا تصور کرے اس سے کبھی غافل نہ  
رفتہ رفتہ مجاز حقیقت ہو جائیگا۔  
خاطر جمع رکھیں اور پانچ سو بار ہر  
روز اللہ اللہ الصمد پڑھے اور  
بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار  
یا عزیز اور اسی قدر یا ارحم  
الراحمین ہمیشہ پڑھے اور ہمیشہ  
ایسا حال رکھتے رہیں فقط

مکتوب پینتالیسواں فقیر  
امداد اللہ سے عزیزم عبد الوہاب خاں  
صاحب زاد مشوقہ باللہ بعد سلام

عہ مجمل عبارت ہے تفسیر اسکی یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ حسن جمال اہل میں صفت محبوب حقیقی  
کی ہے اور محبوبان مجازی محض منظر ہیں بلا جلول و اتحاد کے موجب ان مظاہر میں کشش ہے تو  
موصوف حقیقی کے حسن و جمال کی کیا نشان ہے۔ اس مراقبہ سے محبوب حقیقی کی طرف ادلاً  
کشش عقلی ہوگی پھر کشش طبعی اس سے محبت مجازی منحل یا زائل ہو جائے گی ۱۲

شوق معلوم فرمایند کہ ہر چند نامہ  
 آن عزیز علیحدہ نہ رسید اما در خط  
 میاں رحیم بخش بساطی سہارنپوری  
 سطرے چند مسطورہ آن عزیز بنظم  
 آمد خیریت آن عزیز معلوم شد۔  
 الحمد للہ علی ذلک در اینجا نیز ہمہ  
 وجوہ خیریت است و امید کہ مرض  
 معلوم زائل شدہ باشد۔ و اگر  
 بالفرض قدرے باقی باشد یہاں  
 شغل را کہ از اینجا رقم یافتہ بکار برند  
 انشاء اللہ تعالیٰ بالکلیہ زائل خواہد  
 شد و السلام فقط ہمہ یا آفرین  
 شوق کے معلوم کریں کہ ہر چند کہ  
 آن عزیز کا خط علیحدہ نہیں پہنچا۔  
 لیکن میاں رحیم بخش بساطی  
 سہارنپوری کے خط میں چند سطرین  
 آن عزیز کی لکھی ہوئی نظر آئیں۔  
 آن عزیز کی خیریت معلوم ہوئی۔ الحمد  
 للہ علی ذلک یہاں بھی بہتہ وجوہ  
 خیریت ہے اور امید ہے کہ مرض زائل  
 ہوا ہو گا اور اگر بالفرض قدرے باقی  
 ہو اسی شغل کو کہ اس جگہ سے لکھا  
 ہوا ہے اس سے کام لیں انشاء اللہ بالکلیہ  
 زائل ہو گا فقط تمام یاد کرنے والوں

۵۔ ہے شفقت کہ ایک اطلاع کے بعد خود اسکا کس قدر خیال رکھا گیا کہ بدولت  
 طالب کی مکرر اطلاع کے اپنا انتظار ظاہر فرماتے میں اور تدبیر کی تاکید فرماتے ہیں۔  
 یہی وجہ ہے جس سے ایسے مرشد کا خادم محروم نہیں رہتا دینی مثل ہذا قبل ۵  
 بندہ پیرزادہ ام کہ لطفش دائم است زانکہ لطف شیخ وزادہ گاہ ہست گاہ نیست  
 والحمد للہ الذی جعلنا فی زمرۃ خدام ہذا شیخ الشفیق الرفیق ۱۲۔

۵۔ یا تو زوال عام ہے منحلّال کو اور یہ خصوصیت طالب کی بنا پر فرماست  
 صادق سے بالکلیہ زوال متوقع ہو گا۔ واللہ اعلم۔

سلام رسانند حاجی قادر بخش  
وحاجی احمد الدین وغیرہما از اجاب  
خورد و بزرگ سلام یاد کردہ

رسانند فقط  
مکتوب چل و ششم ہرادر  
طریق طالب معرفت عبدالواحد خاں  
دام ذوقہ از فقیر امداد اللہ بعد  
سلام مسنون اسلام واضح رائے  
عزیز آنکہ نامہ اخلاص و محبت آمود  
ورود نمود بسبب خوشی خاطر گردید  
حق تعالی بایں یاد آوری خوش  
دارد و محبت و الفت خویش بخشد  
و از جمیع ماسوا اللہ دل پاک  
دارد و آنکہ شکایت عدم رسی  
جو ابات خطوط مرسلہ خویش قلمی  
کردہ اند . عزیز من عادت فقیر  
از دایم اینکہ ہر گاہیکہ خط یگانہ

سلام پہونچے . حاجی قادر بخش  
وحاجی احمد الدین وغیرہما اور  
اپنے اجاب خورد و بزرگ سے میرا  
سلام یاد کر کے پہونچائیں فقط ۔

مکتوب چھیا لیسواں ہرادر  
طریق طالب معرفت عبدالواحد خاں  
دام ذوقہ فقیر امداد اللہ سے بعد  
سلام مسنون اسلام واضح رائے  
عزیز ہو کہ نامہ اخلاص و محبت  
کا بھرا ہوا پہونچا خوشدلی کا باعث  
ہوا . حق تعالی اس یاد آوری  
سے خوش رکھے اور اپنی محبت و الفت  
بخشے اور تمام ماسو۔۔۔ اللہ سے دل  
کو پاک رکھے ۔ اور جو شکایت آپ نے  
خطوط کے جواب نہ پہونچنے کی لکھی ہے  
عزیز من فقیر کی عادت ہمیشہ یہ ہے  
کہ جس وقت خط یگانہ

۵۔ یہ ہے مرتبہ اعتدال بین التعلق والاتصال و بین الاعتزال والانفصال کہ ابتداء

خطاب کا اہتمام نہ ہوا الا بعارض اور جواب کا التزام ہو ۱۲

دیگانہ یار آشنا میر سید در  
 ارسال و تحریر جواب ہرگز دیرو  
 تاخیر نمی کند و چہ جائیکہ جوابات  
 پہنچو عزیزاں کہ مثل فرزند می شمام  
 گاہے تساہل نمی کنم از دو سال  
 کدام خط بجز خط ہذا نزد من نہ  
 رسیدہ کہ جوابش نوشتہ می شد  
 این خط کہ رسید جوابش تحریری  
 شود خواہد رسید دبرائے ازالہ  
 مرض معلوم شغل سلطان نصیر کہ  
 در کتاب حنیار القلوب ترکیبش  
 مرقوم است میکرده باشند و  
 ذکر حبس دم و ذکر ارہ ہم باید کرد  
 کہ ازین اذکار ترقی معنوی می باشد  
 ذوق و شوق زیادہ می باشد و  
 کیفیت حاصل می گردد فقط۔

بریگانہ دیار آشنا کا پہنچتا ہے  
 اس کے ارسال و تحریر جواب میں  
 ہرگز تاخیر نہیں کرتا چہ جائیکہ تم صیے  
 عزیزوں کے جوابات کہ مثل فرزندو  
 کے شمار کرتا ہوں کبھی تساہل نہیں  
 کرتا۔ دو سال سے کوئی خط بجز اس  
 خط کے میرے پاس نہیں پہنچا کہ جواب  
 اُسکا لکھا جائے یہ خط اور اس کے جواب  
 کی رسید تحریر ہوتی ہے پہنچگی مرض  
 معلوم کے ازالہ کے لئے سلطان النصیر  
 کا شغل جو کتاب ضیاء القلوب میں مذکور  
 ترکیب مرقوم ہے کرتے ہیں اور ذکر حبس دم  
 اور ذکر ارہ بھی کرنا چاہیے کہ ان  
 اذکار سے ترقی حاصل ہوتی ہے اور  
 ذوق و شوق زیادہ ہوتا ہے اور  
 کیفیت حاصل ہوتی ہے فقط

قرنیہ تعین مکتوب الیہ سے معلوم ہوتا ہے وہی مرض عشق مجازی مراد ہے  
 اس کے لئے متعدد تدابیر ارشاد فرماتا حکیم جامع ہونے کی دلیل ہے یہ نہیں

کہ عطایوں کی طرح ایک ہی نسخہ یاد ہو ۱۲

## مکتوب چہل و ہفتم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت  
 عزیز حاجی سید عابد حسین صاحب  
 زاد اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون  
 اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز  
 باد مکتوب عقیدت و محبت اسلوب  
 ہزاراں ہزار شوق ورود آوردہ  
 محبت اینجانہ را دو بالا گردانید  
 و از مندرجہ اش آگاہی بخشید۔  
 اللہ تعالیٰ آل عزیز را بایں عقیدت  
 و محبت سلامت دارد و روز بروز  
 زیادہ کند و برآں دارد و خاتمہ  
 ما و شما برآں کند آمین۔ و از دریا  
 ترقی احوالات آل عزیز شکر بجا  
 آوردہ شد و زیارت صلی اللہ  
 علیہ آلہ وسلم در دیامبار کیا د۔  
 و از لعاب دہن صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم مراد علم و معرفت است  
 ہر قدر کہ آل عزیز آل را بر غبت

## مکتوب سینتالیسواں۔

فقیر امداد اللہ عفی عنہ سے بخدمت  
 بابرکت عزیز حاجی سید عابد حسین صاحب  
 زاد اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون  
 اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز  
 ہو کہ نامہ عقیدت و محبت اسلوب  
 ہزاراں ہزار شوق کے ساتھ وصول  
 ہوا۔ اس جانب کی محبت کو جس نے  
 دو بالا کر دیا اسکی مندرجہ کیفیت  
 آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آن عزیز کو اس  
 عقیدت و محبت کیساتھ سلامت رکھے  
 اور روز بروز زیادہ کرے اور اسی پر قائم  
 رکھے اور ہمارا تمہارا خاتمہ اسی پر کرے  
 آمین۔ اور آن عزیز کے احوال کی ترقی کے  
 معلوم ہونے سے سکر بجالا یا گیا اور زیارت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی خواہ میں مبارک ہو اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن  
 مراد علم و معرفت ہے جس قدر کہ آن عزیز نے اسکو غبت

خود دہن ہاں قدر نعمت عرفاں  
 حاصل خواہد شد و آنکہ کرامیت  
 کردہ باز اختیار ہاں نقصان  
 خیال است دیگر آنکہ از لعاب دین  
 صلی اللہ علیہ وسلم علوم دین و علما  
 حقانی کہ و شمار انبیاء مرادند باید  
 کہ از دشاں محبت قلبی دارند بسبب  
 علم دین اگر چہ از دشاں بتقاضائے  
 بشریت بعضے امور ناملائم صادر  
 شوند آنرا حوالہ بحکمت کنند و خود  
 را مقصودا شستہ بتواضع قلبی پیش  
 آیند و تابعداری آنہا در امور  
 دین بر خود لازم گیرند و کرامیت  
 نمودہ انکار نکنند و از منادی  
 نمودن مراد ہدایت مریدان و  
 عقیدہ تمندان تو است کہ اوشاں را  
 کھایا ہے اسبق قدر نعمت عرفانی  
 حاصل ہوگی اور جو کچھ کرامیت کے  
 ڈال دیا ہے وہی نقصان خیال ہے  
 دوسرے وہ کہ لعاب دین آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم دین و  
 علماء حقانی کہ وراثتے انبیاء ہیں مراد  
 ہیں چاہیے کہ اُن سے محبت قلبی رکھیں  
 بسبب علوم دین کے اگرچہ ان سے  
 بتقاضائے بشریت بعض نامناسب امور  
 صادر ہو جائیں اسکو حکمت کے حوالہ کریں اور  
 اپنے کو تصور دار جانکر تواضع قلبی سے  
 پیش آئیں اور امور دین میں انکی تابعداری  
 کو اپنے اوپر لازم سمجھیں اور کرامیت  
 کے انکار نہ کریں اور منادی کرنے سے  
 مراد مریدوں اور آپ کے عقیدہ مندوں  
 کی ہدایت ہے کہ اُن کو

۵ علماء اہل حق کی جلالت و عظمت حضرت کے قلب میں کس قدر معلوم ہوتی ہے کہ  
 اگر اُن سے بعض نامناسب امور کا بھی صدور ہو جائے اس میں حکمت کا احتمال رکھیں  
 اور امور دینیہ میں اُن کا اتباع ترک نہ کریں ۱۲

تعلیم کردہ باشند و از اشغال باطنی خود را معطل نگذارند و از ملاقات پیر حجتی محمد انور صاحب بسیار خوشنود شدم اللہ تعالیٰ دشان را محبت و معرفت کامل روزی کند و آل عزیز را نیکو مناسب است کہ بر حال شاں توجہ کامل مرغی دارند بخدمت حاجی محمد ظہور الدین صاحب بعد سلام شوق آنکہ بستم و پنج عدد حامل شریف مطلوبہ احقر مرسلہ آل عزیز رسید قیمت آنہا انشاء اللہ تعالیٰ البہولت روانہ کردہ خواهد شد و جامل ہائے آن عزیز نیز رسیدند قیمت آنہا قرار

تعلیم کرتے رہیں اور اشغال باطنی سے اپنے کو معطل نہ چھوڑیں اور ملاقات سے پیر حجتی محمد انور صاحب کی بہت خوش ہوا اللہ تعالیٰ انکو محبت و معرفت کامل عطا کرے۔ آل عزیز کو بھی مناسب ہے کہ ان کے حال پر کامل توجہ رکھیں بخدمت حاجی محمد ظہور الدین صاحب بعد سلام شوق یہ کہ بچیس عدد حامل شریف مطلوبہ احقر مرسلہ پہونچیں۔ ان کی قیمت انشاء اللہ تعالیٰ البہولت روانہ کی جائے گی۔ اور آل عزیز کی حائلیں بھی پہونچیں ابھی ان کی قیمت قرار

۱۵۔ ظاہر ایہ حاملین تجارتی ہیں حضرت رح کے اخلاق کی کیا انتہا ہے کہ اہل حاجت کی اعانت تجارتی کا بھی تحمل فرماتے ہیں کیا کوئی عارف کامل و عاشق صادق دوسرا ایسا پیش کیا جاسکتا ہے۔ ۱۶۔ دیوبند کے مشہور بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین

۱۷۔ یہ بھی دیوبند کے مشاہیر بزرگوں میں سے ہوئے ہیں ۱۲ سعید الدین۔

نیافت اور خریدار ہم کم اندک جنیں  
وضع رادر اینجا پسند نمی کنند  
و آنکه مطبوعه بمبئی اند آتھا بوضع  
استنبول اند۔ مردمان اینجا آں را  
پسند زیادہ می کنند خیر انشاء اللہ  
تعالیٰ تسہولت تدبیر کر اندہ

نہیں پائی اور خرچہ ابھی کم ہیں کہ  
ایسی وضع کو اس جگہ پسند نہیں  
کرتے اور وہ حاملین کہ مطبوعہ بمبئی  
ہیں وہ استنبول کی وضع پر ہیں یہاں  
کے لوگ ان کو بہت پسند کرتے  
ہیں۔ خیر انشاء اللہ تعالیٰ البتہ  
تدبیر کی جائے گی فقط

خواہد شد فقط  
مکتوب چہل و ہستم۔ از فقیر  
امداد اللہ عفی عنہ۔ بخد مت باریکت

مکتوب اترتالیسوال فقیر  
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخد مت  
بارکت عزیم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب  
بعد سلام سنون و دعائے خیر  
واضح و لاتح ہو کہ احقر بخیریت  
رہ کر وصحت مزاج آل عزیز کی حقیر  
الہی سے چاہتا ہوں۔ اس سے  
پہلے خطوط کے جوابات ہمراہ منشی  
محمد اسماعیل صاحب حکیم مشتاق صاحب  
وغیرہ حجاج کے روانہ کئے ہیں پہونچے  
ہونگے معلوم ہوا کہ خطوط سابق کے جوابات

عزیم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب  
دام مجتہدہ۔ بعد سلام سنون و  
دعائے خیر واضح و لاتح آنکہ احقر بخیریت  
بودہ صحت مزاج آل عزیز از  
حضرت الہی می خواہم۔ سابق ازیں  
جوابات ہمراہ منشی محمد اسماعیل صاحب  
وحکیم مشتاق صاحب وغیرہ حجاج  
روانہ کردہ ام رسیدہ باشند و  
معلوم شد کہ جوابات خطوط سابق

۱۵ یہ صاحب دیوبند کے ہیں ۱۶ سعید الدین



کہ حاجی مرزا شفیع بیگ کے  
ہاتھ میں نے بھیجے تھے راہ میں  
گم ہو گئے۔ آں عزیزوں کے پاس  
نہ پہنچے بہت رنج ہوا۔ رضا بقضار  
برادر مرزا عزیزم حافظ نظام الدین  
مرحوم کے انتقال کا حال معلوم ہوئے  
ایسا رنج خاطر اٹھ کر لاحق ہوا کہ بیان  
ہنیں ہو سکتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون  
حق تعالیٰ اُس مرحوم و مغفور کو بخشنے  
اور باقی ماندوں کو اپنے حفظ و  
امان میں رکھے اور فراغت داریں  
نصیب کیے۔ بعد روانگی منشی صاحب  
وحکیم صاحب موصوف حالت  
بیماری میں ایک مناجات حضرت

سال کہ بدست حاجی مرزا شفیع بیگ  
صاحب فرستادہ بودم در راہ  
گم شد و نزد آں عزیزاں نہ رسیدند  
بسیار رنج گردید رضا بقضار از  
در یافت انتقال برادر عزیزم حافظ  
نظام الدین مرحوم و رنجیکہ بخاطر  
احقر لاحق شد بیان نمی رسد۔  
انا للہ وانا الیہ راجعون  
حق تعالیٰ آں مرحوم و مغفور  
را بہ بخشش و باقی ماندگان اودا  
بحفظ امان خود وارد و فراغت  
داریں روزی کند بعد روانگی  
منشی صاحب و حکیم صاحب موصوف  
در حالت بیماری مناجات بحضرت

عہ قول مناجات بحضرت الہی الی قولہ قلش بہ بمفیروثم الی قولہ ہر یک اجازت است  
کس قدر اعتبار ہے طالبین کو نفع پہنچانے کا اور یہ اجازت شرط نفع نہیں ہے جیسا کہ  
عوام کا خیال ہے بلکہ یاد بخوشی ہے خدام کی کہ علامت کو جہ کی ہے اور یا مثل تجویز  
طیب کے ہے کہ مریض منظر رہتا ہے اذن طیب کا اسی طرح ہر شاغل کا جدا حال  
ہے کوئی شغل ایک کے لئے مناسب ہے دوسرے کے لئے نہیں ۱۲

الہی نوشتہ بودم۔ چنانچہ برت  
 حاجی احمد الدین صاحب روانہ  
 خدمت آں عزیز کردہ ام رسیدہ  
 باشد یا خواہد رسید باید کہ نقلش  
 بہ ہمشیرہ بی صاحبہ و عزیزہ امتہ الحبیب  
 و مسماۃ بی خیرن وغیرہ کنایندہ  
 بدہند و ہر کہ خواہد نقل کنند  
 بوظیفہ خود دارد و بہر یک اجازت  
 است بر خورداری فاطمہ دعوات  
 خوانند بخدمت جمیع عزیزان  
 و دوستان و مخلصان زن و مرد  
 و خورد و بزرگ سلام و دعا خوانند  
 کہ رآنکہ از حال مخالفان معاندان  
 خود و مقدمہ شال اطلاع دہند  
 و دیگر احوال آنجا ہم روانہ نمایند  
 و جواب خط باین نشان ارسال  
 نمایند کہ ایں خط در بمبئی نزد مولانا  
 غایت اللہ صاحب رسیدہ

الہی میں میں نے لکھی تھی۔ چنانچہ  
 حاجی احمد الدین صاحب کے ہاتھ  
 آنغزنی کی خدمت میں میں نے روانہ  
 کی ہے پہونچی ہو یا اب پہونچگی چاہیے  
 کہ اسکی نقل ہمشیرہ بی صاحبہ و عزیزہ  
 امت الحبیب و مسماۃ بی خیرن وغیرہ کو  
 کرادیں اور جو چاہے نقل کرے اور  
 اپنا وظیفہ بنائے اور ہر ایک کو اجازت  
 ہے۔ بر خورداری فاطمہ و غائبین  
 پڑھیں۔ جمیع عزیزان و دوستان  
 و مخلصان عورت و مرد و خورد و بزرگ  
 کو سلام دعا کہیں مکرر آنکہ اپنے  
 مخالفین و معاندین کے حال سے  
 اور اُن کے مقدمہ سے اطلاع دیں  
 اور احوال وہاں کے بھی روانہ  
 کریں اور خط کا جواب اس پتہ سے  
 ارسال کریں کہ یہ خط بمبئی میں مولانا  
 غایت اللہ صاحب کے پاس پہونچکر

لے مولانا غایت اللہ صاحب حاجی فضل اللہ صاحب و میاں رحمت اللہ صاحب یتیموں  
 (باقی برصغور آئندہ)

بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب نشان والا رسیدہ معرفت نشان در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد و یا بایں پتہ بنویسند کہ لقاۃ ہذا در بندہ بمبئی نزد میاں رحمت اللہ بانگی رسیدہ معرفت او نشان در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد انشاء اللہ تعالیٰ نزد م خواہ رسید باقی مال اینجا بزبانی حاجی حسن شاہ حامل رقعہ ہذا معلوم خواہد شد و پارچہ سر ما و گرما مرسلہ آن عزیز در سال گذشتہ رسیدند جبہ پنبہ دار بسیار راحت داد۔ جز اکم اللہ خیر

الجزء فقط

بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب نشان والہ پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے یا اس پتہ سے لکھیں کہ لقاۃ ہذا بندہ بمبئی میں نزد میاں رحمت اللہ بانگی کے پاس پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے انشاء اللہ تعالیٰ میرے پاس پہونچیکا باقی یہاں کا حال حاجی حسن شاہ حامل رقعہ ہذا کی زبانی معلوم ہوگا۔ پارچہ سر ما و گرما آن عزیز کے مرسلہ گذشتہ سال میں پہونچے۔ یعنی دار جبہ نے بہت آرام دیا۔

جز اکم اللہ خیر الجزء فقط

مکتوب چہل و نہم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار معرفت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود ضمیر منیر بعد۔ دو خط پے در پے پہونچے اُن سے حال

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرات میں رہتے تھے اور حضرت کے خلفاء میں سے تھے ۱۲ مسعود الدین

انتقال عزیز نوح جگر مملوئی محمد قاسم مرحوم مغفور کا معلوم ہوا۔ عزیزین پہلے حد سے بزرگوں کی مفارقت کے مثل حضرت حافظ صاحب و مولوی شیخ محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم تھے سوچتے مگر اس حد سے جا سکا کہ اس جان حزنیں سراسر غمگین کی کمر توڑ دی انا للہ وانا الیہ راجعون بجز رضا بقضا الہی کے کیا چارہ۔ اللہ تعالیٰ اُس کان علم اور معارف کو مراتب علیا فردوسی سے شرف فرماوے اور باقی ماندگان کو اپنے ذوق و شوق اور معرفت کے ساتھ سلامت رکھے اب فقیر بھی پابکر کا بے کچھ زندگی کا مزہ نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے <sup>شیر</sup>

لطف جینے کا ہے گر پاس ہو جان بخش اپنا  
ورنہ چوں خضر ہے بس عمر کی تکثیر عبت

فقیر کا دل بھی چاہتا ہے کہ یکبارہ تم سے پھر ملاقات ہو جائے اور بڑی ملاقات تو آخرت کی ہے کہ کبھی جدائی متصور نہیں اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے اور ایمان سے اٹھاوے پھر ابد الابد سایہ غنایت الہی میں ہم سب عیش کریں آمین۔ بخد مت جمیع عزیزان بعد سلام و دعا کے عرض ہے۔ فقیر تمہارے سب کے حق میں دعا رہے ہودی دارین کی کرتا ہے بھولا

عہ یا افکار عبیدت عین اتباع سنت ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم انا بفر اقلک یا ابراہیم لمحزونون اور اس میں انکار ہے دعویٰ آزادی کا کجا  
منا کبھی کبر و تنفع اور کبھی غلبہ حال ہوتا ہے ۱۲

عہ تکثیر عمر میں تشبیہ مقصود ہے نہ عبثیت میں ۱۳

نہیں اللہ تعالیٰ تم کو جمیع ترددات و کردہات دنیا دی سے محفوظ رکھے اور راحت و دوہان کی نصیب کرے۔ از طرف چچی خود سلام دعا قبول

باد۔ فقط

مکتوب پنجاہم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ بخدمت بابرکت

عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب

نور اللہ قلبہ بانوار العارفین پس از

تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام

ودعائے ترقی عرفانی واضح رائے

عزیز باد فقیر بہر حال مشکورست

در این عرصہ چند خط آں عزیز

رسیدہ از کیفیت آنہا مطلع

گردانید۔ چنانچہ جواب آنہا ہم

نوشتہ شد بملاحظہ آں عزیز آمدہ

باشند۔ فقیر از عرصہ چند روز در

عوارض مبتلا است تا حرم فتن

کم میشود۔ علاوہ امراض جسمانی در

بیان نمی آید دعا رکندہ کہ حق تعالیٰ

مارا و شمار از ہمہ امراض روحانی

مکتوب پنجاہواں فقیر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت

بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین

صاحب نور اللہ قلبہ بانوار العارفین پس

تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام

ودعائے ترقی عرفانی واضح رائے عزیز

ہو۔ فقیر بہر حال میں مشکور ہے اس

چند عرصہ میں آں عزیز کا خط پہونچا۔

اُس کی کیفیت سے مطلع ہوا چنانچہ

اُس کا جواب بھی لکھا گیا آنحضرت

کے ملاحظہ میں آیا ہوگا۔ فقیر عرصہ

چند روز سے عوارض میں مبتلا

ہے یہاں تک کہ حرم کی آمد و رفت

میں بھی کمی ہو گئی ہے جو علاوہ امراض

جسمانی کے بیان میں نہیں آتے دعا کریں کہ

حق تعالیٰ ہمواد و مکتوبات تمام امراض روحانی سے

صحت کامل عطا فرمائے و خاتمہ باد  
 شما بخیر کند آمین - عزیز من بطاہر  
 قیام آن عزیز در بھوپال قباحتے  
 نذر در زیر کہ ریاست اہل اسلام  
 است و نیزہ نسبت ریاسات دیگر  
 دریں ریاست چیزے دینداری  
 ہم است خدا تعالیٰ زیادہ کند -  
 عزیز من اگرچہ در ضرورت درباری  
 امر اہم است مضائقہ نیست  
 دل بیارہ دست بکا بداید چنداں  
 نقصان نخواہد کرد بہر حال فراغ  
 خاطر بودن از نان و نفقہ سالک  
 راہ حق را نیز از ضروریات  
 است علاوہ ازیں علاقہ شما  
 نفیس است چنداں حاجت  
 خوشامد امر اردو غیرہ نیست -

صحت کامل عطا فرمائے ہمارا تمہارا  
 خاتمہ اچھا کرے آمین - عزیز من  
 آن عزیز کا قیام بھوپال میں کوئی قباحت  
 نہیں رکھتا ہے اس واسطے کہ ریاست  
 اہل اسلام کی ہے اور نیزہ نسبت دوسری  
 ریاستوں کے اس ریاست میں کچھ  
 دینداری بھی ہے خدا تعالیٰ زیادہ کرے  
 عزیز من اگرچہ ضرورت میں درباری  
 امر کی جو کہ اہم ہے مضائقہ نہیں ہے -  
 دل بیارو دست بکار چاہیے چنداں  
 نقصان نہ ہوگا بہر حال نان و نفقہ  
 سے سالک حق کے دل کا فاسخ ہونا  
 بھی ضروریات میں سے ہے - علاوہ  
 ازیں تمہارا علاقہ بہت عمدہ ہے  
 چنداں حاجت امر اردو وغیرہ کی  
 خوشامد کی نہیں ہے -

۱۔ اس ضرورت کا ذکر اس کے متصل ہی ہے۔ فراغ خاطر بودن از نان و نفقہ اور  
 اسیں حضرت کی شان حکیمی کا ظہور ظاہر ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے مفاسد پر بھی تنبیہ  
 اور اس سے تمذیب ہے چنداں حاجت خوشامد الخ

حق تعالیٰ ازیں نگاہدارد۔ یا قی  
 حال از خطوط سابقان معلوم بودہ  
 باشد باقی حال اینجا زبانی حجاج  
 معلوم خواہد شد۔ بخیریت جمیع  
 عزیزان مع مستورات سلام و دعا  
 خیر برسد۔ از اہلیہ حقیر نیز سلام  
 و دعا برسد۔ مگر آنکہ خادمہ آل  
 عزیز رسید و از حج فراغت یافتہ  
 بمدینہ منورہ رفتہ است بعد واپسی  
 قصد وطن خواہد کرد بشرطیکہ بدست  
 یابی چٹھی جہاز و خرچ راہ اطلاقاً  
 بقلم آمدہ و نیز عزیز جان احمد حسین  
 را از فقیر اجازت است در ہر جا کہ  
 اورا آرام و راحت باشد بماند  
 فقیر بہر حال راضی و خوش است  
 گاہ گاہ ارادہ بھوپال میکند بعد  
 گذشتن ایام زحمت شاید قصد  
 کند یا سابق روانہ شود۔ و انشاء  
 اعلم بالصواب فقط۔

حق تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے باقی  
 حال سابق خطوط سے معلوم ہوا ہوگا  
 باقی حال یہاں کا زبانی حجاج کے  
 معلوم ہوگا۔ بخیریت جمیع عزیزان  
 مع مستورات سلام و دعائے خیر  
 پہونچے۔ حقیر کی اہلیہ سے بھی سلام  
 و دعا پہونچے۔ مگر آنکہ اس عزیز کا  
 خادم پہونچا اور حج سے فراغت پا کر  
 مدینہ منورہ میں ہے۔ بعد واپسی قصد  
 وطن کرے گا بشرطیکہ جہاز کی چٹھی  
 اور خرچ راہ ہمدست ہو جائے اطلاقاً  
 لکھا گیا۔ نیز عزیزانہ جان احمد حسین کو  
 فقیر سے اجازت ہے جہاں اس کو  
 آرام و راحت ہو رہے۔ فقیر بہر حال  
 میں راضی و خوش ہے گاہ گاہ ارادہ  
 بھوپال کا کرتا ہے۔ بعد ایام زحمت  
 کے گذرنے کے شاید قصد کرے  
 یا پہلے روانہ ہو۔ واللہ اعلم  
 بالصواب فقط۔

مکتوب پنجاہ و حکیم از فقیر ادا اللہ  
 عفی اللہ عنہ بخد مت بابرکت عزیزم  
 حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ  
 قلبکم با نوارہ پس از تبلیغ مراسم  
 سلام مسنون و دعائے خیر واضح  
 نائے عزیز باد۔ جواب خط آن عزیز  
 معہ جواب خط عزیزان دیگر روانہ  
 کردہ شد رسیدہ باشد و آنچه  
 کہ آں عزیزان جمع نمودہ نقد روانہ  
 کردہ بودند رسیدش ہم روانہ شد  
 اتی خبر تازہ نیست کہ بقلم آید حال  
 عزیز جان علاؤ الدین معلوم نیست  
 کہ صورت روزگار ادا شدہ یا  
 نہ و نیز معلوم شد کہ صورت قیام  
 آں عزیز در بھوپال بذریعہ طبابت  
 تنخواہ چہل روپیہ میثد مگر آں عزیز  
 قبول نہ کرد خیر آنچه منار ب استند

مکتوب کیا و نوال فقیر ادا اللہ  
 عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم  
 حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ  
 قلبکم با نوارہ۔ بعد تبلیغ مراسم سلام  
 مسنون و دعائے خیر واضح نائے  
 عزیز ہو۔ جواب آں عزیز کے خطوط  
 کا مع جواب دوسرے عزیزوں کے  
 خطوط کے روانہ کیا گیا پہونچا ہوگا جو کچھ  
 کہ آں عزیزوں نے جمع کر کے نقد روانہ  
 کیا تھا اس کی رسید بھی روانہ ہوئی  
 باقی کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ سپرد  
 قلم ہو۔ عزیزان جان علاؤ الدین کا  
 حال معلوم نہیں ہے کہ صورت اُس  
 کے روزگار کی ہوئی یا نہیں۔ نیز معلوم  
 ہوا کہ صورت قیام آن عزیز کی بھوپال  
 میں بذریعہ طبابت چالیس روپیہ تنخواہ  
 پہونچی تھی مگر آن عزیز نے قبول کیا نہ جو کچھ منار جان

۱۱ حضرت کا مذاق اس کی تفسیر کو متعین کرتا ہے کہ اس جمع میں ترغیب یکے بعد دیگرے

نہیں بطیب خاطر آزادی سے سہولت کے لئے باہم جمع کر لیا یہ نہیں کہ کسی سے لیکر جمع کیا ۱۲



بہتر است مگر نزد فقیر در محبتیں سرکار  
 اسلامیہ و زمرہ اہل اسلام قیام  
 آں عزیز مناسب معلوم می شود۔  
 زیرا کہ از خر خشر ہائے وطن محفوظ  
 ماندن بدل جمع بحق مشغول بودن  
 بہتر است خصوصاً بحق آں عزیز  
 عزیز جان بہر حال بد لجمعی اشتغال  
 بیاطن خصوصاً در عمر آخر بسیار  
 پر ضرر و راستہ اگر یکبار ملاقات  
 آں عزیز باز میسر آید موجب خوشی  
 دلی فقیر است و نیز شنیدہ ام کہ  
 ارادہ مولوی رشید احمد صاحب  
 ہم است خدا کند دریں حج شریک  
 شوند آمین۔ و اکنون فقیر ارادہ  
 میدارد کہ باقی عمر در مدینہ بسر شود و  
 خانہ در آنجائے متبرکہ میسر آید۔ و

بہتر ہے مگر فقیر کے نزدیک ایسی سرکار  
 اسلامیہ اور زمرہ اہل اسلام میں  
 آں عزیز کا قیام مناسب معلوم ہوتا  
 ہے اس واسطے کہ وطن کے خر خشتوں  
 سے محفوظ رہنا دل جمعی سے مشغول  
 ہونا بہتر ہے خصوصاً حق میں آفریز  
 از جان کے بہر حال دل جمعی سے  
 اشتغال باطنی خصوصاً آخر عمر میں بہت  
 پر ضرر ہے اگر ایک بار ملاقات آن عزیز کی  
 پھر میسر آئے فقیر کی دلی خواہش کا  
 سبب ہے، اور نیز میں نے سنا ہے کہ مولوی  
 رشید احمد کا بھی ارادہ ہے۔ خدا کرے  
 اس حج میں شریک ہوں آمین۔ اور  
 اب فقیر ارادہ کرتا ہے کہ باقی عمر مدینہ  
 میں بسر ہو اور خاتمہ اس متبرک  
 جگہ میں میسر ہو۔ اور

یہ ارادہ پورا نہیں ہوا اور باوجود اس احتمال کے اس کا اظہار غایت سادگی  
 و بے تکلفی ہے ورنہ اہل تصنع تو ایسے محتمل خیالات کا انظار کرتے ہیں کہ اگر وقوع نہ ہوا  
 تو کشت و کرامت میں خلل پڑے گا ۱۲

خاک بقیع شود۔ انتظار ملاقات  
مولوی رشید احمد صاحب وغیرہ  
است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر  
ویسیری سامان بسال آئندہ  
قصد مدینہ میدارم اگر درمقدوست  
حصول خواہد شد بخدمت جمیع  
عزیزان نام بنام سلام برسد  
از طرف چچی خود عزیز حافظ احمدین  
سلام برسد فقط۔

**مکتوب پنجاہ و دوم۔** از فقیر  
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت  
عزیز القدر و الامر تبیت عزیزم حکیم  
محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ  
باللہ بعد سلام مسنون و دعا ترقی  
درجات عالیات و دوجہانی مشہود  
ضمیر منیر باد۔ فقیر بہر حال مشکور  
و بحق آں عزیز معہ عزیزان دیگر  
دعا خیر می کند مسرت نامہ آن عزیز  
رسید مسرور ساخت و از مال مندج

خاک بقیع ہو اور مولوی رشید احمد  
صاحب وغیرہ کی ملاقات کا انتظار  
ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر  
اور سامان کی فراہمی کے آئندہ سال  
میں مدینہ کا قصد رکھتا ہوں اگر مقدر  
ہو گا حاصل ہو گا۔ بخدمت جمیع عزیزان  
نام بنام سلام پہونچے۔ اپنی چچی  
کی طرف سے عزیز حافظ احمد حسین  
کو سلام پہونچے۔ فقط۔

**مکتوب با و نواں** فقیر امداد اللہ  
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت  
عزیز القدر و الامر تبیت عزیزم حکیم  
محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ  
باللہ بعد سلام مسنون و دعا ترقی  
درجات عالیات و دوجہانی مشہود  
ضمیر منیر ہو فقیر بہر حال میں مشکور  
اور آن عزیز کے حق میں مدد گیر عزیزوں  
کے دعا کے پیر کرتا ہے۔ آن عزیز کا  
مسر نامہ پہونچا مسرور کیا اور مسرور حال

اش مطلع نمود۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت  
را از جمیع خیر بخشات و جمیع  
مکروہات دنیاوی محفوظ داشتہ  
بخود مشغول دارد آئین عزیزین  
نوشته بودند کہ حسب خواہش  
نفس و بپاعت و جوہ دیگر ملازمی  
اینجا کردہ بودم مگر یک شرم و غیرت  
ملازمی می بود و چون صحبت ملازمت  
امرا می شد تکرر می داد و  
نیز اکثر اوقات را ہم برباد داد۔  
ہر چند حال پریشانی خود بخود مت  
مولانا رشید احمد صاحب سلمہ گذرانید  
و عرض کردم کہ ہر چہ بآباد از ملازمت  
اینجا چنان مضطر شدم و سخت  
پریشانم اگر ارشاد شود بگذارم  
مولانا فرمودند کہ برائے رفع پریشانی

اُس کے مطلع کیا۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت  
کو تمام خرخشوں اور تمام دنیاوی  
مکروہات سے محفوظ رکھ کر اپنے میں  
مشغول رکھے آمین۔ عزیزین لکھا  
تھا کہ حسب خواہش نفس اور دوسرے  
وجوہ کے باعث یہاں ملازمت کی  
تھی مگر ایک شرم غیرت ملازمت کی  
ہوتی تھی اور چونکہ صحبت و ملازمت  
امرا کی ہوتی تھی اسلئے تکرر ہوتا تھا  
اور اکثر اوقات بھی ضائع ہوتے تھے  
ہر چند کہ اپنی پریشانی کا حال بخود مت  
مولانا رشید احمد صاحب سلمہ عرض کیا  
کہ جو کچھ بھی ہو یہاں کی ملازمت  
ایسا مضطر و سخت پریشان ہوں اگر  
ارشاد ہو تو چھوڑ دوں۔ مولانا نے  
فرمایا کہ نوکری پریشانی کے دفع کرنے کیلئے

عہ کس قدر پر مغر ارشاد ہے کہ مقصود رفع تشویش ہے اگر نوکری سے حاصل ہو تو نوکری مطلوب  
ہے اگر ترک نوکری سے ہو ترک مطلوب ہے۔ آگے حضرت رحمہ کے ارشاد میں ترک کی تزیج مذکور  
ہے یعنی فی نفسہ گو کسی خاص شخص کے اعتبار سے یہ تزیج نہ ہو ۱۲

نو کری بود چو تشویش رونود بگذرید  
نقط عزیز من نو کری ملازمی طالبان  
حق نو کری و ملازمی فقر و فاقہ و  
صبر و توکل و قناعت و برضا و  
تسلیم است و ملازمی سلاطین و  
امراء و دربار دارمی نشانِ ہلاکت  
و تباہی خود و اند نمود یا اللہ منہا۔  
۵ بر در سلطان مرد و بیش  
بیس ۴ گنج قاروں گرد ہر سوش  
بیس ۶ عزیز من گوشہ توکل گرفتہ  
یکجا بہ نشینید و نظر بخدا دارید و  
بکار خود کہ مقصود اصلی ست ۔

مشغول باشید و جملہ امور را  
بحق سپردنہائید و راضی برضائے  
حق باشید و از ماسوا مستغنی و بے  
پروا بودہ بحق محتاج باشید تا  
غنا دارین و راحت دو جہاں  
حاصل آید و مطالعہ کتب اخلاق  
صوفیہ مثل ترجمہ احیاء العلوم و عوارف

حقہ جب اُسی میں تشویش ہے تو چھوڑ  
دو۔ فقط عزیز من طالبان حق کی  
ملازمت و نوکری فقر و فاقہ صبر و توکل  
قناعت و برضا و تسلیم کی نوکری و  
ملازمت ہے اور سلاطین اور امراء  
کی ملازمت اور انکی دربار داری کو  
اپنی ہلاکت و تباہی جانتے ہیں نمود  
یا اللہ منہا ۵ بر در سلطان مرد  
رویش بیس ۴ گنج قاروں گرد ہر سوش  
بیس ۶ عزیز من گوشہ توکل اختیار  
کر کے ایک جگہ بیٹھو اور خدا پر نظر رکھو  
اور اپنے کام میں مشغول رہو کہ مقصود  
اصلی ہے اور جملہ امور کو حق تعالیٰ کی  
سپرد کرو اور راضی برضائے حق  
رہو اور ماسوی سے مستغنی و بے  
پروا ہو کر حق کے محتاج رہو تاکہ غنا  
دارین اور راحت دو جہاں حاصل  
ہو صوفیہ کی کتب اخلاق کا مطالعہ  
مثل ترجمہ احیاء العلوم و عوارف

وکیمائے سعادت وغیرہ دشمنوی  
 شریف گاہ گاہ کردہ باشید۔ و  
 اگر طالب خدا آید آنچه از بزرگان  
 خود یافته اید تعلیم نماید فقط نوشته  
 بودند کہ آں قبلہ نام چند کس  
 با جازت مشرف فرمودہ بود از  
 صفیہ رضی اللہ عنہا القلوب حک نمود از  
 جملہ حافظ محمد یوسف اند۔ عزیز  
 ایں خبر غلط است نام عزیز جان  
 محمد یوسف بدستور بر صفحہ کتاب  
 مذکور ثبت است بجز دو نام یکے  
 مولوی کر امت علی مرحوم و دیگر نام  
 وکیمائے سعادت وغیرہ دشمنوی  
 شریف گاہ گاہ کردہ باشید۔ و  
 اگر طالب خدا آید آنچه از بزرگان  
 خود یافته اید تعلیم نماید فقط نوشته  
 بودند کہ آں قبلہ نام چند کس  
 با جازت مشرف فرمودہ بود از  
 صفیہ رضی اللہ عنہا القلوب حک نمود از  
 جملہ حافظ محمد یوسف اند۔ عزیز  
 ایں خبر غلط است نام عزیز جان  
 محمد یوسف بدستور بر صفحہ کتاب  
 مذکور ثبت است بجز دو نام یکے  
 مولوی کر امت علی مرحوم و دیگر نام

ہے یہ حک یا تو ان بزرگوں کی وفات کے سبب، کہ ابقار نام سے طالبین کو پریشانی  
 پہنچو جیسا کہ لفظ مرحوم وفات پر دال ہے۔ اگر قبل کتابت خط نہ اوقت حک کے وفات  
 ہو چکی ہو اور یا کسی حال کے تغیر کے سبب اس صورت میں اس سے ایک مسئلہ ثابت ہوگا۔  
 وہ یہ کہ اجازت کی بنا پر جن امور پر ہے وہ خصوصاً وبقائے ظنی ہیں جس کا تبدیل محتمل ہے۔  
 اور اس تبدیل کے وقت خلع خلاف کا اظہار ضروری ہے تاکہ طالبین غلط فہمی سے محفوظ  
 رہیں اور وہ امور بنا بر خلافت یہ ہیں۔ صلاحیت ظاہرہ قدر معتد بہ بنامیت طریق علما  
 و عملاً۔ توقع اہتمام صلاحیت و رسوخ حال ۱۲

مولوی محمد ابراہیم صاحب اجڑادی	مولوی محمد ابراہیم صاحب اجڑادی
کہ مٹا دیا گیا دوسرے نام بدستور	کہ حکم گزردہ شد دیگر ناہیا بدستور
موجود ہیں خاطر جمع رکھیں مگر اس	موجود اند خاطر جمع دارند بیکہ دریں
سال میں چند دوسرے آدمیوں کو	سال چند کسان دیگر را اجازت
اجازت دے گی مثل مولوی خلیل احمد	دادہ شد مثل مولوی خلیل احمد
خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب و	خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب و
مولوی احمد حسن امر وہی خلیفہ	مولوی احمد حسین امر وہی خلیفہ
مولوی محمد قاسم صاحب مولوی	مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی
محمد محی الدین خاطر مولوی خلیل احمد	محمد محی الدین خاطر مولوی خلیل احمد
صاحب و نیز حاجی سید محمد صاحب	صاحب و نیز حاجی سید محمد صاحب
دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب	دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب
و مولوی نور محمد صاحب و مولوی	و مولوی نور محمد صاحب و مولوی
عبدالواحد صاحب بنگالی وغیرہ دوسرے	عبدالواحد صاحب بنگالی وغیرہ دیگر
لوگ مجاز ہیں۔ عزیز من فضل و	کسان مجاز اند۔ عزیز من از فضل
رحمت الہی سے امید رکھتا ہوں کہ عزیز	و رحمت الہی امید آں دارم کہ
جان محمد یوسف جادہ بزرگوں پر	عزیز جان محمد یوسف بر جادہ بزرگان
بیٹھے اور مستقیم رہے اور اسکا فیض	نہ نشیند و مستقیم باشند و فیض او

۱۵ یہ بزرگ مراد آبادی سابق قاضی ریاست بھوپال ہیں ۱۲ سعید الدین

۱۶ یہ بزرگ دیوبندی ہیں ۱۲ سعید الدین

جاری شود آمین یا اللہ فقط -

مکتوب پنجادھوسوم - از فقیر

امداد اللہ غنی اللہ عنہ بخدمت بابرکت

عزیز حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام

عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعا

ترقی ..... و ذوق و شوق و معرفت

حق مشہود رائے عزیز باد و فرحتنا

محبت افزا معہ ہدایا بھوپال رسید

فرحتہار و نمود از حال مندرجہ اش

مطلع گردانید حق تعالیٰ آں عزیز

از جمیع کدورات ہوائی و نفسانی

م محفوظ داشتہ برضامندی خود و

اتباع سنت مستقیم دار و فیضان

ظاہری و باطنی آن عزیز مدام

جاری دارد و خاتمہ ما و شما بخیر

کند - عزیز من برائے ادائے قرض

و ترقی عزیز جان علاؤ الدین غفر

دعا کردہ ام و میکنم عجیب الدعوات

قبول فرماید از تحریر آن عزیز معلوم

جاری ہو آمین یا اللہ فقط -

مکتوب تریسواں فقیر

امداد اللہ عطا اللہ عنہ سے بخدمت

بابرکت عزیز حکیم محمد ضیاء الدین صاحب

دام عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و

دعائے ترقی ذوق و شوق و معرفت

حق مشہود رائے عزیز ہو فرحت نامہ

محبت افزا معہ ہدایا بھوپال

پہونچا فرحت حاصل ہوئی اور اسکے

مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی - حق

تعالیٰ آن عزیز کو تمام کدورات ہوائی

و نفسانی سے محفوظ رکھ کر اپنی ضامندی

و اتباع سنت پر مستقیم رکھے اور

فیضان ظاہری و باطنی مدام جاری

رکھے اور ہمارا تمہارا خاتمہ بخیر کرے

عزیز من ادائے قرض و ترقی عزیز

از جان علاؤ الدین کے لئے دعا کی

ہے اور کرتا ہوں عجیب الدعوات قبول

فرمائیے - تحریر سے آن عزیز کی معلوم

شد کہ ارادہ شما قیام وطن است  
 بہتر است حق بفضل خویش از  
 خرخشات وطن محفوظ و اردمناب  
 کہ حتی المقدور از اختلافات و  
 تکرارات کہ فی زمانہا اند مجتنب  
 باشند و خلوت و تنہائی را دوست  
 دارد مگر از یاران طریقت اخلاط  
 و محبت دارند و در ذکر و شغل  
 شاغل باشند و در ہر امور نظر  
 بخدا دارند و در توکل مستقیم  
 باشند و فقر و فاقہ را فخر و اعزاز  
 خود دانند و بر کلام مخالفان صبر  
 کنند و بچواب نہ پردازند و حق تعالی  
 حامی و مددگار شماست و مطالعہ  
 کتاب کیمیاء سعادت و احیاء العلوم  
 کہ ترجمہ شدہ است و ششوی شریف  
 بوقت فراغ خاطر کردہ باشند

ہو کہ تمہارا ارادہ قیام وطن کا ہے  
 بہتر ہے حق تعالی اپنے فضل سے  
 وطن کے خرخشوں سے محفوظ رکھے  
 مناسب ہے کہ حتی المقدور اختلافات و  
 تکرارات سے کہ فی زمانہ موجود ہیں  
 مجتنب رہیں (پرہیز کریں) اور خلوت و  
 تنہائی کو دوست رکھیں مگر یاران  
 طریقت سے اخلاط و محبت رکھیں  
 اور ذکر و شغل میں مشغول رہیں اور ہر امور  
 میں خدا پر نظر رکھیں فقر و فاقہ کو اپنا  
 فخر و عزت سمجھیں اور مخالفین کے  
 کلام پر صبر کریں اور جواب میں مشغول  
 نہ ہوں حق تعالی تمہارا مددگار و  
 حامی ہے اور کتاب کیمیاء سعادت  
 اور احیاء العلوم کا ترجمہ ہو گیا  
 ہے اور ششوی شریف کا مطالعہ  
 بوقت فراغ خاطر کرتے رہیں۔

عہ سبحان اللہ کیا اچھا فیصلہ ہے جلوت و خلوت کے بارہ میں اور بنا اس کی یہ ہے کہ

مقصود نفع باطنی ہے اور وہ تاجنس سے بعد میں اور مجنس سے قرب میں ہے ۱۲



معلوم ہوا ہے کہ جو عزیز کہ بھوپال  
 میں ہیں مردمان خانہ کو کفایت  
 خرچ کے خیال سے بلانے کی تجویز ہے  
 مصائقہ نہیں ہے۔ حق تعالیٰ  
 آسان کرے اور معلوم ہو کہ ارادہ  
 عزیز ازہان حافظ محمد یوسف کا بیٹی  
 کے نکاح کا ہے خدا مبارک کرے۔  
 مناسب ہے کہ کوئی امر طاعت و قدرت  
 سے زائد فضول نہ کریں اور قرض سے  
 بھی بمقدور خود پرہیز کریں۔ جو کچھ موجود  
 ہو کام میں لائیں۔ اس سال پھر ارادہ  
 یہاں کے قیام کا حافظ احمد حسین رکھتا  
 ہے خیر دیکھا چاہیے کہ کیا پیش آئے  
 اگر ممکن ہو بخود دار مقصود احمد اسکے  
 فرزند کو ہمراہ کسی آنے والے کے آ  
 طرف روانہ کریں کہ مولانا رحمت اللہ  
 صاحب مدرس میں ٹپھیگا اور خرچ راہ  
 احمد حسین کے مبلغ میں سے کہ نزد مولوی  
 رشید احمد امانت ہے پچاس روپیہ

و معلوم شد عزیزان کہ در بھوپال  
 اند بخیاں کفایت خرچ مردمان خانہ  
 را طلبیدن تجویز نموده اند مصائقہ  
 نیست حق تعالیٰ آسان گرداند  
 و معلوم شد کہ ارادہ عزیز جان  
 حافظ محمد یوسف نکاح دختر است  
 خدا مبارک کند۔ مناسب کہ کدام  
 امر فضول زائد از طاعت و مقدر  
 نکنند و از قرض ہم بمقدور خود  
 بہرہیزند ہر چہ موجود شود بکار برند۔  
 اس سال باز ارادہ قیام اینجا عزیز  
 حافظ احمد حسین میدارد۔ خیر  
 دیدہ باید کہ چہ پیش آید اگر ممکن باشد  
 بخود دار مقصود احمد فرزند اورا  
 ہمراہ کدام کہندہ اینصوب روانہ  
 کنند کہ در مدرسہ مولانا رحمت اللہ  
 صاحب خوابد خواند و خرچ راہ از  
 مبلغان احمد حسین کہ نزد مولوی  
 رشید احمد امانت است پنجاہ روپیہ

گرفتہ حوالہ آورندہ کردہ دہند توقف لے کر لانے والے کے حوالہ کریں۔  
نگرد فقط۔ توقف نہ ہو فقط۔

مکتوب پنجاہ و چہارم۔ بخمدت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ بعد سلام مسنون و دعائے ترقی درجات عالیہ مطالعہ نمایند۔ فرحت نامہ تمہارا آیا بدریافت خیر و عافیت آپ عزیز مع متعلقان و عزیزان فقیر مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسب کو خوش و خرم رکھے اور اپنی رضا مندی دے۔ عزیز من بھوپال کا رہنا اگرچہ بہتر تھا مگر طالب حق کے واسطے تعلق وہاں کا اچھا نہیں۔ موجب نقصان باطن ہے سو الحمد للہ تم نے قیام وہاں کا ترک کیا اور گوشہ قناعت اختیار کیا۔ کہ منصب اہل اللہ کا فقر و فاقہ صبر و قناعت ہے اور مشغول رہنا بحق اللہ تعالیٰ ہم تم کو نصیب کرے۔ عزیز من اب اپنے اوقات کو ضبط کر کے تصفیہ باطن میں کوشش کرنا اور جو طالب حق آوے حسب استعداد اس کی تعلیم کر دینا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور اس سال بموجب کہنے مولوی عبد الکریم صاحب خرید تمہارے کے کہ مولوی رشید احمد صاحب اور حکیم صاحب کا ارادہ تشریف لانے کا ضرور ہے۔ فقیر بہت منتظر رہا چونکہ ہر کام موقوف وقت پر ہے موانع پیش آگئے۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے اور آئندہ سال میں ملاقات نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ سامان سفر نیک عطا فرماوے۔ اس سال میں چند کس طالب حق ہندوستانی فقیر کے پاس آئے ہیں اللہ تعالیٰ بموجب عقیدت اُن کی مقصود اُن کے بر لاوے آمین۔ مولوی

محمد محی الدین صاحب مراد آبادی مولوی اللہ داد صاحب پنجابی مولوی  
رحیم بخش صاحب و ملا مراد صاحب صرف واسطے طلب حق کے ایک سال  
فقیر کے پاس قیام کریں گے دعا کرنا کہ ان کی اللہ تعالیٰ مراد بر لاوے آمین۔  
مولوی عبدالکریم صاحب مرید آل عزیزہ بوسیلہ بیت اللہ ذریعہ فقیر  
عذر تقصیرات اپنے کام سے چاہتے ہیں اور صدق سے رجوع کرتے ہیں اگر  
بحکم العذر عندک اہل الناس مقبول قصور معاف فرما کے  
ان کا عذر قبول ہو تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر آئندہ کو حرکات نیجا  
سے بچیں گے۔ باقی حال یہاں کا ان کی زبانی اور حجاج کی معلوم ہوگا مگر  
یہ ہے کہ اس سال میں عزیزیم حکیم عبدالعزیز بنجلاسہ والے کا خط نہیں آیا۔  
اور اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ تم کو مناسب ہے بذریعہ خط اُن کا حال  
دریافت کر کے لکھو کہ فقیر کی تسلی ہو دو روپیہ مرسلہ ان کے عزیز جان  
منشی تاج حسین صاحب کے ہمراہ فقیر کے پاس آئے مگر خط نہیں آیا اس  
سے تسویش ہے۔ اُن کے حال سے ضرور اطلاع کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ  
ان کو خوش خرم رکھے اور اپنی محبت عنایت کرے آمین فقط۔

**مکتوب پنجاہ و پنجم۔ از فقیر مکتوب پچینواں فقیر**

۱۵ غالباً باقی مدرسہ مراد یہ مظفر نگر مراد پور ۱۲ شبیر علی

۱۵ رامپور منہار مان میں ایک صاحب اس نام کے تھے شاید وہ مراد پور ۱۲ سعید الدین  
۱۵ یہ سفارش ہے اور کیا الطیف پیرایہ اختیار فرمایا گیا ہے کہ اپنی مرضی بھی ظاہر فرمادی  
اعد زور بھی نہیں دیا سفارش کی حقیقت یہی ہے ۱۲

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز  
 القدر حکیم ضیاء الدین صاحب زید  
 عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعائے  
 خیریت و دو جہانی واضح رائے عالی ہو۔  
 الحمد للہ فقیر مع اپنے متعلقین کے ہر حال  
 میں مشکور ہے اور حق میں آں عزیز اور  
 دوسرے عزیزوں کے دعائے خیر کرتا ہے  
 خط مسرت نظم پہونچا اس کے مندرجہ  
 حال سے آگاہی ہوئی عزیز من تصور  
 کا معترف ہونا اور نادام ہونا اور خدا  
 کی طرف رجوع ہونا کمال انسانی ہے  
 اللہم زد فزد لشعر لے جاتا  
 ہے کوثر ساتھ صحر لے قیامت میں +  
 کہ جو اشک ندامت سے لے آنکھوں  
 میں پانی ہے پو ہمارے جرم سے ہیں  
 برہیں کیوں لطف ہو اسکا کہ آئینہ  
 کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے  
 شعر تو مگو مارا بیاں شدہ باریست  
 باکریاں کار ہا دشوار نیست

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز  
 القدر حکیم ضیاء الدین صاحب زید  
 عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعائے  
 خیریت و دو جہانی واضح رائے باد  
 الحمد للہ فقیر مع متعلقان خود بہر حال  
 مشکورست و بحق آں عزیز و دیگر  
 عزیزان دعا خیر میکند خط مسرت  
 نظم رسید از حال مندرجہ اش  
 آگاہی یافت عزیز من معترف  
 بقصور بودن و نادام گردیدن و  
 رجوع الی اللہ شدن کمال انسانی  
 است اللہم زد فزد لشعر  
 لے جاتا ہے کوثر ساتھ صحر لے قیامت  
 میں + کہ جو اشک ندامت سے لے  
 آنکھوں میں پانی ہے پو ہمارے جرم  
 سے ہیں برہیں کیوں لطف ہو اسکا  
 کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی  
 گرانی ہے شعر تو مگو مارا بیاں شدہ بار  
 نیست + باکریاں کار ہا دشوار نیست

عزیز من برکرتوت خود نظر نہ دارند  
 ونگاہ را بر نظر رحمت حق گذارند  
 و بر کار خود مشغول مانند شاعر  
 کاہکن کار بگذرا ز گفتار کاہندیں  
 راہ کار وادوکار از طرف بیماری  
 اہلیہ آں عزیز رنج است اللہ  
 تعالیٰ صحت بخشد و نیز بر دریافت  
 انتقال برادار و انتقال عزیزہ  
 فضل النساء مرحومہ و بر خوردار  
 احمد حسن مرحوم و محمد میاں مرحوم  
 رنجیکہ بخاطر احقر گردید بقام نمی آید  
 انا للہ وانا الیہ راجعون  
 بقضا اللہ تعالیٰ آن مرحومین را  
 بہ بخشد و بہ جنت الفردوس رساند  
 و باقی ماندگان را صبر عطا فرماید  
 البتہ بر عزیزہ امت الحبیب بسیار

لہ والدہ صاحبہ یار دم بولوی محمد احمد صاحب پوری مرحوم ۱۲ سید الدین ۱۵ شیخ محمد حسن صاحب  
 حرف بخشی جی کھانی کے صاحبزادہ مراد میں ۱۲ سید الدین ۱۵ حضرت پیرانی صاحبہ کے بھائی میں  
 ۱۲ سید الدین ۱۵ نانی صاحبہ بولوی محمد احمد صاحب رامپوری مرحوم ۱۲ سید الدین

صدرمہ بودہ باشد کہ ایں اموات جوانان و نوبر خیزان بودند اللہ تعالیٰ دل اور اصبر دید و بذوق و شوق و محبت خود تسکین دید۔ آمین و نیز از انتقال بی مبارک التماس مرحومہ رنج گم وید اللہ تعالیٰ او شال را مغفرت کند و بہشت رساند ایں جملہ مرحومان را ثواب طواف و ثواب رسائیدہ شد و تعالیٰ قبول فرمایہ فقط

صدرمہ ہوا ہو گا کہ یہ اموات جوانوں اور نوخیزوں کی تھی اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو صبر دے اور اپنے ذوق و شوق و محبت میں تسکین دے آمین اور نیز بی مبارک التماس مرحومہ کے انتقال سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے اور بہشت میں پہونچائے۔ ان تمام مرحوموں کو طواف و ثواب کا ثواب پہونچایا گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے فقط۔

فقیر کا دل بھی تمہاری ملاقات کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو سامان سفر اچھی طرح عطا فرمائے کہ فراغ خاطر سے زیارت حرمین شریفین حاصل ہو اور فقیر بھی اس ذریعہ سے ملاقات سے مسرور ہو یہاں کا حال کچھ لکھا نہیں جاتا زبانی حجاج کی معلوم ہو گا۔ تھوڑے دنوں سے ایک ترکی نے مکان فقیر کے مکان کے سامنے بنایا ہے اُس سے فقیر کو بہت تکلیف ہے۔ وہ ترکی اور مہنایں شہر کا بہت دشمن بلا وجہ ہو گئے ہیں۔ اکثر اینا کے درپے ہیں۔ ترکی بہت مالدار لاکھوں روپیہ کا آدمی ہے حکام یہاں کے بہ سبب ہتھیاری اور مالدار کے اس کی طرف مائل ہیں اور یہاں بجز صبر کے کچھ چارہ نہیں دے گا و کہ

۵ ماہ اخیر آدمی صاحبہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحب فرید کھانوی ج ۱۲ سعید الدین۔

اللہ تعالیٰ اُس کی ایذا سے بچا دے بعضی دفعہ خیال آتا ہے کہ مدینہ منورہ چل پڑوں گا مگر بظاہر سامان ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آسان کرے فقط مناسب ہے کہ برخور دار احمد کا نکاح جلدی کر دو تاکہ عزیزہ امت الحبیب کی کچھ تسلی ہو۔ فاطمہ کے تفسیر پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی اور برخور دار احمد سعید وغیرہ کے عربی پڑھنے سے بھی فقیر کو فرحت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو علم نافع اور عمل صالح نصیب کرے اور عمر دراز اور صاحب قدر کرے فقط۔

**مکتوب سیحانہ ششم**۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعا ترقی درجات مطالعہ نمایند۔ مکاتیب آل عزیزہ پہونچا مصنفون مندرجہ اُس کے سے فقیر کو فرحت ہوئی۔ عزیز من بندہ کا معترف بقصود ہونا اور اپنے اعمال نیک پر نظر نہ رکھنا اور ہر وقت نادوم اور پیشیمان رہنا گویا رحمت حق اور افضال الہی کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ شعر لے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے عزیز من جس گناہ کے بعد ندامت کامل ہو وہ گناہ نیک پر یہ ہے تواضع اور اتباع سنت کا چھوٹوں سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہا

قال صلی اللہ علیہ وسلم بعمر ضیا اخی اللہ کن فی الدعا ۱۴

۱۵ اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب راپوری مرحوم حضرت حاجی صاحب کی بھانجی یا نواسی تھیں ۱۶ سعید الدین ۱۷ احمد سے مراد برادر مولوی محمد احمد صاحب راپوری اور سعید سے احقر سعید الدین راپوری مراد ہیں ۱۸ سعید الدین

فوق ہے پیمت ناامیدی را خدا گردن زد است + چوں گندمانند طاعت  
آمد است شعر ہمارے جرم سے چین برنجیں کیوں عفو ہو اُس کا + کہ آئینہ کو  
بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے۔ طالب کو چاہیے کہ جس حال میں ہو جو روح  
الی اللہ رہے شعر رنگ کوک و خفتہ شکل بے ادب + سوئے او میغرزا و را  
می طلب شعر تو گویا تابدیاں شہ بار نیست + باکریاں کا ہوا دشوار نیست۔  
من طلب شیئا وجد وجد۔ جویندہ یا بندہ اگر طالب صادق ست محرم  
نحو اہرمانہ نقطہ عزمین زمانہ فتنہ و فساد کا ہے قریب قیامت ہے جو کچھ ہونے  
والا ہے وہ ہو گا کسی کے روکنے سے کب رکتا ہے۔ اپنی خیر مانگو جو کچھ ہو سکے  
شکل ٹیک کر و مسئلہ مولود شریف اختلافی ہے نفس ذکر مولود شریف کے جوڑ  
میں کسی کو شک نہیں بلکہ مستحب ہے اور قیود و زوائد جوڑ و زہوتی جاتی ہیں  
البتہ موجب فساد فی الدین ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ان سے سب بچائی  
مسلمانوں کو بچاوے۔ مولوی عبدالسیح صاحب کو بھی فیہائش کی جائیگی۔ تم کو  
بھی مناسب ہے کہ اس میں چنداں تشدد نہ کرو کہ اس میں آپس میں نفسانیت  
بڑھ جاتی ہے بہتر ہے کہ آپس میں اتفاق رکھو خصوصاً مسئلہ اختلافی میں  
آپس میں اختلاف کو راہ نہ دو۔ مولوی رشید احمد صاحب سے اس مقدمہ  
میں کہا گیا جو وہ فراموش اس پر عمل کرنا چاہیے۔ گویا کہنا فقیر کا ہے فقط اس  
عہد و عہدہ خروج عن الحود و غلو کی مذمت اور اجتہادی مختلف فیہ امور میں حسن نظر

فیصلہ ہے ۱۱

۱۱ مصنف اور ساطعہ وغیرہ ۱۲ سعید الدین



سال میں مولوی رشید احمد صاحب کے ساتھ تمہارے آنے کا بھی فقیر منتظر تھا  
 مگر تمہارا آنا نہ ہوا۔ غیر رضا بقضا اللہ تعالیٰ عزیز از جان احمد کو شفا کامل  
 عطا فرماوے اور سب عزیزوں کو خوش و خرم رکھے اور اپنی رضا مندی کے  
 کام لے۔ فقیر کی طرف سے سب عزیزوں چھوٹے بڑوں کو نام بنام سلام کہنا  
 اور اپنی چچی کی طرف سے بھی خصوصاً جمع مستورات کو سلام دعا عرض کرنا فقط  
 مکتوب پنجاہ مفتاح۔ از فقیر۔ امداد اللہ عنہ بکثرت بابرکت  
 عینم حاجی محمد عابد صاحب دام  
 ذوق و مشوقہ و عرفانہ باللہ پس از  
 اتحاف سلام سنون واضح رائے  
 عزیز باد اللہ الحیا احقر بہر حال مشکور  
 مکتوب محبت و عقیدت اسلوب مملو  
 بہزار ہزار درد و اشتیاق و رود  
 آوروہ ذوق تازہ و فرحت جے  
 اندازہ بخشید مبارکباد کہ ہمہ احوال  
 آن عزیز محمودانہ شکر باید کرد۔ حق  
 تعالیٰ اں محب مخلص را عرفان کامل  
 عطا کند و از فیض انعام متبرک آں  
 عزیز عالم را مشرف سازد ای عزیز

امداد اللہ عنہ بکثرت بابرکت  
 عینم حاجی محمد عابد صاحب دام  
 ذوق و مشوقہ و عرفانہ باللہ پس از  
 اتحاف سلام سنون واضح رائے  
 عزیز باد اللہ الحیا احقر بہر حال مشکور  
 مکتوب محبت و عقیدت اسلوب مملو  
 بہزار ہزار درد و اشتیاق سے بھر ہوا  
 پہنچا۔ ذوق تازہ و فرحت بے اندازہ  
 بخشی مبارک ہو کہ اں عزیز کے تمام  
 احوال محمود ہیں شکر کرنا چاہیے۔ حق  
 تعالیٰ اس محب مخلص کو عرفان کامل  
 عطا کرے اور آن عزیز کے عزیزان تمام  
 کے فیض سے عالم کو مشرف کرے ای عزیز

ہر قدر کہ پروردگار محبت و عقیدت  
 زیادہ قرب حق بیشتر است زیرا کہ  
 مرشد نائب حق است۔ محبت او  
 محبت معرفت حق می باشد و  
 احوالات تجلیات و کیفیات دیگر  
 کہ نوشتہ بودند ہمہ ہا موجب  
 موصل حق اند اینہا تجلیات اسما و  
 صفات جہتی و کیفی اند بعد از ان  
 تجلی جامع کہ در ان تمام الفنا  
 عارف است باید طلبید و آن تجلی  
 بے جہت و بے کیف است و قتی کہ  
 آن ظہور خواہد کرد۔ فناء کلی حاصل  
 جسد قدر کہ پروردگار سے محبت و عقیدت  
 زیادہ ہوگی قرب حق زیادہ ہوگا۔  
 اس واسطے کہ مرشد نائب حق ہے اسکی  
 محبت معرفت حق کی ہے اور احوال  
 تجلیات و کیفیات دوسرے جو لکھے تھے  
 تمام حق کی طرف پہنچانے کا سبب  
 ہیں۔ تمام تجلیات اسما و صفات  
 جہتی اور کیفی ہیں۔ اس کے بعد تجلی  
 جامع کہ اس میں عارف کا فناء الفنا  
 ہے طلب کرنا چاہیئے اور وہ تجلی  
 بے جہت اور بے کیف ہے جسوقت کہ  
 وہ ظہور کرے گی فناء کلی حاصل

عہ قولہ بے جہت و بے کیف است۔ الی قولہ مطلوب است اور جو تجلیات اسما و صفات جہتی  
 کا ذکر ہے اس کے مقابلہ سے اس کو تجلی ذات کی نہ سمجھی جاوے یہ بھی تجلی اسما و صفات  
 ہی ہے مگر بے جہت مگر اول صورت میں مظاہر اس کے مادی ہیں دوسری صورت  
 میں غیر مادی مثل روح و دیگر لطائف کے اور اس کو جو مطلوب کہا گیا یہ  
 مطلوبیہ بالذات نہیں بلکہ وہ مطلوب بیہ ہے جو منتہی میں ہوئی ہے۔  
 بمقابلہ مبتدا و متوسط کے۔ کیونکہ یہ تجلی تجلیات ممکنہ میں منتہی ہے اور  
 مذکور فیما سبق تجلیات متوسط ہیں ۱۲۔

خواہد شد و آن مطلوب است و کیفیت حالات مرقومہ بالا از ضیاء القلوب دریافتہ عمل باید کرد و نیز ترکیب تلقین و طریق توجہ در کتاب مذکور موجود است از ازاں گرفتہ بعمل آزند و طالبان حق را رہنما باشند و اگر ممکن باشد اہتمام مدرسہ بر غیر گمارند و لیکن از توجہ معنوی و خبر گیری ظاہری غافل نباشند کہ این ہمہ تہست و احوالات خود مینویسند و باشند و اگر بہ سبب بعد دشوار باشند از مولوی محمد قاسم صاحب دریافتہ بعمل آزند و اگر از دشوار جواب حاصل نشود بذریعہ خط از فقیر معلوم نمایند و خاطر داری و دلجوئی مولوی

ہوگی اور وہ مطلوب ہے اور حالات مرقومہ بالا کی کیفیت ضیاء القلوب دریافت کر کے عمل کرنا چاہیئے۔ اور نیز ترکیب تلقین و طریق توجہ کتاب مذکور میں موجود ہے اس سے لیکر عمل کریں اور طالبان حق کے لئے رہنما ہوں اور اگر ممکن ہو تو مدرسہ کا اہتمام غیر کے سپرد کریں لیکن توجہ معنوی اور ظاہری خبر گیری سے غافل نہ ہوں یہ اہم تر ہے اور اپنے احوال لکھتے رہیں۔ اگر بہ سبب بعد دشوار ہو تو مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت کر کے عمل میں لائیں اور اگر ان سے جواب حاصل نہ ہو تو بذریعہ خط فقیر سے معلوم کریں اور خاطر داری و دل جوئی مولوی

عہ باد جو دیکہ حضرت رح کو علیٰ خدایات بیحد محبوب ہیں مگر ان کی مصلحت سے خاص مصالح کی رعایت کو نظر انداز نہیں فرماتے۔ ہر شے کو اس کی حد پر رکھتے ہیں ایسا ہی شخص حکیم اور مربی ہوتا ہے ۱۲

محمد یعقوب صاحب بر خود لازم  
 گیرند کہ بظاہر وجود مدبر سر بر  
 موجودگی ہم چیں بزرگانست و  
 باہم یکدیگر محبت و الفت دارند  
 و بخشش و طلال را راہ ندہند و  
 ترجمہ آداب المریدین کہ برائے  
 طبع دادہ بودم اگر تا حال مطبوع  
 نہ شدہ باشد حوالہ مولوی محمد ہاشم  
 صاحب مطبع کردہ دہند کہ اوشان  
 طبع خواہند کرد و بخندست جمع  
 دوستان و یاران طریقت عزیزان  
 نام بنام سلام و دعا پس فقط  
 مکتوب پنجاہ و ہشتم از فقیر  
 امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخندست بابرکت  
 عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب  
 دام ذوقہ و شوقہ و عرفانہ پس از تبلیغ  
 مراسم سلام مسنون و دعا ترقی عمر و  
 درجات دارین مشہود رائے عزیز ہوا الحمد للہ  
 الحمد للہ بہر حال مشکور ام چو یائے صحت

محمد یعقوب صاحب کی اپنے او پر لازم  
 کریں کہ بظاہر مدبر کا وجود ایسے  
 ہی بزرگوں کی موجودگی سے ہے۔  
 اور باہم ایک دوسرے محبت و  
 الفت رکھیں اور بخشش و طلال کو راہ نہ  
 دیں اور ترجمہ آداب المریدین واسطے  
 طبع کے دی تھی اگر اب تک مطبوع نہ  
 ہوئی ہو تو مولوی محمد ہاشم صاحب  
 مطبع کے حوالہ کریں کہ وہ طبع  
 کریں گے اور بخندست تمام دوستوں  
 اور یاران طریقت اور عزیزوں کے  
 نام بنام سلام و دعا پہنچے فقط  
 مکتوب اٹھاونواں فقیر  
 امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخندست بابرکت  
 عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب  
 دام ذوقہ و شوقہ و عرفانہ بعد تبلیغ مراسم  
 سلام مسنون و دعا ترقی عمر و درجات  
 دارین مشہود رائے عزیز ہوا الحمد للہ  
 بہر حال میں مشکور ہوں اور ان عزیز صحت

وآں عزیز ہستم۔ مسرت نامہ غمناک  
 بعین انتظار ہی رسیدہ مسرور و مغموم  
 ساخت از دریافت خیریت آں عزیز  
 و دیگر متعلقان خود فرحت اندوختم و  
 از خبر وحشت اثر انتقال عزیز جانم  
 حافظ حسام الدین مرحوم نہنجیکہ  
 پیراموں خاطر احقر گردید بقلم نئی آید  
 تنہائی آں عزیز کہ عزیز مرحوم مثل  
 خادم ہم پیالہ دہم نوالہ شہابود  
 انا للہ وانا الیہ راجعون۔  
 رضا بقضا اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم  
 را از حساب و کتاب قبر پاک صاف  
 کردہ بخت الفردوس رساناد۔  
 و یتیمان اور را بحفظ و امان خود  
 وارد و راحت داریں روزی کند  
 آمین۔ برائے ادائے قرضہ آں  
 عزیز و دیگر مقاصد دعا کردہ ام  
 و میکنم انہ مجیب قریب خاطر جمع  
 دارند و ہمہ حال مشغول بحق باشند

و عافیت کا جویاں ہوں۔ مسرت نامہ  
 غمناک عین انتظار میں پہنچا مسرور و  
 مغموم کیا۔ آں عزیز اور دیگر اپنے  
 متعلقین کی خیریت سے خوش ہوا اور  
 خبر وحشت اثر عزیز از جان حافظ  
 حسام الدین مرحوم کے انتقال سے  
 ایسا نہج احقر کے دل کو ہوا کہ قلم  
 میں گنجائش نہیں خصوصاً تنہائی سے  
 آن عزیز کی کہ عزیز مرحوم مثل خادم  
 ہم پیالہ اور تمہارے ہم نوالہ تھے انا للہ و  
 انا الیہ راجعون۔ رضا بقضا اللہ تعالیٰ  
 عزیز مرحوم کو حساب و کتاب قبر سے پاک  
 صاف کر کے جنت الفردوس میں پہنچائے  
 اور اس کے یتیموں کو اپنے حفظ و امان  
 میں رکھے اور داریں کی راحت نصیب  
 کرے آمین۔ آن عزیز کے ادائے قرض  
 اور دیگر مقاصد کے لئے دعا کی ہے اور  
 کرتا ہوں مجیب قریب امید قبولیت ہے  
 خاطر جمع کھیں تمام حال میں حق کیسے سنو

وجملہ امور را بخدا گذاشتہ در  
 ذکر و فکر و مراقبہ شاغل باشند  
 خدمتگذاری و ہماں نوازی را شاغل  
 خود دارند انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ  
 امور آسان خواہند شد۔ چونکہ  
 دل را بدل را ہیست اکثر اوقات  
 بے اختیار طبع احقر میخوابد کہ او  
 سبحانہ تعالیٰ سبب سازد کہ  
 یکبار از ملاقات آل عزیز و مولی  
 رشید احمد صاحب و مولی محمد قائم  
 صاحب و مولی محمد یعقوب صاحب  
 مسرت اندوزم آیین مگر مجبورم کہ در  
 امراض ظاہری و باطنی مبتلا ام  
 وضعف و نقاہت روز بروز افزون  
 است از خانہ تار باط بمشکل می آیم

ہیں اور تمام امور کو خدا پر چھوڑ کر  
 ذکر و فکر و مراقبہ میں مشغول ہوں۔  
 اور خدمتگذاری و ہماں نوازی کو اپنا  
 شعار رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام  
 امور آسان ہونگے کیونکہ دل کو دل  
 سے راہ ہے۔ اکثر اوقات بے اختیار  
 طبع احقر چاہتی ہے کہ وہ سبحانہ تعالیٰ  
 ایسا سبب کرے کہ ایک بار آنعزیز  
 و مولی رشید احمد صاحب و مولی  
 محمد قائم صاحب و مولی محمد یعقوب صاحب  
 کی ملاقات سے مسرت اندوز  
 ہوں مگر مجبور ہوں کہ امراض ظاہری  
 و باطنی میں مبتلا ہوں اور وضعف و  
 نقاہت روز بروز میں بڑھنے سے  
 رباط تک بمشکل آتا ہوں۔

ع سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خدام کی سہولت کی کہ اشتیاق  
 ملاقات کے ساتھ ہی ان پر زور نہیں ڈالتے بلکہ اپنی مجبوری کے اظہار سے یہ ظاہر  
 فرما رہے ہیں کہ اگر یہ موانع نہ ہوتے تو میں خود آکر ملتا۔ آج کل تو مشائخ اپنے متفقدین  
 کو اپنا ملوک سمجھتے ہیں ۱۲۔

حق تعالیٰ خاتمہ بخیر کند۔ در سال  
گذشتہ پارچہ سرا و گرامرسلہ  
آں عزیزان و عزیزہ امت الحبيب  
و ہمیشہ صاحبہ بی صاحب جملہ  
رسیدند جز اکم اللہ خیر الجزا فقط  
**مکتوب پنجاہ و نہم۔** از فقیر  
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخد مت بابرکت  
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب  
سلمہ بعد سلام مسنون و اشتیاق  
ملاقات واضح رائے عزیز باد دو  
خط یک سبیل ڈاک و دیگر ہمراہ  
حافظ عبد القیوم صاحب مع مبلغ  
بست و ہشت روپیہ مرسلہ آں  
عزیز رسید و از حالات ہر دو خط  
آگاہی یافت بدریافت بعضے امور  
آن عزیز چیزے ملال شد حق تعالیٰ  
آں عزیز را مع عزیزان از ہمہ  
تردوات و تفکرات دنیا و یہ مثل

حق تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے گذشتہ  
سال پارچہ سرا و گرامر آں عزیز اور  
عزیزہ امت الحبيب و ہمیشہ  
صاحبہ بی صاحب کے مرسلہ سب  
پہونچے جز اکم اللہ خیر الجزا فقط  
**مکتوب اشٹھواں** فقیر  
امداد اللہ عفا اللہ سے بخد مت بابرکت  
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب  
سلمہ بعد سلام مسنون و اشتیاق  
ملاقات واضح رائے عزیز ہوا دو  
خط جنیں سے ایک سبیل ڈاک و رد و سلا  
حافظ عبد القیوم کے ہمراہ مع مبلغ  
اٹھائیس روپیہ آں عزیز کے مرسلہ  
پہونچے اور دونوں خطوں کے حالات  
سے آگاہی ہوئی۔ آن عزیز کے بعض  
امور کے معلوم ہونے سے کچھ ملال ہوا۔  
حق تعالیٰ آن عزیز کو مع عزیزوں کے تمام  
تردوات و تفکرات دنیا و یہ سے مثل

شہیدہ اختر سعید الدین محسنی رحمہ اللہ

قرضہ و تنگی معاش وغیرہ نجات بخشد  
و بد بھچی و بیفکری در ذوق شوق  
خود وارد فقیر بدل داعی خیر است  
او تعالیٰ استجاب کند امید است  
کہ علاقہ عزیزان علاء الدین  
معقول خواہد شد خاطر جمع دارند  
و نقد یکہ آں عزیزان عزیزان دیگر  
جمع نمودہ فرستادہ خلاف مرضی  
فقیر است۔ سابق ازیں نیز آن عزیز  
وقت آہن بکملہ از عزیزان مبلغاً  
برائے فقیر جمع نمودہ آوردہ بودند  
اگرچہ آں وقت ہم مکرہ می  
دانستہ بودم مگر بیاس خاطر آں  
عزیز قبول کردہ بودم و بیچ نہ گفتم  
اکنوں باز این چنین کردند خوب  
نکردند فقیر بہبودی دو جہانی آن عزیزان

قرضہ و تنگی معاش وغیرہ کے نجات  
بخشنے اور بد بھچی سے اپنے ذوق و شوق  
میں رکھے۔ فقیر دل سے داعی خیر ہے  
وہ اللہ تعالیٰ قبول کرے امید ہے  
کہ علاقہ عزیزان علاء الدین کا  
معقول ہو گا خاطر جمع رکھیں اور نقد  
کہ آں عزیزان نے دوسرے عزیزوں سے  
جمع کر کے بھیجا ہے فقیر کی خلاف مرضی  
ہے اس سے پہلے بھی آں عزیزان کے  
آنے کے وقت اور عزیزوں سے کچھ  
بمبلغ فقیر کے لئے جمع کر کے لائے تھے۔  
اگرچہ اُس وقت بھی مکروہ جانا تھا  
مگر آں عزیز کے پاس خاطر جمع قبول  
کر لیا تھا اور کچھ نہ کہا اب پھر ایسا  
ہی کیا ہے اچھا نہ کیا۔ فقیر  
آں عزیزوں کی دو جہاں کی بہبودی

عہ قولہ نقد یکہ آں عزیز الی قولہ پروائے نہ دارم۔ اس سے حضرت کا استغفار  
و حفظ احد و کما حقہ ظاہر ہے اور علاوہ خلاف طاعت ہونے کے محض خلاف شریعت کو بھی ہا  
وجہ سے ہے کہ بعض اوقات معطل کا طیب خاطر نہیں ہوتا محرک کی وجاہت سے مغلوب ہو کر محال  
عذر نہیں رکھتا ۱۲۔



میخواہد نہ نظر بر مال او شاں است  
حق تعالیٰ او شاں را خوش خرم  
دارد و رضامندی خود در و زی  
کند اگر آں عزیزان بر راه راست  
اند فقیر خوش است و بحق آن عزیزان  
و عارض خیر می کند و الا پرہیز  
ندارم۔ الحمد للہ گذران فقیر  
بر توکل است او تعالیٰ بفضل  
خوش زائد از حاجت میدہد از  
جائیکہ خیال نہ دارم۔ غرض کہ  
بعد ازین عزیزان را این چنین  
تکلیف نہ باید داد و آنچه در مقدمہ  
ہوس و خواہش نکاح از بارہ  
حسین و نو عمر نوشتہ بود نہ  
معلوم باد عزیز من این مرض سخت

چاہتا ہے اُن کے مال پر نظر نہیں ہے  
حق تعالیٰ انہیں خوش خرم رکھے  
اور اپنی رضامندی نصیب کرے  
اگر آں عزیز راہ راست پر ہیں تو  
فقیر خوش ہے اور آں عزیزوں  
کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے ورنہ  
پردہ انہیں رکھتا ہوں۔ الحمد للہ  
اب فقیر کا گذران توکل پر ہے خدا  
تعالیٰ اپنے فضل سے اس جگہ سے کہ  
خیال نہیں رکھتا ہوں حاجت سے زائد  
دیتا ہے۔ غرض کہ اس کے بعد  
عزیزوں کو ایسی تکلیف نہ دینی چاہیے  
اور وہ جو کچھ کا مقدمہ ہوس و خواہش  
نکاح یا کرہ اور حسین نو عمر میں لکھا تھا  
معلوم ہو کہ اے عزیز من یہ سخت مرض

کے وجہ ظاہر ہے کہ بیوجہ اپنے گویا اختیار فضول حدیث النفس میں مشغول کرنا  
ہے اور اگر بلا اختیار کسی خاص محل میں تعلق ہو جائے تو وہ باوجہ ہے اور اس کے  
لئے حدیث لم یر لمتحاین مثل النکاح میں علاج مذکور ہے اور جو محل نکاح نہ ہو  
اس کا علاج مکتوب چیل حکیم میں مذکور ہے ۱۲

است و مانع سلوک است . نعوذ باللہ منہا انیں پناہ بایحبت کہ در کبیری میں یہ ہوس پیدا شد او تعالیٰ رحم کند . علاجتش ترک طعام لذیذ و روزہ داشتن و کثرت ذکر اسم ذات است و بعد نماز صبح و بعد نماز شام یکصد و یکبار خواندن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ است مائ خوانند و پانصد بار اللہ الصمد نیز روز فقط و برائے ترقی رزق و جاہ و عزت ایں دعا را یعنی اللہ لطیف بعبادہ ایوزق من یشاء و هو القوی العزیز مقتدا باہ ہر روز مع اول و آخر درود شریف یا زہ یا زہ ہاہ بخواند . عزیز جان احمد حسین ترکہ ناوتہ را افزوختہ و زاد سفر مکثر ترقی نمودہ نزد فقیر رسیدہ است .

ہے اور مانع سلوک ہے . نعوذ باللہ منہا اس سے پناہ ڈھونڈنا چاہیے کہ کبیری میں یہ ہوس پیدا ہووے اللہ تعالیٰ رحم کرے . اس کا علاج طعام لذیذ کا ترک اور روزہ رکھنا اور ذکر اسم ذات کی کثرت ہے اور بعد نماز صبح اور بعد نماز شام ایک سو ایک بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ کے مام پڑھیں اور پانصد بار اللہ الصمد بھی روزمرہ ہواور واسطے ترقی رزق و جاہ و عزت اس دعا کو یعنی اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء و هو القوی العزیز شتر بار ہر روز اول و آخر درود شریف کے ساتھ گیارہ گیارہ بار پڑھیں . عزیز جان احمد حسین ناوتہ کا ترکہ فروخت کر کے اور زاد راہ سفر مکہ شریف ہمایا کر کے فقیر کے پاس پہنچا ہے .

عہ طلب جاہ مخلوق سے ممنوع ہے نہ کہ خالق سے ۱۲

بزرگانی اور خیریت وطن معلوم شد  
 عزیز مذکور سچا اہد کہ یک سال نزد فقیر  
 قیام نہاید۔ دیدہ بایند کہ چہ پیش  
 آید۔ بعد روانگی از اینجا شاید بموجب  
 طلب عزیز جان محمد حسن طرف  
 بھوپال قصد کند یا بطرف دیگر برے  
 طلب روزگار برود و اللہ اعلم فقط  
 روزگار کے لئے جائے و اللہ اعلم فقط۔

**مکتوب ششم۔** از فقیر امداد اللہ عنہ اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز حکیم  
 محمد ضیاء الدین صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضحہ رائے  
 عزیز کے ہومکا تہ عزیز و دود آوروہ خوشنود کیا اور سب حال اس کے سے  
 مطلع ہوا اللہ تعالیٰ اس عزیز کو خوش خرم رکھے اور اپنی معرفت کامل اور  
 ہادی خلق کا تم کو کرے اور رجوع ہونا طالبین کا اللہ سبحانہ کی جانب سے ہے کہ  
 جو تم کو بزرگوں سے پہونچا ہے طالبین کو تعلیم کرو اور ہدایت خلق اللہ میں سعی  
 اور کوشش کرتے رہو حق تعالیٰ حامی و مدگار ہے اس امر میں ہرگز دریغ نہ کریں  
 توجہ ادراج بزرگوں کو شامل حال اپنا سمجھیں اور جو فائدہ کسیکو ہو استمداد

عہ یہ جاننا اور سمجھنا علی سبیل الجزم والقطع نہیں کیونکہ خلاف ہے لا تقف مایس لک بہ علم  
 کے بلکہ علی سبیل الاحتمال ہے جس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ امر فی نفسہ ممکن ہے اور ممکن کے لئے جیسا  
 وقوع محتمل ہے عدم وقوع بھی محتمل ہے اور جو مقصود ہے اس علم کا یعنی اپنی طرف جزا منسوب  
 نہ زیادہ اس ممکن کے احتمال وقوع سے بھی حاصل ہو سکتا ہے پس احتمال کافی ہے ۱۲

اُن کی سے جانے اور تر کہ نافو تر کے مقدمہ کے اول ہی خلاف مرضی فقیر کے ہوا۔  
 کہ نام اس عاجز کا شامل کر کے بجائے میری احمد کو قرار دیا۔ خیر جو مولوی  
 صاحبوں نے کیا خواہ مخواہ منظور رکھا۔ میں کسی کو اپنی طرف سے دیا نہ لیا۔  
 اس میں عبد اللہ کا خط پہنچا کہ میں بھی بھتیجا ہوں نصف ۴۰ سهام کا جکو  
 بھی ملے۔ میں نے جانا کہ اگر نصف عبد اللہ کو دیا تو نصف کہ باقی رہا بہت  
 تھوڑی شے ہے۔ اس میں احمد کا کچھ گزارہ بھی نہ ہوگا اور نصف ہمیشہ تقسیم  
 غلبہ وغیرہ میں خلیجان نہ ہے گا اور صورت رنج کی آپس میں ہوگی اس لئے  
 نصف عبد اللہ کو اور نصف فاطمہ کو بھیجا اور احمد حسین کو توکل پر چھوڑا اور  
 اب مولوی صاحبوں کی تحریر سے معلوم ہوا کہ نصف اُس میں احمد کو بخیر کرتے  
 ہیں اور نصف عبد اللہ فاطمہ کو جو جس سے میں نے احمد کو علیحدہ کیا تھا  
 وہی خلیجان باقی رہا۔ خیر تم سب کی مرضی لے کر میری مرضی تو یہی ہے۔  
 یا تو ان ۴۰ سهام کو ہی اور شرکیوں کو دے دو کہ اس کو بھی تقسیم کر لیں  
 یا اس فقیر کو مردہ تصور کر کے جو مرزو کہ اس کا یعنی میرا جو جس کو عند اللہ  
 وعند الرسول پہنچے اس کو دے دو کہ میں بھی حق تلقی سے بچوں اور خلیجان  
 بھی باقی نہ رہے۔ آئندہ جو سب صاحبوں کی رائے میں ہو وہ کرو مجھے  
 عہ مجھ کو واقعہ کی تحقیق نہیں اس لئے تطبیق علی الشرع کی تفریز نہیں کہ سکا لیکن عبارت  
 مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ ہوا علماء کی شرکت سے ہوا تو عدم انطباق علی الشرع کا احتمال  
 نہیں اور اس سے دوسری شئی کا عدم انطباق لازم نہیں آتا ممکن ہے کہ دونوں شقیں مجزیہ  
 ہوں اور ایک حضرت کی مرضی کے موافق ہو دوسری غیر موافق ۱۲

منظور ہے مگر بار بار اس امر میں لکھنا حاجت نہیں فقط اور پھوپھی کے حصہ  
 دینے سے خوشی ہوئی منیرؑ کا بھی حصہ دید اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے دیکھا  
 اور دولت و این سے مشرف کرے گا اور تنگی و فقر سے مضطرب نہ ہو تا کہ  
 طالب حق کی اس میں فخر اور عزت ہے اور انشاء اللہ بحکم ان مع العصر  
 یسر ا فراغت بھی ہو جائے گی اپنے سب یا ران طریقت کی تسلی کرتے  
 رہنا۔ فقیر بھی دعا سے غافل نہیں۔ تم سب کے حق میں دعائے خیر کرتا  
 ہے۔ پیروچی مخدوم جہاں سے پھر بھی غنیمت ہے کہ مزامیر سے بچے اور  
 مولوی صاحب سے خوش ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہر طرح سے  
 درست ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی محبت عطا کرے۔ اور حاجی  
 محمد اعلیٰ کو میں نے اجازت مزامیر کی نہیں دی وہ جھوٹ بولتا ہے ہاں اگر  
 اجازت دی ہوگی تو فقط غنا بھر دی ہوگی وہ بھی درویش ہے ہوتا مضائقہ  
 نہیں جیسا کہ ہمارا معمول ہے۔ بخد مت جمیع یا ران و عزیزان طریقت  
 غلام بنام زن و مرد سلام و دعا و خیر قبول باد۔ مکر یہ کہ وہ رسالہ کہ  
 ۱۷ چنانچہ میں نے حافظ عبدالقادر بکھانوی سے ان کا مشاہدہ سنا ہے کہ گاہ بگاہ  
 حضرت رحمہ ایک جولاہہ کو جو حضرت کا خادم تھا فرمائش کرتے کہ قدسی کی منزل مرزا  
 سید کی خوش آوازی سے پڑھے اور وہ خود اس وقت تہا بھرہ میں چلے جاتے

۱۸ واللہ صاحبہ سعید الدین ۱۲ سعید الدین

۱۹ گنگوہ کے پیر زادہ ہیں ۱۲ سعید الدین

۲۰ ساکن انہما معروف ہیں ۱۲ سعید الدین۔

جس میں مولوی محمد قاسم صاحب کی تقریر و تفسیر جدید فی فضل العالم  
کھنضلی علی ۱۲ نا کمر تھی وہ مجھ سے گم ہو گیا اُس رسالہ کی نقل کرنا ضرور بھیج دینا فقط۔

مکتوب شصت و یکم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت

عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب

زید عرفانہ بعد سلام مسنون و

دعا رخیہ کے واضح ہو کہ جواب خط

دوسرے اشیا و مسئلہ آں عزیز نوشتہ

حوالہ حاجی میاں سعید احمد صاحب

کردہ شدہ حالاً تحریری رد و کہ مجبی و

مخلصی میاں حاجی قطب الدین صاحب

در سلسلہ داخل کردہ شد و حوالہ

آں عزیز کردہ ام انشاء اللہ بخدمت

آں عزیز حاضر خواہند ماند مناسب

کہ بر حال شان توجہ مرغی دارند و

موافق استعدا و انشاء تعلقین نام حق

ام مولوی ظہور احمد صاحب انہ پٹوی کے حقیقی بڑے بھائی ہیں۔ نالیہ کوٹہ میں بہت روز

تک ان کا تعلق رہا ہے ۱۲ سعید الدین۔

کہ سجادہ نشین قصبہ انہ پٹہ کے تھے ۱۳ سعید الدین۔

کر دہ باشند کہ شخص نیک و  
ضعیف اند بر حال شان نسبت  
دیگر ان توجہ زیادہ دارند و نیز  
ہیں طور بر حال عزیزم حاجی  
سعید احمد صاحب توجہ مرغی دارند  
زیادہ ازیں آل عزیز خود حکیم  
دوا بہا موافق استعداد و تعلقین  
نمائند فقط

کریں کہ شخص نیک اور ضعیف  
ہیں اُس کے حال پر بہ نسبت  
دوسروں کے زیادہ توجہ رکھیں۔  
اور نیز اسی طور سے حال پر عزیز  
حاجی سعید احمد صاحب کے توجہ  
رکھیں اس سے زیادہ آں عزیز خود  
حکیم ادویہ ہیں۔ موافق استعداد  
تعلقین کریں فقط۔

تمام شد خطوط حضرت  
حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم  
اللہ تعالیٰ بتاریخ بستم شوال  
۱۳۰۴ھ ہجری یوم چہار شنبہ

تمام شد خطوط حضرت  
حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم  
اللہ تعالیٰ بتاریخ بیسویں شوال  
۱۳۰۴ھ ہجری یوم چہار شنبہ

اس مسئلہ کی تعلیم ہے کہ ضعفاء کے ساتھ دوسرا معاملہ ہونا  
چاہیے جس میں ان کے ضعف کی بھی رعایت ہو۔ اور شیخ محقق کا یہی طرہ  
امتیاز ہے۔ ولعمہما قیل ۵

خستگیاں را چو طلب باشد و قوت نبود  
گر تو بیدار کنی شرط مر و مت نبود  
(یعنی در تعالیم سختی کنی، فقط احقر ارشاد علی عفی عنہ تھاوی -)

تمت الخواشی المسماة بالمعلومات الارشادية - التاسع شوال ۱۳۰۴ھ

وقت صبح فقط -

وقت صبح فقط -

مترجم عبدالحی پروفیسر

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

۴ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ

تھانہ بھون خالفہ امدادیہ میں کیا گیا۔

تعمیل ارشاد جناب مولوی شبیر علی صاحب

## فہرست مضامین امداد المشتاق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	صاحب رح و حضرت مولانا اشرف علی	۳	تمہید
۵۱	صاحب دایم ظہم	۶	حالات تاریخی
	مقالات شریفہ حصہ سوم از مولانا		استفادہ علماء و قبول مشائخ
۱۳۹	احمد حسن صاحب رح	۲۲	تازمان ہجرت
۲۰۳	رسالہ علوم امدادیہ	۳۴	مقدمات ہجرت
۲۲۲	فہرست مکتوبات شریفہ	۴۰	ہجرت مکہ معظمہ و نکاح
۲۲۳	شان مشینت		مقالات شریفہ حصہ اول از مولانا
۲۲۹	کرامات	۴۴	عبدالغنی صاحب بہاری
۲۳۳	واقعات حج ثانی		ایضاً حصہ دوم از مولانا صادق الیقین



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	صورت و میرت	۲۴۸	کشف و تصرف
	ذکر بعض خلفاء اعلیٰ حضرت	۲۵۱	اہتمام شریعت
۲۶۸	رحمہ اللہ تعالیٰ	۲۵۳	مخلاق و احوال
۲۸۰	خاتمہ فقرہ مع حالات وفات	۲۶۱	شہادت مبصرین بر کمال

## فہرست مضامین المرتوبات الامدادیہ جزو امداد المشتاق

۲۹۹	صاحب نانوتوی اس بیان میں کہ شیخ کے ساتھ حسن ظن کامیابی کا زینہ ہے اگرچہ شیخ ناقص ہو۔	۲۸۸	مکتوب اول بنام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کہ شکستگی دولت ہی اُس دور بار میں کامیاب کرتی ہے
	مکتوب پانچواں بنام مولانا محمد قاسم صاحب اس بیان میں کہ اس طریقہ میں درد و سوز اور حسرت و حزانہ ہی کامیابی ہے اور علاج جسمانی	۲۹۳	مکتوب دوسرا بنام ایضاً کہ اہل اللہ ظاہر بنیوں کی نظر میں سچ و آلام میں مبتلا ہوتے ہیں مگر حقیقتاً وہ مسرور ہوتے ہیں۔
۳۰۴	کی رعایت اور ملازمت طلبی کی ترجیح مکتوب چھٹا بنام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اس بیان میں کہ حالت قبض میں پست دنیا امید نہ	۲۹۸	مکتوب تیسرا بنام ایضاً کہ جس میں مولوی صاحب کو خلافت عطا فرمائی ہے۔
			مکتوب چوتھا بنام مولانا محمد قاسم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	مکتوب دسواں بنام ایضاً		ہونا چاہیے اس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے
۳۰۸	اس بیان میں کہ نیکو بیوہ سے نکاح کرنا بہتر ہے اور بی بی امہ الحبیبہ کو تغزیت کی نصیحت اور اتباع شریعت کی تاکید اور مولوی رحمت اللہ صاحب کی بغرض مناظرہ قسطنطنیہ کی روانگی۔	۳۰۸	اور قبض مفرط کا علاج
۳۲۷	مکتوب گیارہواں بنام حکیم محمد ضیاء الدین صاحب امپوری اس بیان میں کہ کسب کی چند قسمیں ہیں اور اصلی مقصود رنج مولیٰ ہے اور اسکے تحصیل کا طریقہ اور ذکر روحی دوسری کا بیان	۳۱۱	مکتوب ساتواں بنام حکیم محمد ضیاء الدین صاحب امپوری اس بیان میں کہ کسب کی چند قسمیں ہیں اور اصلی مقصود رنج مولیٰ ہے اور اسکے تحصیل کا طریقہ اور ذکر روحی دوسری کا بیان
	مکتوب آٹھواں بنام ایضاً		اس بیان میں کہ باطنی واردات و لذات پر شکر کرنا چاہیے اور مراقبہ توحید کی تعلیم اور قدم ہجرت کے متعلق ایک عجیب تنبیہ اور معلوم کے حصول کے بعد علم میں مشغول ہونے کی مثال۔
۳۳۰	مکتوب بارہواں بنام مولانا محمد یعقوب صاحب۔ اس بیان میں کہ یاران ہم مشرب کا اجتماع موجب برکت ہے اور شیخ کو اپنے سے دور نہ سمجھیں اور مولوی محمد مظہر صاحب نانوتوی کی تعلیم کو مولانا رشید احمد	۳۱۹	مکتوب نواں بنام ایضاً۔ اس بیان میں کہ اُس ذات اقدس کے متعلق انبیاء بھی حیرانی اور پریشانی سے زیادہ دریافت نہ کر سکے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۱	اور حجاز کی گرائی کا حال اور حافظ احسن صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب کے متعلق دریافت حال	۳۳۵	صاحب کے سپرد کرنا۔ مکتوب تیہو ال بنام مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب اس بیان میں کہ گاہ گاہ راجپوت جاگر دہاں فیض پہنچائیں۔
۳۳۲	مکتوب سوٹھواں بنام مولانا محمد قاسم صاحب۔ حافظ احمد حسین کا علاقہ مطبع کے قبول نہ کرنے پر فرسوس اور اس علاقہ کے بعض مصالح اور طبع ثنوی پر اظہار مسرت و مولوی موصوف کو اس کے تشبیہ و صحت پر آمادہ فرمانا	۳۳۶	مکتوب چودھواں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف صاحب وغیرہ حکیم صاحب کے والد صاحب کی تعزیت میں اور حکیم صاحب کو والد صاحب کی ریاست کے کاموں کو دوسرے بھائی کے سپرد کر کے خود گوشہ نشینی کی ترغیب۔
۳۳۵	مکتوب سترھواں بنام مولانا محمد یعقوب صاحب تشبیہ ثنوی کی	۳۳۹	مکتوب پندرھواں بنام مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی و مولانا محمد قاسم صاحب حکیم ضیاء الدین صاحب مولانا محمد یعقوب صاحب مولوی ابوالنصر صاحب۔ یہ دریافت فرمایا کہ اس سال ہندوستان سے کون کون حاجی آئینگے
۳۳۸	ترغیب اور اسکے متعلق ہدایات مکتوب اٹھارھواں بنام مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہما پر اظہار مسرت نکاح ثانی ہمشیر مولانا محمد قاسم صاحب و مبارکبادی اجرا کردہ		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۹	محمد قاسم صاحب ہدایت برداشت عمل و رسید رسالہ جہاد الکبر مکتوب تکیسوال بنام مولانا رشید احمد صاحب رسید پوچھنے شطر مخی و کتاب تفسیر ارواح مجہوب کتاب ضیاء القلب کا و شنوی نظم کردہ تحفہ العشاق کا طیم ضیاء الدین صاحب کو	۳۵۳	دوبند و تاکید بلیغ بجناب مولانا محمد قاسم صاحب در اخذ بیعت و ہدایت در طبع ضیاء القلب اصلاح شجرہ مکتوب انیسوال بنام مولانا محمد قاسم صاحب مراقبہ رابطہ کی تعلیم اور ذکر و شغل پر ہدایت
۳۷۰	مکتوب چوبیسوال بنام ایشا کہیں اپنے ظلم میں آپکو نہایت عالی مرتبہ و وسیلہ نجات بکھتا ہوں اور یہ کہ مولانا محمد قاسم صاحب کو اپنی نسبت کا علم نہیں ہے و ذکر بیماری و بار حجاز	۳۶۶	مکتوب بیسوال بنام مولانا عبد یعقوب صاحب مولانا محمد قاسم صاحب اظہار رنج ڈاکہ و حملہ و ہتھان اور اسکی مدافعت کیلئے و طیفہ
۳۷۲	مکتوب چکسوال بنام ایشا گرائی و بار حجاز و اشتیاق و منکسے ملاقات جماعت خود و دعا اتباع شریعت و رنج تنگدستی حافظ احمد حسین صاحب قیام حافظ موصو کا تحفہ بھول میں سب جاننا	۳۶۷	مکتوب اکیسوال بنام مولانا رشید احمد صاحب مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب حکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف صاحب طبع رسالہ ضیاء القلب کی تحریک اور اسکی متعلق چند ہدایات
۳۷۴	مکتوب پچاسوال بنام مولانا	۳۶۸	مکتوب پچاسوال بنام مولانا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۳	مشغولی باطن - مکتوب تیسواں بنام مولانا رشید احمد صاحب رح رنج بر لاذہبی و بدعات و قحط بارش و پر خاش پیر زادگان و ہدایت ترک خانقاہ	۳۷۴	مکتوب چھبیسواں بنام مولوی وحید الدین صاحب ترغیب اعمال صاحب و ہدایت برداومت عمل و نصیحت مطالعہ کتب اخلاق و صحبت صالحین مکتوب ستائیسواں بنام حکیم محمضیاء الدین صاحب اطلاع ککاح
۳۸۵	مکتوب اکتیسواں بنام حکیم محمضیاء الدین صاحب رح - ذکر تصنیف حکیم صاحب و مآلفت اس چمن تصنیف و ترغیب آخرت و فکر عطلے خلافت حکیم صاحب	۳۷۹	خود و اخبار رنج بر انتقال عزیزان مکتوب اٹھائیسواں بنام مولانا رشید احمد صاحب و مولانا محموقا سم صاحب رح و حکیم محمضیاء الدین صاحب رح و مولوی ابوالنصر صاحب و محافظ محمویوسف صاحب تذکرہ بیچے کتاب ضیاء القلوب و فتویٰ تحفۃ العشاق وغیرہ و حال
۳۸۶	موصوف و ہدایت اخذ بیعت مکتوب تیسواں بنام حافظ وحید الدین صاحب نصیحت بر مشغولی	۳۸۲	ارزانی حجاز مکتوب انتیسواں بنام مولانا رشید احمد صاحب رح ذکر مجبوری مدد کتابت و ہدایت برداومت
۳۹۲	باطن و برداومت براں - مکتوب تینتیسواں بنام سعید النساء صاحب اس امر پر تہدید کہ تم نبی حیف ظلمے ککاح ثانی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۰۰	تدریس - مکتوب ارنیسواں بنام حاجی سید عابد حسین صاحب	۳۹۳	پراسکو چھوڑ دیا اور ہدیہ کا قبول نہ فرمایا - مکتوب چونتیسواں بنام احمد حسین صاحب۔ رنج بر پریشانی حافظ موصوف و تذکرہ دعا داغ پریشانی وغیرہ
۴۰۲	ترغیب خدمت دین و تعلق مع اللہ مکتوب انتالیسواں بنام عبدالواحد خاں صاحب۔ آواز الطیس کا علاج اور انبیاء و اولیاء کے اسما و صفات خدا کے اسما و صفات سے جدا نہیں ہیں۔ ہر جہانی کامیاب نہیں ہوتا ہے قبض شدید کا علاج	۳۹۴	محمد یعقوب صاحب رنج بر انتقال بزرگان دین و انتشار بدعات و لامذہبی و پر خاش حکام و قحط وغیرہ و ہدایت و مداومت شغل باطن مکتوب چھتیسواں بنام مولانا محمد قاسم صاحب رنج بر انتقال علمائے دین و ہدایت براخدا بعیت مکتوب سینتیسواں بنام مولانا رشید احمد صاحب حکیم ضیاء الدین صاحب۔ دعا حضرت موصوفین کے لئے و اطہار خوشی و مشغولی و درس و
۴۰۴	تعلیم عمل مکتوب چالیسواں بنام الضیاء ذکر شکر یہ و دفع رخص باطن و طریق تعلیم اسم ذات و علاج میلان طبع الی الحسن	۴۰۶	۴۰۸
۴۰۹	مکتوب بیالیسواں بنام الضیاء۔ ہدایت عمل بر کتاب ضیاء القلوب		
۴۱۴			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۸	پاس خط لکھنے کا پتہ مکتوب آنچا سوال بنام ایضاً مولانا محمد قاسم صاحب	۴۱۶	مکتوب بیتا الیسواں بنام عبد الواحد خاں صاحب ہدایت عمل بر کتاب ضیاء القلوب ذکر کنار کشی خود اند علیات وغیرہ
۴۳۲	کے انتقال پر اظہار افسوس اور عزت مکتوب پچا سوال بنام ایضاً۔ اپنی بیماری کا حال اور حکیم صاحب کے لئے ملازمت بھوپال کا مشورہ	۴۱۹	موصول ہوتا ہے اور اس کا علاج مکتوب بیتا الیسواں بنام ایضاً
۴۳۳	مکتوب کیا نواں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب ملازمت بھوپال کا مشورہ اور اس کے فائدہ اور حضرت حاجی صاحب کا	۴۲۱	ذکر عمل صاحب موصوف - مکتوب چھیا الیسواں بنام ایضاً
۴۳۶	ندینہ منورہ میں قیام کا خیال مکتوب با و نواں بنام ایضاً طالبان کا حق ملازمت فقر و فاقہ دھنرو ٹوکل ہے و دربار داری امرار و سلاطین باعث ہلاکت ہے اور ان چند لوگوں کی فہرست	۴۲۳	ذکر شغل باطن مع اذکار خاص - مکتوب سینتا الیسواں بنام حاجی سید عابد حسین صاحب - ذکر تعبیر خواب و نصیحت اقتدار علماء
		۴۲۵	دین و رسید حاصل شریف - مکتوب اترتا الیسواں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب بعض دوتوں کے انتقال پر افسوس اور اپنے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۱	کرنے اور مولانا شہید احمد صاحب کے تابع رہنے کی ہدایت مکتوب ستا و نواں بنام ہاجی عابد حسین صاحب۔ بعض تجلیات کا بیان اور ہتھام مدرس کے ترک کی ہدایت اور دلی توجہ کی ترغیب اور بزرگان مدرسہ کی دلجوئی کی ہدایت ۴۵۳ مکتوب اکھا و نواں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب۔ فکر و فکر مراقبہ کی ترغیب اور مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا شہید احمد صاحب و مولانا محمد تقی صاحب سے ملاقات کی آرزو اور اپنے ضعف و قہامت کا بیان ۴۵۴ مکتوب السطحوں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب۔ اپنے لئے چذہ سے روپیہ بھیجنے سے	۴۴۸	کر ان کو خلافت عطا فرمائی گئی۔ مکتوب تریسینواں بنام ایضاً مسائل اختلافیہ سے احتراز و مخالفت فحالیض پر صبر کرنا احیاء العلوم اور شہنوی کا مطالعہ کرنے کا بیان اور عزیز محمد یوسف کو نکاحِ نخست میں قرض نہ کرنے کی ہدایت۔ ۴۴۹ مکتوب چو نواں بنام ایضاً ترک قیام بھوپال اور قناعت کی پسندیدگی اور عبدالکریم عربیہ صاحب موصوف کے عفو و تقصیر کی سفارش ۴۴۶ مکتوب پچھینواں بنام ایضاً اعتراف قصور و ندامت کمال انسانی ہے اور ایک ترک مالدار کی ایذا رسانی کی شکایت ۴۴۷ مکتوب چھپینواں بنام حکیم ضیاء الدین صاحب۔ مسائل اختلافیہ جیسے مولود وغیرہ میں زیادہ اصرار نہ



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۳	ہدایات اور بعض مریدین کو مزا میرسنے پر سرزنش اور یہ کہ کس قسم کا راگ سننا چاہیے۔	۴۵۹	نارضا مندی اور حکیم صاحب کو گرتی میں نکاح صغیرہ و باکرہ کے خیال پر سرزنش اور اس ہوس کا علاج اور حافظ احمد حسین صاحب کا مکہ پہنچنا
۴۶۶	مکتوب ایک ٹھکوال بنام حکیم محبوب صنیار الدین صاحب۔ بعض لوگوں کو تعلیم دینے کے متعلق ہدایات		مکتوب سا ٹھکوال بنام حکیم منیار الدین صاحب طالبین کے رجوع ہونے پر مبارکبادی تقسیم وراثت کے متعلق چند

## الحمد لله

کہ سالہ امداد المشتاق ماہ شعبان ۱۳۷۷ھ میں اول بار باہتمام  
خاکسار محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور تھانہ بھون ضلع مظفر نگر طبع ہو کر  
ہدیہ ناظرین ہوا۔ حق تعالیٰ اس کے نفع کو عام و تمام فرمائے۔

امین یا رب العالمین  
اور اب بار دوم رمضان ۱۳۷۸ھ میں (۲۳۷) تالیفات اشرفیہ سے شائع ہوا

## اصلاحی انصاب کی کتابیں

۱۔ تبسیل قصہ سبیل :- اس میں بتلایا ہے کہ طرق کا مقصود رضائے حق ہے جو ایسے رہبر کے اتباع سے

حاصل ہوتی ہے جو متبع سنت ہو۔ یہ سبکی پہچان اور طریق کی حقیقت اور ذکر و متغزل کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ ۵/۴

۲۔ تلاش مرشد :- سیر کمال کی پہچان بتلائی گئی ہے اور تلاش کا طریقہ ۶/۳۰

۳۔ مبادی تصوف :- اس میں طریق باطن کے ابتدائی مراحل بیان کئے گئے ہیں۔ ۶/۳۰

۴۔ آداب الشيخ والمريد :- حقوق شیخ اور آداب طریق بتلائے گئے ہیں۔ ۶/۳۰

۵۔ حیوۃ المسلمین :- اسلامی زندگی کے تمام گوشوں کی تعلیم ہے تاکہ دونوں جہان کی راحت نصیب ہو۔ ۵/۱۰

۶۔ تعلیم الدین کے پہلے چار باب میں عقاید عبادات معاملات اخلاق اور معاشرت

اسلامی کی تعلیم ہے۔ قیمت مکمل ۲/۵۰

۷۔ اصلاح الرسوم مکمل :- پیدا نش عقیقہ شادی موت اور اس

کے بعد رائج الوقت رسوم کی اصلاح۔ ۱/۷۵

۸۔ جزائر الاعمال :- اچھے برے اعمال کی جزا اور سزا اسلامی تعلیم کے مطابق

بیان کی گئی ہے تاکہ برے کاموں سے نفرت اور اچھے کاموں کی رغبت پیدا ہو جائے۔ ۱/۵۰

۹۔ آداب المعاشیت :- باہمی تعلقات میں سہن کا اسلامی طریقہ بتلایا ہے جس سے زندگی

خوشگوار ہو جائے اور برور معاشرت سے باہمی کینھنوں کی فوج نہ آئے۔ ۶/۳۷

۱۰۔ صفائی معاملات :- اس میں لین دین خرید و فروخت تجارت و معاملات کے

شرعی احکام کا بیان ہے تاکہ سود و افساد و باطل بیع سے بچ سکیں ۶/۵۰

۱۱۔ حقوق الاسلام :- مسلمانوں کے باہمی ایک دوسرے حقوق کی تفصیل ہے تاکہ حقوق العباد کی رعایت کر سکیں۔ ۱/۱۶

۱۲۔ قرع الایمان :- ایمان کے تفصیلی احکام اور اجزاء کو بیان کیا گیا ہے تاکہ ایمان کامل

نصیب ہو اور ایمان پر خاتمہ کی دولت نصیب ہو سکے۔ ۱/۱۰

۱۳۔ تبلیغ دین :- آج کل جبکہ اخلاق کے فساد کا دور ہے اور بڑھے لکھے مسلمان بھی اسکی حقیقت

سے نا آشنا ہو گئے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف سے اسکی حقیقت حصول کا طریقہ

بڑے اخلاق سے بچے کا علاج معلوم کیجئے۔ اس میں اچھے اخلاق انکے حاصل کرنے کا

طریقہ بڑے اخلاق اور ان سے بچنے کی تدابیر ہیں۔ قیمت ۲/۱۰ مجلد ۳/۵

تعلیم الدین :- باب پنجم سے آخر تک۔ اس میں حقیقی تصوف کے آخری مراحل اور اصطلاحات اور مقاصد وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔

ہمارے سلف کا تجربہ ہے کہ اصلاحی نصاب کے مطالعے کے نصف یہ کہ طریق سے ضروری واقفیت ہو جانی ہے بلکہ اسلام کی صحیح حقیقت انہیں پہنچتی ہے۔ اسکے بعد مزید بصیرت اور ترقی کیلئے حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ کے طقوسات و مواظبات مخصوص تبویب ترتیب السالک اور نگوں کی حکایات کیلئے نثر البساتین اور اذلاح ثلثہ کا مطالعہ مفید ہوتا ہے۔ ان کے بعد کمال شہیر البیان المشہد ریح تصوف اور التکشف وغیرہ کا درجہ ہے اسوقت اصلاحی نصاب کے تیسرے رسائل شائع کئے جاتے ہیں جو یقیناً اصلاح عقاید و اعمال اور تربیت باطن کے لئے نفع بخش ثابت ہونگے۔

اس ترتیب کو بعض مستند صاحب سلسلہ نرگوں کو دکھلا کر توثیق و تصدیق بھی حاصل کر لی گئی ہے موجودہ طباعت میں اس نصاب کے رسائل پر بالاستیعاب نظر ثانی کر کے گزشتہ طباعتوں میں جو غلطیاں چل رہی تھیں انکو درست کیا گیا ہے۔ مشکل الفاظ کا تفسیر میں ترجمہ کر دیا ہے۔ تبلیغ دین کو جو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی البین کے تیس ابواب متعلقہ اخلاق کا حضرت حکیم الامت نے انتخاب کر کے مولانا عاتقی الہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت سلیس ترجمہ کرایا تھا ناشرین نے قیامت کرنے کیلئے صفحات کھٹا کر بیچ کر دیا تھا سادہ و بعض ملازمین میں داخل نصاب ہو جانے کے اب تک صفت اور عمدہ کتابت و طباعت نہیں ہونی تھی۔ یہ ادارہ اب اس کو کھول کر عمدہ کتابت سے مزین کر کے چھاپ رہا ہے۔

## تسہیل المواظبات

تسہیل کا حاصل یہ ہے کہ عوام کے فہم کے موافق کسی کتاب کی عبارت کو آسان کر دیا جائے اور جو مضامین عام فہم نہ ہوں انکو حدت کر دیا جائے تاکہ حضرت والا قدس سرہ کے علوم و معارف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اعلیٰ و ادنیٰ عام و خاص محروم نہ رہ جائے۔ اسی مقصد کیلئے مندرجہ ذیل باوقن مواظبات کی تسہیل خود حضرت حکیم الامت قدس سرہ نے مولانا افوا رحمتی صاحب امر وہی سابق صدر مدرس مدرسہ ادا العلوم تھانہ بھون سے کرائی اور پھر خود نظر اصلاحی فرمائی۔ تسہیل المواظبات کے دو باوقن و عطا جو خود حضرت کی اصلاحی نظر گذر چکے ہیں اور چار جلدوں میں شائع ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں اور آگے آتے ہیں :-

تسلیل اللغات جلد اول ۵/۵۰، دوم ۳/۵۰، سوم ۴/۵۰، چارم ۵/۵۰ مکمل سٹمبجلد ۲۰/۰  
بعض دیگر ملفوظات اور اصلاحی کتابیں

ایفاظ الانکار بزرگ النجفہ	۱/۲۰	مزیل المجید	۱/۲۰	تسلیل نشر الطیب	۱/۷۵
والنار	۰/۳۷	مجالس النجفہ	۳/۰	حیوۃ المسلمین زیر طبع	
کشکول مجذوب ۵/۵۰	۵/۵۰	مراقبہ موت	۰/۲۵	اصلاح الرسوم مکمل	۱/۰
مسلم کی سیراری	۰/۳۰	فریاد مجذوب	۰/۱۲	فروع الایمان	۱/۰
نفیر غیب	۰/۲۰	تسلیل قصید السبل	۰/۷۵	تعلیم الدین مکمل و مدلل زیر طبع	
مطروحاتی نوک جھونک مجلد ۷/۷۵	۷/۷۵	تلاش مرشد	۰/۱۹	تبلیغ دین عمدہ طبع	۳/۵۰
حسن الغریزہ جلد اول مجلد ۸/۵۰	۸/۵۰	بیادای تصوف	۰/۴۰	بیاض یعقوبی	۵/۵۰
دوم ۶/۵۰	۶/۵۰	آداب الشیخ والمرید	۰/۳۰	کلمات اشرفی	۸/۰
سوم ۸/۵۰	۸/۵۰	جزائر الاعمال	۰/۵۰	تبویب ترتیب السالک مفرد قسط ۴/۰	۴/۰
چارم ۶/۵۰	۶/۵۰	مدنی ملفوظات	۳/۵۰	افاضا الیومیر جلد ششم مجلد ۵/۵۰	۵/۵۰
القول الخلیل حصہ اول	۵/۵۰	افضل للوصل	۵/۵۰	منہم ۵/۵۰	۵/۵۰
دوم ۱/۵۰	۱/۵۰	بیاض اشرفی مجلد ۵/۰	۵/۰	ششم ۵/۵۰	۵/۵۰
انکلیۃ الحق	۱/۸۵	آداب المعاشرت	۰/۳۷	ہم ۵/۵۰	۵/۵۰
فیوض الخاق	۰/۵۶	صفائی معاملات	۰/۵۰	دوم ۳/۰	۳/۰
اکلام الحسن	۱/۵۵	حقوق الاسلام	۰/۱۹	بزم جمشید	۰/۸۰

مکتبہ کاپتہ ظہور حسن غفرلہ ناظم مکتبہ نالیفا اشرفیہ ضلع مظفر نگر  
۲۴۰

# مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفرنگر

جس کا مقصد حضرت حکیم الامتہ نور اللہ مرقدہ کی ان نایاب تالیفات کو دوبارہ شائع کرنا ہے جو ایک مرتبہ شائع ہو کر تالیف ہو گئیں

بہت کم حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت حکیم الامتہ نور اللہ مرقدہ کی مجددانہ اور اصلاحی تصانیف جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے اور امت کی اصلاح کے لئے اس بے یقین زمانہ میں ان کا مطالعہ نہایت ضروری ہے لیکن اس وقت ان تصانیف کی کثیر تعداد ایسی نایاب ہے کہ نئی امت ان کے نام اور فوائد سے بھی نا آشنا ہو چکی نہ تاجروں کو ان کی دوبارہ طباعت کی طرف توجہ ہے۔

لہذا یہ ادارہ ایسی نایاب کتب کی اشاعت کو نہایت ضروری سمجھ کر وسط واز طباعت کے لئے کمر بستہ ہو گیا لیکن اتنی بڑی تعداد کی طباعت و اشاعت تنہا کسی معمولی ایک ادارہ کے بس کا کام نہیں تا وقتیکہ پوری امت اپنے تعاون سے اس کا ہاتھ نہ ٹلائے۔

## امت کو اس کے ساتھ تعاون کیوں کرنا چاہئے؟

اس لئے کہ یہ تصانیف ایک مجتہد وقت کے قلم سے نکلے ہوئے اصلاح امت کے لئے مفید نسخہ ہیں آج جن دینی، اخلاقی، معاشرتی کم زوریوں میں امت مبتلا ہے یہ ان کی نشان دہی کر کے صحیح علاج اور نسخہ شفا بتلائی ہے۔

## اشاعت میں تعاون کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟

(۱) جن حضرات کو ان تصانیف کی ضرورت اور فوائد معلوم ہیں وہ نا آشنا امت سے ان کا تعارف کرائیں، زبانی بھی اور کتابیں سن کر بھی اور عاریۃ مطالعہ کے لئے دے کر بھی۔

(۲) اس ادارہ کے خود بھی ممبر بنیں اور دوسروں کو بھی ممبر بنائیں جس کا قاعدہ ادارہ سے معلوم کیجئے۔

(۳) جن کے پاس یہ کتابیں نہیں ہیں ان کو خریداری کی ترغیب دی جائے اگر وہ ابھی خریدنے اور دوسرے خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہوں یا نادار ہوں تو یہ نیت تبلیغ کتابیں خرید کر ان کو عاریۃ دیتے رہیں یا مالک بنادیں یا خود پڑھ کر سنائیں۔

(۴) اگر بطور خود اس تقسیم کی خدمت کو انجام نہ دے سکیں تو ادارہ کو تبلیغی مدد سے مرقوم روانہ کر کے اس کے ذریعے سے اہل ضرورت تک پہنچانے کی ہدایت کریں۔ یقیناً جو حضرات ان کی کتاب

اور اشاعت میں حصہ لیں گے مصنف کے ساتھ تبلیغ دین کے ثواب سے سرفراز ہوں گے۔